عمران سیریز
گولڈن کراس
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''گولڈن کراس'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اب تک بلامبالغہ بے شمار یہودی تنظیموں کے خلاف کام کیا ہوگا لیکن نہ ہی یہودی، مسلمانوں کے خلاف تنظیمیں بنانے اور مسلمانوں کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے کی کوشش سے باز آتے ہیں اور نہ ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے مقابل پیچھے ہٹتی ہے۔ لیکن اب یہودیوں نے عمران اور پاکیشیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاج دینے کے لئے ایسے اقدامات کرنے شروع کر دیئے ہیں کہ عمران جیسا شخص بھی بری طرح اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔

موجودہ ناول میں بھی ایک نئی یہودی تنظیم گولڈن کراس سامنے آئی ہے لیکن اس تنظیم نے دوسروں کو الجھانے کے لئے باقاعدہ مصنوعی ہیڈکوارٹر بنایا تاکہ ان کے مخالف آ کر ان کے خلاف کام کریں تو وہ مصنوعی ہیڈکوارٹر کے خلاف ہی لڑتے رہ جائیں لیکن کیا وہ عمران کو بھی ڈاج دینے میں کامیاب ہو سکے یا عمران نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر اصل معاملات کا کھوج لگا لیا۔ اس ناول میں عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر نے بھی اس انداز میں کام کیا ہے کہ اسرائیل کے صدر کو کہنا پڑا کہ ٹائیگر کی صورت میں مسلمانوں کو

دوسرا عمران مل گیا ہے اور جب ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے پر آ جائے تو پھر عمران جیسے فعال آدمی کو بھی جولیا کی صلاحیتوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا لیکن ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط، ای میلز اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی صورت کم نہیں ہیں۔

محترم شارق فیروز نے بذریعہ ای میل رابطہ کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ”میں نے پہلے بھی آپ کو ای میل ارسال کی تھی لیکن آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اب دوبارہ بھجوا رہا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے پہلے ناول کا نام کیا تھا۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے“۔

محترم شارق فیروز صاحب۔ ای میل کے ذریعے رابطہ کرنے کا شکریہ۔ محترم۔ آپ کی پہلی ای میل بھی مجھے مل چکی ہے لیکن میری بے پناہ مصروفیت کے باعث میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ میں ای میل کا جواب بذریعہ ای میل دے سکوں۔ البتہ جن ای میلز میں سب کے لئے دلچسپی کی باتیں ہوں ان کا جواب باری آنے پر چند باتوں کے ذریعے دیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو میرے پہلے ناول کا نام ”ماکازونگا“ تھا جو آج سے چالیس پچاس سال پہلے شائع ہوا تھا لیکن اس وقت وہ مارکیٹ میں

دستیاب نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی رابطہ رکھیں گے۔

منچن آباد ضلع بہاولنگر سے محمد سعید لکھتے ہیں۔ ”میں اور میرے دوست گزشتہ پچیس سالوں سے آپ کے قاری ہیں۔ میں جب دوسری کلاس میں پڑھتا تھا تو میں نے آپ کے ناول پڑھنے شروع کئے اور اب میں ماسٹرز کر کے جاب کر رہا ہوں لیکن آپ کے ناول اب بھی باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اسی طرح میرے دوست بھی طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کے قاری ہیں۔ آپ نے بے شمار موضوعات پر زبردست ناول لکھے ہیں لیکن اب آپ سے شکایت ہی نہیں بلکہ شکایات پیدا ہو گئی ہیں اس لئے یہ خط لکھا جا رہا ہے تاکہ آپ تک ان شکایات کو پہنچایا جا سکے۔ آپ کے ناولوں میں یکسانیت آ چکی ہے۔ مثلاً آپ کے ناول کا آغاز اب بھی عمران کے فلیٹ سے ہی ہوتا ہے۔ وہ مطالعہ میں مصروف ہوتا ہے۔ اسی طرح دانش منزل میں بلیک زیرو سے باتیں کرتے اور چائے پیتے ہوئے فون پر مجرموں کا کھوج لگایا جاتا ہے۔ رانا ہاؤس میں اہم مجرموں سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور آخر میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت مشن پر روانہ ہوتا ہے اور مجرموں کو ختم کر کے قہقہے لگاتا ہوا واپس آ جاتا ہے۔ دوسری شکایت یہ ہے کہ اب عمران مافوق الفطرت قسم کی چیز بنا دیا گیا ہے۔ آپ نے اب مبالغہ آمیزی کی انتہاء کر دی ہے اور ایسے ایسے کارنامے عمران سرانجام دیتا ہے جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں۔ تیسری شکایت یہ ہے

کہ کرنل فریدی پر آپ نے لکھنا بالکل ہی بند کر دیا ہے۔ اسی طرح میجر پرمود کے بارے میں بھی طویل عرصہ سے کوئی ناول نہیں لکھا گیا۔ آخری شکایت یہ کہ اب ناول میں مشینی انداز رہ گیا ہے اور جذباتی انداز بالکل ختم ہو گیا ہے اور آخر میں ایک درخواست ہے کہ کرنل فریدی، میجر پرمود اور عمران کا ایک سلسلہ وار ناول لکھیں جس میں تینوں کردار کھل کر کام کریں اور بلیک تھنڈر کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کر دیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے“۔

محترم محمد سعید صاحب۔ خط لکھنے اور طویل عرصے سے باقاعدگی سے ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے چونکہ اپنے خط میں دلچسپ باتیں لکھی ہیں اس لئے میں نے تقریباً آپ کی ساری باتیں لکھ دی ہیں۔ جہاں تک آپ کی شکایات کا تعلق ہے تو آپ اتنے طویل عرصے سے ناول پڑھ رہے ہیں تو یقیناً بے شمار ناول ایسے ہیں جن کا آغاز عمران کے فلیٹ سے نہیں ہوتا۔ آپ کو اگر عمران کی یہ عادت پسند نہیں کہ وہ فارغ وقت میں اپنے فلیٹ پر بیٹھ کر مطالعہ کرتا رہتا ہے تو دوسری بات ہے ورنہ ظاہر ہے جب وہ فلیٹ میں ہوتا تو لامحالہ اسے مشن کے بارے میں پہلی اطلاع بھی وہیں مل جاتی ہے۔ باقی آپ کی شکایات کا لب لباب یہ ہے کہ عمران کو طویل عرصے سے کام کرتے ہوئے جو تجربات ہوئے ہیں اور اس نے جس طرح لوگوں سے رابطے رکھے ہوئے ہیں اور اس کی ذہانت نے ان تجربات کی وجہ سے جس طرح ترقی کی ہے وہ

سب غیر فطری ہے اور عمران اب بھی زیرو سے کام شروع کیا کرے۔ اگر آپ عمران کو پڑھتے پڑھتے دوسری کلاس سے ماسٹرز کر چکے ہیں اور عملی زندگی میں آ گئے ہیں تو عمران بے چارے نے کیا قصور کیا ہے کہ آپ کو اس کی ذہانت اور تجربہ اچھا نہیں لگتا اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ دوسری کلاس میں دوبارہ داخل ہو جائے۔ جہاں تک کرنل فریدی اور میجر پرمود کا تعلق ہے تو اصل مسئلہ یہ ہے کہ کرنل فریدی اور میجر پرمود دونوں کا انداز نہ صرف ایک دوسرے سے بلکہ عمران سے بھی یکسر مختلف ہے اس لئے ان تینوں کا زیادہ سے زیادہ اکٹھے کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ البتہ آپ کی فرمائش انشاء اللہ جلد پوری کر دی جائے گی اور ان تینوں پر مشتمل ناول جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

خان پور تحصیل میلسی سے قاضی زاہد رضا لکھتے ہیں۔ ”میں پہلے آپ کی لکھی ہوئی بچوں کی کتب پڑھتا تھا۔ پھر عمران سیریز پڑھنے لگا اور اب مستقل عمران سیریز کا قاری ہوں۔ عمران میرا پسندیدہ کردار ہے۔ آپ ناولوں میں عمران کی کارکردگی زیادہ سے زیادہ دیا کریں بلکہ میری درخواست ہے کہ کوئی ایسا ناول لکھیں جس میں عمران اکیلا تمام مشن مکمل کرے۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے“۔

محترم قاضی زاہد رضا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا

بے حد شکریہ۔ عمران کی کارکردگی تو اب اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اس کے ساتھی اس سے باغی ہو رہے ہیں جبکہ آپ عمران کی کارکردگی اس سے بھی زیادہ تیز دیکھنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک آپ کی فرمائش کا تعلق ہے تو عمران اپنے ساتھ اپنے ساتھی ممبران کو ضرور لے جاتا ہے لیکن کارکردگی کے لحاظ سے پورا مشن وہ اکیلا ہی مکمل کرتا ہے۔ اس طرح آپ کی فرمائش تو پہلے ہی پوری ہو رہی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران گزشتہ کئی روز سے صرف مطالعہ ہی کرنے میں مصروف تھا جبکہ سلیمان اپنے گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران چائے بنا کر فلاسک میں ڈال کر اپنے سامنے رکھ لیتا اور پھر اطمینان سے جس وقت اس کا جی چاہتا فلاسک سے گرم چائے پیالی میں ڈال کر پی لیتا تھا۔ اس وقت بھی وہ مطالعہ کے ساتھ ساتھ چائے کا بھی باقاعدہ گھونٹ لے رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی۔

"شکر ہے۔ کسی نے تو مجھے یاد کیا ورنہ شاید میں یہاں کمرے میں بیٹھے بیٹھے ختم ہو جاتا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چائے کی پیالی سے چائے کا آخری گھونٹ حلق میں ڈال کر اس نے

پیالی کو میز پر رکھ دیا۔ اس دوران گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”تنہائی کا ستم رسیدہ، خواب بے دیدہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا تمہیں۔ کیوں رو رہے ہو بیٹھے“...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا کروں پیارے سوپر۔ اوہ سوری۔ سوپر فیاض۔ تنہائی بڑی ظالم ہوتی ہے۔ سلیمان گاؤں چلا گیا ہے اور دنیا مجھے یکسر بھول گئی ہے اور اب میں ہوں اور ماتم یک شہر آرزو“...... عمران نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ ایسے تھا جیسے ابھی بلک بلک کر رو پڑے گا۔

”کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ یہ کیا بول رہے ہو۔ مشکل الفاظ۔ میرا خیال ہے کہ میں بڑی بیگم صاحبہ کو فون کر کے کہہ دوں کہ وہ تمہیں کوٹھی لے جائیں ورنہ تم اس طرح مشکل الفاظ بولتے بولتے ختم ہو جاؤ گے“...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران کی آنکھیں یکلخت اس طرح چاروں طرف گردش کرنے لگیں جیسے سرچ لائٹس چاروں طرف گھومتی ہیں۔

”ارے۔ تم شادی شدہ ہو۔ اس لئے تم بہتر سمجھ سکتے ہو کہ تنہائی کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ جب سلمیٰ بھابھی بچوں سمیت اپنے

میکے چلی جاتی ہیں تو تمہیں یقیناً اندازہ ہو جاتا ہو گا کہ تنہائی کا زہر کس قدر خطرناک ہوتا ہے اور تم اماں بی کو بتانے کی دھمکی دے رہے ہو تو یہ تنہائی وہ نہیں ہے جو اماں بی کے پاس بیٹھنے سے دور ہو جائے۔ اگر ایسا ہوتا تو کوئی ماں اپنے بیٹے کی شادی نہ کرتی تاکہ اس کی تنہائی دور ہو سکے“...... عمران کی زباں رواں ہو گئی۔

”مطلب ہے کہ تم چاہتے ہو کہ تمہاری شادی ہو جائے“۔ سوپر فیاض نے خود ہی عمران کی ساری بات کا نتیجہ نکالتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ شادی کا تنہائی سے کیا تعلق۔ بلکہ اس حالت میں شادی ہونے سے تو تنہائی اور بڑھ جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی تم نے خود کہا ہے کہ مائیں اپنے بیٹوں کی شادی تنہائی دور کرنے کے لئے کرتی ہیں“...... سوپر فیاض نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”وہ تو میں تمہیں ماں کا نقطہ نظر بتا رہا تھا“...... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر تم بتاؤ کہ تمہاری تنہائی کیسے دور ہو سکتی ہے۔ بولو“۔ سوپر فیاض اپنی بات کرنے کی بجائے عمران کے چکر میں الجھ گیا تھا۔

”جب جیب بلکہ تمام جیبیں خالی ہوں تو پھر تم بتاؤ کہ تنہائی کس قدر ظالم ہوتی ہے“...... عمران نے آخرکار بات کر ہی دی۔

”تو تم اس چکر میں تھے۔ سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے تھے۔

نانسنس۔ اور سنو۔ میں نے تمام جیبیں بھرنے کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ اب بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ اب اخراجات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں اس لئے آئندہ میرے سامنے ایسی بات بھی نہ کرنا''...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ آج پہلی بار ایسا آدمی بھی مل گیا ہے جس نے کہا ہے کہ میرے بچے بڑے ہو گئے ہیں ورنہ اب تک تو میں یہی سنتا آیا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں چاہے ان بچوں کی عمریں ساٹھ ساٹھ سال کیوں نہ ہو جائیں۔ رہتے وہ چھوٹے ہی ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔

''ماں باپ کے لئے بچے چھوٹے ہی ہوتے ہیں چاہے کتنے ہی بڑے ہو جائیں''...... سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مگر تمہارے بچے تو بڑے ہو گئے ہیں نا یا ابھی چھوٹے ہیں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''تم جو مرضی آئے کہو۔ میرے پاس اب تمہیں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے''...... سوپر فیاض نے صاف اور دوٹوک لہجے میں کہا۔

''دعا تو دے سکتے ہو''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ دعا نہیں بلکہ دعائیں۔ اس میں کوئی خرچ تو نہیں آتا''۔

سوپر فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر ایسا کرو زیادہ نہیں صرف پچاس لاکھ دعائیں دے دو۔ میرے لئے اتنی ہی کافی ہیں بس''...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''دے دوں گا۔ پہلے میری بات سن لو۔ کیا تم ایک شخص جیگر کو جانتے ہو جو کسی بلیک کلب کا مالک اور جنرل منیجر ہے''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے''۔ عمران نے شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا حالانکہ وہ یہ دونوں نام ہی پہلی بار سن رہا تھا۔

''تمہارے ڈیڈی نے میرے گلے میں خواہ مخواہ کا عذاب ڈالا ہوا ہے۔ انہیں فاک لینڈ کی انٹیلی جنس کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ پاکیشیا میں ایک گروپ جس کا چیف جیگر ہے اور جو وہاں بلیک کلب کا جنرل منیجر ہے پاکیشیا سے انتہائی حساس اسلحہ فاک لینڈ اسمگل کر رہا ہے۔ اسے روکا جائے اور تمہارے ڈیڈی نے نادر شاہی حکم صادر کر دیا ہے کہ دو روز کے اندر اندر اس جیگر اور اس کے گروپ کا خاتمہ کیا جائے جبکہ یہاں کسی کو نہ اس کلب کے بارے میں علم ہے اور نہ ہی جیگر کے بارے میں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں فون کروں تا کہ اس عذاب سے جان چھوٹ جائے''۔ اس بار سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں ڈیڈی سے کہوں کہ نہ ہی پاکیشیا میں کوئی جیگر ہے اور نہ ہی کوئی بلیک کلب"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ تو مجھے گولی مار دیں گے کہ میں نے تم سے رابطہ ہی کیوں کیا۔ میں نے تو اس لئے فون کیا ہے کہ اگر تم جیگر اور بلیک کلب کے بارے میں جانتے ہو تو مجھے بتا دو۔ میں اس کا خاتمہ کر دوں گا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ جیگر اور بلیک کلب کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تفصیل بتاؤ"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"سوری۔ سوپر فیاض۔ موجودہ دور کمرشل دور ہے۔ تم بھاری تنخواہ لیتے ہو۔ بے شمار الاؤنس لیتے ہو۔ فون اور پٹرول تمہیں فری ملتا ہے اور مجھے تو تنہائی ہی کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہے۔ میری جیبیں خالی ہیں اور تمہیں تو یقیناً معلوم نہ ہو گا کیونکہ تمہاری جیبیں ہر وقت بھری رہتی ہیں۔ جن کی جیبیں خالی ہوں ان کے دل و دماغ کو تنہائی کا زہر چمٹ جاتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ میں کچھ کہہ رہا ہوں اور تم کچھ بولے جا رہے ہو۔ جیبیں خالی ہونے کا تنہائی سے کیا تعلق"...... سوپر فیاض

نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تمہیں اس تنہائی کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر جیبیں بھری ہوئی ہوں تو آدمی تنہا نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی کلب، کسی ہوٹل، کسی میلے یا کسی فنکشن میں چلا جاتا ہے۔ جی بھر کر خرچ کرتا ہے۔ کھاتا پیتا ہے۔ وہاں موجود لوگوں سے گپیں ہانکتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی تنہائی کا مداوا کرتا ہے یا کم از کم کار کی ٹینکی پٹرول سے فل کرا کر لمبی ڈرائیو پر نکل جاتا ہے اور جس کی جیبیں خالی ہوں وہ اپنے گھر سے ہی باہر نہیں نکل سکتا اور بیٹھا تنہائی کے زہر کو چاٹتا رہتا ہے"...... عمران نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہاری جیبیں بھرنے کا ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا۔ اپنے ڈیڈی سے کہو کہ وہ تمہارا وظیفہ مقرر کر دیں"...... سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی نے تو کچھ دینا نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں انسپکٹر جہاں زیب کو جیگر اور بلیک کلب کے بارے میں بتا دوں۔ میں نے سنا ہے کہ ان دنوں وہ ترقی کرنے والا ہے اور یہ انسپکٹر بڑی محنت سے کام کر رہا ہے اور ڈیڈی کئی بار اس کی تعریف کر چکے ہیں اور یہ انسپکٹر ہاتھ اور دل کا بھی کھلا ہے اور جاگیردار گھرانے سے تعلق رکھتا ہے اس لئے دس بارہ لاکھ روپے اس کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی اس محنت پر خوش ہو کر ڈیڈی اسے سپرنٹنڈنٹ ہی بنا دیں اور تم اپنے گھر بیٹھے اپنے

بڑے ہو جانے والے بچوں کو دوبارہ چھوٹے بنانے کے لئے لوریاں سنانا شروع کر دو“...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

”تم۔ تم مجھے بلیک میل کر رہے ہو۔ تم ہو ہی ازلی بلیک میلر۔ میں تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دوں گا“...... سوپر فیاض نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کس جرم میں۔ کیا اس جرم میں کہ میں نے اپنی تنہائی دور کرنے کے لئے تم جیسے دوست سے بات کی ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”مجھے معلوم ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جیسا بلیک میلر باز نہیں آئے گا۔ بلیک میلنگ تمہاری نس نس میں اتر چکی ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ یہ مہینے کی آخری تاریخیں ہیں اور میرے پاس تنخواہ کے ہی ہزار بارہ سو روپے بچے ہوں گے اور ابھی ایک ہفتے بعد تنخواہ ملنی ہے۔ تم بتاؤ کہ میں کیا کروں“...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”میں نے کب کہا ہے کہ تم اپنی تنخواہ میں سے مجھے دے کر میری تنہائی دور کرو۔ ایک ماہ پہلے این این بینک پلازہ برانچ میں بھابھی سلمیٰ اور تمہارے مشترکہ نام سے ایک کروڑ روپے کا اکاؤنٹ کھولا گیا ہے اور سنا ہے قانون کے مطابق تم نے بینک میں ڈیکلریشن داخل کیا ہے کہ سلمیٰ بھابھی کو اس کے والد کی طرف سے

وراثت میں ملنے والی زرعی اراضی فروخت کر کے یہ اکاؤنٹ کھولا گیا ہے۔ مینجر ہاشم رضا کو اس پر بھی شک تھا۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ ڈیڈی سے کنفرم کرائے لیکن پھر شاید وہ ڈیڈی کے عہدے سے ڈر گیا اس لئے اس نے مجھے فون کر کے پوچھا کہ سلمیٰ بھابھی کی زرعی اراضی کہاں پر تھی اور کتنی تھی اور اب اتنی بات تو تمہیں بھی معلوم ہو گی کہ سلمیٰ بھابھی کے والد تو ساری عمر ملازمت ہی کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے تو کبھی ایک مرلے کی رہائش گاہ بھی نہیں خریدی۔ لیکن میں نے مینجر ہاشم رضا کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ میں ساری تفصیلات معلوم کر کے اسے مہیا کر دوں گا۔ اب تم بتاؤ کہ میں اسے تفصیل مہیا کر دوں یا اس اکاؤنٹ کے بارے میں انسپکٹر جہاں زیب کے ذریعے ڈیڈی تک اطلاع پہنچا دوں۔ تم میرے دوست ہو۔ بھائی ہو۔ بتاؤ میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ یقین کرو مجھے یہ سوچ کر ساری ساری رات نیند نہیں آتی کہ اگر ڈیڈی تک اس اکاؤنٹ کی اطلاع پہنچ گئی تو میرے دوست کے ساتھ کیا ہو گا لیکن اب کیا کروں۔ ڈیڈی کی وجہ سے بس صرف سوچ ہی سکتا ہوں“...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

”تم جن ہو۔ بھوت ہو۔ جادوگر ہو۔ مافوق الفطرت قوت ہو۔ آخر بتاؤ تو سہی کہ تم ہو کیا۔ تم سے جس قدر چھپ کر خفیہ کام کیا جائے تمہیں نہ صرف پتہ ہوتا ہے بلکہ اس کی تفصیل بھی معلوم ہوتی

ہے“...... سوپر فیاض نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”ارے۔ اگر میں جن بھوت یا جادوگر ہوتا تو اس طرح تنہائی کا شکار کیوں ہوتا۔ اب کیا کروں ساری دنیا کو معلوم ہے کہ تم جیسا بڑا افسر مجھ جیسے تنہائی کے شکار آدمی کا دوست ہے اس لئے وہ بے چارے تم جیسے بڑے افسر سے تو بات نہیں کر سکتے ہیں اور مجھ جیسے حقیر فقیر سے بڑی آسانی سے بات کر لیتے ہیں“...... عمران نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

”اب تو میں دعا ہی کر سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے شر سے مجھے بچائے“...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”آمین۔ ثم آمین“...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سوپر فیاض بھی ہنس پڑا لیکن اس کی ہنسی میں بے بسی کا تاثر نمایاں تھا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ تمہارے فلیٹ پر“...... سوپر فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کم از کم دس لاکھ کا چیک لکھ کر آنا۔ اس سے کم میں میری تنہائی دور نہیں ہو سکتی“...... عمران نے کہا۔

”دس لاکھ۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا“...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

”اب تم نے چونکہ میرے دماغ کی سلامتی کے بارے میں

شک کا اظہار کیا ہے اس لئے اب دماغ کی صحت کے لئے پانچ لاکھ مزید بھی لے آنا۔ اب پندرہ لاکھ سے کم پر بات نہیں ہو گی ورنہ تم خود سوچو کہ انسپکٹر جہاں زیب مجھے پندرہ بیس لاکھ آسانی سے دے سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میں اسے اور تمہیں دونوں کو گولی مار دوں گا۔ سمجھے۔ میں دس ہزار روپے دے سکتا ہوں۔ اس سے ایک پیسہ بھی زیادہ نہیں دے سکتا“...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ دس ہزار کا چیک اپنے دفتر کے باہر کھڑے چڑاسی کو دے دینا۔ بے چارہ دعائیں دیتا رہے گا کیونکہ جلد ہی تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی جب تمہارے اس اکاؤنٹ کے ساتھ ساتھ مامیری برانچ میں پچاس لاکھ کا اکاؤنٹ، ریونیڈ برانچ میں اسی لاکھ کا اکاؤنٹ اور ساسیری برانچ میں پانچ کروڑ کے اکاؤنٹ کے بارے میں ڈیڈی کو اطلاعات ملیں گی تو پھر دعائیں ہی تمہارے کام آئیں گی“...... عمران نے شرارت بھرے انداز میں آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ یہ سب کیا ہے۔ آخر یہ سب کیسے تمہیں معلوم ہو جاتا ہے“...... سوپر فیاض کی آواز سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کا دماغ چٹخنے کے قریب پہنچ چکا ہے۔

”ارے۔ میرا سینہ تو اکاؤنٹس کا مدفن ہے۔ ویسے بھی کہا جاتا ہے کہ حساب دوستاں در دل۔ یعنی دوستوں کے حساب کتاب دلوں

میں رہتے ہیں۔ دلوں سے باہر نہیں آتے اور تم تو میرے بڑے پیارے اور عزیز دوست ہو۔ کیوں ہو نا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک لاکھ کا چیک دے دوں گا۔ اب کیا کروں"۔ سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ایک ایک لاکھ کے پندرہ یا پندرہ لاکھ کا ایک چیک۔ یہ تم پر منحصر ہے۔ اگر تمہیں دستخط کرنے کا شوق ہے تو پندرہ چیک لیتے آنا اور اگر نہیں تو پھر ایک ہی پندرہ لاکھ کا چیک لکھ لینا۔ جلدی آؤ۔ تنہائی واقعی مجھے بری طرح کاٹ رہی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر ایک بجے سے پہلے اپنے رہائشی کمرے سے باہر نہیں آتا اس لئے ابھی وہ اپنے کمرے میں ہی ہوگا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ بتاؤ کہ بلیک کلب جس کا مالک اور جنرل منیجر جیگر ہے، کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسا تو کوئی کلب یہاں نہیں ہے باس"...... دوسری طرف سے

کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو جبکہ فاک لینڈ سے سنٹرل انٹیلی جنس کو باقاعدہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا دارالحکومت میں بلیک کلب کا مالک اور منیجر جیگر انتہائی حساس اسلحہ کی اسمگلنگ میں ملوث ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ اس نام کا کوئی کلب یہاں نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوڈ نام رکھے ہوں۔ اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل نام اور ہوتے ہیں اور کوڈ نام اور ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"جیگر نام کا کوئی آدمی بھی نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ یہاں زیر زمین دنیا میں ایک نہیں ایک ہزار جیگر ہوں گے لیکن ایسا کوئی جیگر نہیں ہے جو کسی کلب کا مالک یا جنرل منیجر ہو"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مروا دیا تم نے۔ میں نے سوپر فیاض سے کہہ دیا ہے کہ میں جانتا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ اس کے آنے سے پہلے تم سے پوچھ لوں گا لیکن تم نے تو لٹیا ہی ڈبو دی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو بتا دوں گا کہ اصل صورت حال کیا ہے"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ضرور۔ دارالحکومت میں اسلحے سے متعلق جتنے بھی گروپ ہیں سب کو چیک کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس میں تو بہت وقت لگے گا باس۔ یہاں اسلحہ کے سلسلے میں ایک آدمی ہے۔ وہ اسلحہ کے سلسلے میں ہر بات جانتا ہے۔ اسے رقم دے کر اس سے اصل بات معلوم ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کتنی رقم دینا پڑے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کم از کم ایک لاکھ روپے تو دینا ہی پڑیں گے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں یہ رقم دے دی جائے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ میں نے ان لوگوں کے لئے علیحدہ اکاؤنٹ کھولا ہوا ہے۔ آپ کی طرح میں بھی کنویں کی مٹی کنویں میں ہی برابر کر دیتا ہوں۔ اس اکاؤنٹ میں مشینوں کو آپریٹ کر کے پچاس ساٹھ لاکھ روپے جیت کر جمع کرا دیتا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے معلوم کر کے مجھے فلیٹ پر فون کرو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے بغیر مز کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

سیاہ رنگ کی کار رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں رکی اور اس میں سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور جس کے سر کے سنہری بال بڑے خوبصورت انداز میں تراشے ہوئے تھے باہر آ گئی۔ اس کے دونوں کانوں میں جگمگاتے ہوئے ہیروں کے ٹاپس اور ناک میں بھی ہیرے کی نتھلی تھی۔ اس نے ایک لیدر بریف کیس کار سے نکال کر نیچے رکھا اور پھر کار کو لاک کر کے وہ بریف کیس اٹھائے تیز تیز قدم اٹھاتی استقبالیہ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ہیلو مس فاخرہ۔ کیسی ہو۔ میری کوئی ڈاک۔ کوئی فون"۔ لڑکی نے استقبالیہ پر موجود لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ مس لارا۔ آپ آ گئیں واپس۔ ایک منٹ۔ میں دیکھتی ہوں"...... استقبالیہ پر کھڑی لڑکی جسے مس فاخرہ کہا گیا تھا، نے

مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سامنے رکھے ہوئے کمپیوٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

''نہیں مس لارا۔ نہ کوئی فون اور نہ ہی کوئی ڈاک آئی ہے''۔ مس فاخرہ نے چند لمحوں بعد اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''او کے۔ بائی''...... مس لارا نے مسکراتے ہوئے کہا اور بریف کیس اٹھائے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی قریبی لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی منزل پر اپنے کمرے کے بند دروازے کے سامنے موجود تھی۔ اس نے جیب سے چابی نکالی اور دروازے کے لاک میں چابی ڈال کر اسے مخصوص انداز میں گھمایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اس نے چابی نکالی اور پھر بریف کیس اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ یہ لگژری فلیٹ تھا۔ اس کے اندر تین کمرے تھے۔ دو بیڈ روم اور ایک سٹنگ روم۔ لارا نے لائٹس آن کیں اور پھر دروازہ لاک کر کے وہ سٹنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے بریف کیس رکھا اور ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ماسٹر سپیکنگ''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لارا بول رہی ہوں۔ باس سے بات کراؤ''...... لارا نے نرم لہجے میں کہا۔

''آپ آ گئی ہیں واپس''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا

گیا۔

''ہاں۔ ابھی پہنچی ہوں اور فلیٹ سے ہی بول رہی ہوں''۔ لارا نے جواب دیا۔

''او کے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''لارا بول رہی ہوں باس''...... لارا نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''ڈیل مکمل ہو گئی ہے باس۔ البتہ وہاں فاک لینڈ میں ہمارا ایک آدمی انٹیلی جنس کی نظروں میں آ گیا اور اسے گرفتار کر لیا گیا لیکن مجھے معلوم ہو گیا جس پر فانز نے اسے فوری طور پر انٹیلی جنس کی تحویل میں ہی گولی مروا دی لیکن فانز کو اطلاع مل گئی کہ اس آدمی نے انٹیلی جنس کو بیان دیا ہے کہ انتہائی حساس اسلحہ کی ڈیل پاکیشیا کا بلیک کلب اور اس کا جنرل منیجر جیگر کر رہا ہے''...... لارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر وہ یہاں انٹیلی جنس کو اطلاع بھی دے دیں گے تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ جیگر اور بلیک کلب دونوں کوڈ نام ہیں''...... باس نے کہا۔

''یس باس۔ اسی لئے تو ہم مطمئن تھے''...... لارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لسٹ میں درج تمام اسلحہ مل گیا ہے یا نہیں"...... باس نے پوچھا۔

"مل گیا ہے باس۔ اس کی شپمنٹ مخصوص ذریعے سے کل ہو جائے گی۔ پھر اسے تھری ایس پہنچا دیا جائے گا"...... لارا نے جواب دیا۔

"یہ کام جیگر کا ہے۔ وہ خود ہی کر لے گا۔ تم فی الحال چند روز چھٹی مناؤ۔ اس کے بعد تم نے سلاکیہ جانا ہے اور وہاں بھی ڈیل کرنی ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ جب آپ حکم دیں۔ میں حاضر ہوں"...... لارا نے جواب دیا۔

"ابھی بات چیت ہو رہی ہے۔ مکمل ہونے میں چند روز لگ جائیں گے۔ پھر تم سے بات ہو گی۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے نیچے پڑا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک فائل نکال کر وہ اٹھی اور بیڈ روم میں گئی اور وہاں دیوار پر موجود ایک تصویر ہٹا کر دیوار پر اپنی دائیں ہتھیلی رکھ کر دبائی تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ایک طرف کو ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک سیف موجود تھا۔ اس نے سیف کھول کر اس کے نچلے خانے میں موجود فائلوں کے اوپر اس فائل کو رکھا اور دوسرے خانے میں پڑی ہوئی کرنسی نوٹوں کی گڈیوں میں سے چار

پانچ گڈیاں نکال کر باہر رکھیں اور پھر سیف بند کر کے اس نے بائیں ہتھیلی کو سائیڈ دیوار پر رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ اس نے تصویر اٹھا کر واپس اس کی جگہ پر لٹکائی اور پھر گڈیاں اٹھا کر وہ واپس سٹنگ روم میں آ گئی۔

سٹنگ روم کی الماری کھول کر اس نے گڈیاں اس کے خانے میں رکھ کر الماری بند کر دی اور پھر بریف کیس اٹھا کر وہ سائیڈ پر موجود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے بریف کیس الماری کے نچلے خانے میں رکھا اور دوسرا لباس نکال کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ باتھ روم سے باہر آئی تو اس کا نہ صرف ہیئر سٹائل بدلا ہوا تھا بلکہ اس نے لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔ یہ مقامی لباس تھا۔ اس پر اس نے ایک خوبصورت لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ ایک الماری سے اس نے شراب کی بوتل اور گلاس نکالا اور سائیڈ میز پر انہیں رکھ کر خود کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس کی مدد سے سامنے کونے میں موجود ٹی وی آن کر دیا۔ پھر اس نے بٹن دبا کر اپنا پسندیدہ چینل ٹی وی پر ٹیون کیا اور پھر ریموٹ کنٹرول رکھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور شراب گلاس میں ڈال کر اس نے بوتل کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور گلاس اٹھا کر اس نے شراب کا گھونٹ لیا۔ اس کی نظریں ٹی وی پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے گھونٹ گھونٹ شراب پی کر گلاس ختم کیا ہی تھا کہ

پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی کی آواز بند کر دی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ لارا بول رہی ہوں“...... لارا نے کہا۔

”اسکاٹ بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو لارا بے اختیار چونک پڑی۔

”اسکاٹ تم۔ کیسے فون کیا ہے“...... لارا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ایک آدمی بلیک کلب کے بارے میں پوچھتا پھر رہا ہے“۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لارا بے اختیار اچھل پڑی۔

”کون آدمی ہے اور کس سے پوچھ رہا تھا“...... لارا نے حیران ہو کر کہا۔

”مجھ سے پوچھنے آیا تھا۔ میں نے تو انکار کر دیا کہ ایسا تو کوئی کلب یہاں نہیں ہے لیکن میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ وہ آدمی انتہائی خطرناک ہے اس لئے تم اپنے باس کو اطلاع کر دو“۔ اسکاٹ نے کہا۔

”کیا مطلب۔ خطرناک سے تمہارا کیا مطلب ہے“...... لارا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اس کا نام ٹائیگر ہے اور زیر زمین دنیا کے بڑے بڑے بدمعاشوں میں اس کا شمار کیا جاتا ہے۔ انتہائی تیز طرار، ذہین اور

فعال آدمی ہے“...... اسکاٹ نے کہا۔

”ایسے تو سب ہوتے ہیں۔ یہ کیا بات ہوئی۔ کھل کر بات کرو اسکاٹ“...... لارا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے دنیا کے خطرناک ترین آدمی علی عمران سے ہے اور عمران ایسا آدمی ہے جو اگر کسی کے پیچھے لگ جائے تو سمجھ لو کہ اس کا خاتمہ یقینی ہو جاتا ہے“...... اسکاٹ نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن ہمارا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق۔ اسلحے کا بزنس تو سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا“...... لارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”علی عمران کا والد سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے اور بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض اس کا گہرا دوست ہے اور ویسے بھی وہ فری لانسر ہے اس لئے وہ تمہارے خلاف بھی کام کر سکتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر وہ سیریس ہو گیا تو پھر اس سے بلیک کلب تو کیا، جیگر بھی چھپا نہ رہ سکے گا“...... اسکاٹ نے کہا۔

”تمہارا کیا مطلب ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہئے“...... لارا نے کہا۔

”کچھ نہیں۔ تم اپنے چیف کو اطلاع دے دو۔ وہ خود ہی سب کچھ کر لے گا“...... اسکاٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اطلاع کر دیتی ہوں“...... لارا نے کہا اور

کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ماسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''لارا بول رہی ہوں۔ اپنے فلیٹ سے۔ باس سے بات کراؤ''۔ لارا نے کہا۔

''اچھا۔ ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد باس کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''لارا بول رہی ہوں باس''...... لارا نے کہا۔

''کیوں کال کی ہے''...... باس کا لہجہ سرد تھا اور لارا نے اسکاٹ کی کال آنے سے لے کر اس سے ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ فاک لینڈ حکومت نے یہاں سنٹرل انٹیلی جنس کو اطلاع دے دی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''باس۔ اسکاٹ تو اس عمران نامی آدمی سے بے حد خوفزدہ نظر آ رہا تھا''...... لارا نے کہا۔

''ہاں۔ وہ درست کہہ رہا ہے۔ وہ دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے لیکن ہمارا یہ کاروبار سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا اس لئے لامحالہ یہ کام سپرنٹنڈنٹ فیاض کا ہو گا۔ وہ عمران کا دوست

ہے۔ اس نے اس سے بات کی ہو گی''...... باس نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ باس''...... لارا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیگر کی اس سپرنٹنڈنٹ سے سیٹنگ ہے۔ وہ خود ہی اسے ہینڈل کرے گا اس طرح یہ معاملات خود بخود ختم ہو جائیں گے''...... باس نے کہا۔

''باس۔ جو ڈیل آ رہی ہے اسے جیگر نے آگے پہنچانا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس جیگر کی وجہ سے یہ ڈیل ہی خطرے میں پڑ جائے''۔ لارا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں پورے سیٹ اپ کو انڈر گراؤنڈ کر دیتا ہوں اور یہ سپلائی بھی اب جیگر کی بجائے دوسرا گروپ کرے گا''...... باس نے کہا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ سپلائی مکمل کرا دوں''...... لارا نے کہا۔

''نہیں لارا۔ تم جس کام میں ماہر ہو بس وہیں تک رہو۔ تم اگر سامنے آ گئی تو پھر ہمارا پورا بزنس ہی ختم ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو۔ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا اور اگر زیادہ خطرہ محسوس ہوا تو اس جیگر کو ہی آف کر دیا جائے گا''...... باس نے کہا۔

''اوکے باس''...... لارا نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور لارا نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران کا نام پہلی بار اس نے سنا تھا اور پہلے جس انداز میں اسکاٹ نے اور پھر جس انداز میں باس نے بات کی تھی اور جس طرح وہ جیگر جیسے اپنے آدمی کو آف کرنے پر تیار ہو گیا تھا ان سب باتوں نے اس کو تجسس میں مبتلا کر دیا تھا۔

''کون ہے یہ علی عمران۔ آخر انسان ہی ہو گا۔ باس اسے گولی مروانے کی بجائے اپنے ہی آدمی کو مارنے پر تل گیا ہے۔ حیرت ہے''...... لارا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''مسکاٹ کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''لارا بول رہی ہوں۔ جیمز سے بات کراؤ''...... لارا نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو۔ جیمز بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لارا بول رہی ہوں جیمز''...... لارا نے کہا۔

''اوہ۔ لارا تم۔ کل میں نے فون کیا تھا لیکن تم نے کال اٹنڈ ہی نہیں کی تو میں سمجھ گیا کہ تم کہیں باہر گئی ہوئی ہو گی''...... جیمز نے کہا۔

''تم استقبالیہ پر معلوم کر لیتے تو تمہیں بتا دیا جاتا کہ میں ملک سے باہر گئی ہوئی تھی۔ ٹوائے بزنس کے سلسلے میں۔ آج ہی واپس آئی ہوں''...... لارا نے کہا۔

''تو پھر آ جاؤ۔ کال کیوں کر رہی ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں تمہارا ہر وقت منتظر رہتا ہوں''...... جیمز نے کہا تو لارا بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں نے بھی آتے ہی تمہیں فون کیا ہے۔ رات کو آؤں گی تاکہ کچھ تفریح بھی ہو سکے۔ ویسے ایک بات تو بتاؤ کہ تم کسی علی عمران کو جانتے ہو جو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے''...... لارا نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم نے یہ نام کہاں سے سن لیا''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص آدمی ہے یہ۔ ویسے میں نے سنا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے''...... لارا نے کہا۔

''وری بیڈ لارا۔ یہ کسی آدمی کا نام نہیں ہے بلکہ عفریت کا نام ہے۔ اگر یہ تمہارے سیٹ اپ کے پیچھے لگ گیا تو فوری طور پر اپنی جان بچاؤ اور ملک سے باہر چلی جاؤ ورنہ یہ پاتال سے بھی تمہیں کھینچ نکالے گا''...... جیمز نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ تم تو اس سے واقعی بے حد خوفزدہ ہو۔ میں تو فیئر بزنس کرتی ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ

میرا امپورٹ ایکسپورٹ بزنس سے تعلق ہے۔ ٹوائے بزنس سے۔ میں آرڈر بک کرتی ہوں''...... لارا نے کہا۔

''مجھے سب معلوم ہے لارا۔ یہ باتیں کسی اور سے کیا کرو۔ بہرحال یہ آدمی دنیا کا خطرناک ترین آدمی ہے اس لئے اپنی جان بچا سکو تو بچا لو اور سنو۔ اب جب تک تمہاری پوزیشن کلیئر نہ ہو جائے تم نے میرے کلب بھی نہیں آنا۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارا اس طرح رسیور کو دیکھنے لگی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ جیمز یہ بات کر کے اس طرح فون بھی آف کر سکتا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیمز ڈرگ بزنس کے چند بڑوں میں سے ایک ہے اور بین الاقوامی سطح پر اس کا کاروبار ہے اور وہ مافیا ٹائپ کی ایک بین الاقوامی تنظیم سے بھی منسلک ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس کا بوائے فرینڈ بھی تھا لیکن اس عمران کا نام سنتے ہی اس نے جو انداز اپنایا تھا اس نے اسے حیرت زدہ کر دیا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ لارا بول رہی ہوں''...... لارا نے کہا۔

''ماسٹر بول رہا ہوں لارا''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... لارا نے کہا۔

''باس سے بات کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو لارا۔ باس بول رہا ہوں''...... باس کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''...... لارا نے کہا۔

''تم ایئر پورٹ پہنچ جاؤ۔ وہاں چارٹرڈ طیارہ تیار ہے۔ تم اور جیگر دونوں نے ایکریمیا پہنچنا ہے اور اس وقت تک وہیں رہنا ہے جب تک میں تمہیں دوبارہ کال نہ کروں''...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

''مگر باس''...... لارا نے کچھ کہنا چاہا۔

''لارا۔ میں چاہتا تو اسکاٹ کی طرح تمہیں بھی ہلاک کرا دیتا کیونکہ بزنس فلاپ ہونے سے یہ زیادہ آسان کام تھا لیکن تمہاری خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے تمہیں ایکریمیا بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آدھے گھنٹے کے اندر ایئر پورٹ پہنچ جاؤ۔ ماتھر وہاں موجود ہو گا۔ اسے اپنے کاغذات دے دینا۔ وہ فوری طور پر سارے انتظامات مکمل کر دے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس باس۔ لیکن اسکاٹ کو ہلاک کیوں کیا گیا ہے''...... لارا نے کہا۔

''وہ ان لوگوں کی نظروں میں آ گیا تھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارا نے رسیور رکھا اور بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اپنی روانگی کا انتظام کرنے میں مصروف ہو گئی۔ اس کے ذہن میں بار بار باس کی بات آ رہی تھی کہ اس کے لئے اسے ہلاک کرا دینا زیادہ آسان تھا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا کتاب پڑھنے میں مصروف تھا لیکن اس کے کان دروازے کی طرف لگے ہوئے تھے کیونکہ سوپر فیاض نے آنا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کون ہے“...... عمران نے اپنی عادت کے مطابق پوچھا۔

”دروازہ کھولو“...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی غصیلی آواز سنائی دی تو عمران نے لاک کھول دیا۔

”یہ کہاں مر جاتا ہے سلیمان۔ تم نے اسے واقعی سر پر چڑھا رکھا ہے“...... سوپر فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے۔ارے۔ نہ سلام نہ دعا۔ بس آتے ہی تھانیدارانہ رویہ

اختیار کر لیا۔ سلیمان گاؤں گیا ہوا ہے۔ اماں بی نے کچھ چیزیں اس کے گاؤں کی بیواؤں کو بھجوانی تھیں اس لئے اسے بھیجا گیا ہے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر تم یہ دروازہ کھول کر رکھا کرو۔ خواہ مخواہ تمہاری پریڈ ہو جاتی ہو گی“...... سوپر فیاض نے سٹنگ روم میں آ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”تم پریڈ کی بات کر رہے ہو۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ جب بھی تم اپنے فلیٹ پر آؤ تمہارے اعزاز میں گارڈ آف آنر دیا جائے۔ ویسے ایک بات بتاؤ۔ اپنے ہی فلیٹ کے بند دروازے کی گھنٹی بجاتے ہوئے تمہیں عجیب سا تو لگتا ہو گا“...... عمران نے فلاسک میں سے چائے پیالی میں ڈالتے ہوئے کہا۔

”میں نے اب اسے اپنا فلیٹ سمجھنا ہی چھوڑ دیا ہے“...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو پھر کب میرے نام ٹرانسفر لیٹر بھجوا رہے ہو تاکہ میں شہر میں سینہ تان کر چلوں کہ میں اس ملک میں ایک فلیٹ کا اکلوتا مالک ہوں“...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھا کر سوپر فیاض کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارے ڈیڈی ملک کے بڑے جاگیرداروں میں سے ایک ہیں اور تم ان کے اکلوتے بیٹے ہو۔ آخر کار تم نے ہی اس جاگیر کا مالک بننا ہے“...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''ارے۔ بس وہ نام کی جاگیر رہ گئی ہے۔ ڈیڈی نے اس کا ایک ٹرسٹ بنا دیا ہے اور اب جاگیر کی آدھی آمدنی اس ٹرسٹ کے ذریعے اس علاقے کے رہنے والے غریب لوگوں کو دی جاتی ہے۔ باقی آدھی رقم اماں بی کو مل جاتی ہے اور وہ بھی اماں بی کے ذریعے غریب غرباء تک پہنچ جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو تم پر ظلم کیا گیا ہے۔ تم کب تک اس طرح زندگی گزارو گے''...... سوپر فیاض نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

''جب تک فیاض زندہ ہے ہم جیسے ضرورت مند بھوکے نہیں مر سکتے۔ کیوں۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے پہلے تو بے اختیار ایک طویل سانس لیا پھر پھیکی سی ہنسی ہنس پڑا۔

''یوں کہو کہ جب تک مجبور زندہ ہیں تم جیسے بلیک میلر بھوکے نہیں مر سکتے''...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''دس بینکوں میں اکاؤنٹ کھول کر بھی اگر تم مجبور ہو تو پھر اس ملک کی عوام کو کیا کہو گے جو صرف دکانوں کے بورڈ ہی پڑھ سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ کہاں ہے یہ بلیک کلب''۔ اکاؤنٹ کی بات ہوتے ہی سوپر فیاض نے فوراً ہی موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''چیک لے آئے ہو''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لے آیا ہوں لیکن پہلے تم مجھے اس بارے میں بتاؤ۔ پھر چیک دوں گا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے سامنے انسپکٹر جہاں زیب کو فون کر دوں۔ پھر دیکھو وہ کیسے ایک کی بجائے دو چیک اٹھائے آئے گا اور ایک تم ہو جو اپنے دوست پر اعتماد نہیں کر رہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اس انسپکٹر کو واقعی گولی مار دوں گا''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''مار دو۔ میرا اس سے کیا تعلق۔ میرا تعلق تو تم سے ہے''۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے جیب سے چیک بک نکالی اور اسے سامنے رکھ کر اس نے جیب سے قلم بھی نکال لیا۔

''پندرہ لاکھ کا چیک لکھنا''...... عمران نے کہا۔

''صرف ایک لاکھ کا۔ بس۔ یہ آخری بات ہے''...... سوپر فیاض نے کہا۔

''بس پھر مجھے نہیں چاہئے۔ تم اسے اپنے پاس رکھو۔ میں منیجر کو کہہ دوں گا کہ وہ اکاؤنٹ کی تصدیق ڈیڈی سے کرا لے''۔ عمران نے کہا۔

''تم۔ تم۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ تم اب ناقابل برداشت ہوتے جا رہے ہو''...... سوپر فیاض نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے واقعی چیک نہیں چاہئے۔ بس اسے واپس جیب میں رکھ لو اور چائے پیو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا بغیر چیک کے بتاؤ گے"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"تم مجھ پر اعتماد نہیں کر رہے اور بداعتمادی مجھے پسند نہیں ہے۔ ویسے بھی ابھی تک مجھے علم نہیں ہے کہ یہ بلیک کلب کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم سیدھے اپنے ڈیڈی کے پاس پہنچ جاؤ گے اور پھر مجھے خودکشی کرنا پڑے گی۔ ٹھیک ہے۔ میں لکھ دیتا ہوں پندرہ لاکھ کا چیک"۔ سوپر فیاض نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیک لکھا اور اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر چیک کو دیکھا اور پھر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ تم کب ریٹائر ہو رہے ہو"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"ریٹائر۔ کیا مطلب۔ یہ بات تم نے کیوں کی ہے"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ جس کے بچے بڑے ہو جائیں اس کا مطلب ہوتا

ہے کہ اس کی ریٹائرمنٹ قریب آ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے ڈیڈی تمہارے جوان ہونے کے باوجود اگر ریٹائر نہیں ہو رہے تو تم مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو"...... سوپر فیاض نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ڈیڈی کو حکومت خود ہی ملازمت میں توسیع دے دیتی ہے حالانکہ ڈیڈی کی بے حد خواہش ہے کہ انہیں ریٹائر کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"یہ سب باتیں ہیں۔ کس کا دل چاہتا ہے اتنے بڑے عہدے سے ریٹائر ہونے کو"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا عہدہ تو اتنا بڑا نہیں ہے اس لئے تم تو آسانی سے ریٹائر ہو جاؤ گے۔ بولو۔ کب تک ہو رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"آخر تم میری ریٹائرمنٹ کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔ تم نے چیک لے لیا ہے۔ اب بولو کہاں ہے بلیک کلب"...... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ابھی مجھے خود علم نہیں ہے اس لئے تو تم سے پوچھ رہا تھا کہ کب ریٹائر ہو رہے ہو تاکہ ریٹائرمنٹ سے پہلے میں معلوم کر کے تمہیں بتا سکوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا تم سنجیدگی سے کہہ رہے ہو"...... سوپر فیاض کا چہرہ یکلخت پتھرا سا گیا تھا۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نکالو میرا چیک واپس کرو۔ نکالو۔ تم بے ایمان، بلیک میلر ہو۔ نکالو چیک"...... سوپر فیاض نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ۔ بڑی خوبصورت اور جامع اصطلاح ہے۔ بے ایمان، بلیک میلر۔ واہ۔ جواب نہیں۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ایمان دار بلیک میلر بھی ہوتے ہیں۔ واہ۔ لطف آ گیا تمہاری زبان دانی کا"۔ عمران نے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں میرا چیک واپس کرو۔ ابھی اسی وقت بس"۔ سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر تم مجھ سے تو نہیں پوچھو گے کہ بلیک کلب کہاں ہے اور وہ اراضی کہاں ہے جو فروخت کر کے بینک میں اکاؤنٹ کھولا گیا تھا"...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ سوپر فیاض کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بے ایمان، بلیک میلر بقول سوپر فیاض بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔ رسیور اٹھانے سے پہلے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ اوہ۔ میں نے تو لاؤڈر کا بٹن بھی بے خیالی میں

پریس کر دیا ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ چیک تو میں وصول کر ہی چکا ہوں۔ اب کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہرحال بتاؤ۔ کہاں ہے وہ بلیک کلب ورنہ سوپر فیاض ابھی اپنے سرکاری ریوالور سے مجھے شہادت کے درجے پر فائز کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"باس۔ ڈبی بازار میں ایک چھوٹا سا کلب ہے جس کا نام لائٹ مین کلب ہے۔ اسے کوڈ میں بلیک کلب کہا جاتا ہے اور اس کا مالک انتھونی ہے اور انتھونی کا کوڈ نام جیگر ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ معلومات حتمی ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یہ معلومات حتمی ہیں۔ انتھونی بین الاقوامی اسلحہ ریکٹ کا آدمی ہے اور دنیا بھر سے انتہائی حساس اسلحہ اس ریکٹ کے ذریعے خرید کر کافرستان اور پاکیشیا کے شمالی علاقوں اور بہادرستان کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ پاکیشیا میں اس ریکٹ کا مین آدمی یہی انتھونی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہاں۔ یہ بتاؤ کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم نے پچھلے دنوں ایک ادارے کا وزٹ کیا تھا جہاں معذور افراد کے لئے مصنوعی اعضاء غیر ممالک سے منگوا کر مفت دیئے جاتے ہیں تاکہ معذور افراد اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میرے ایک دوست نے مجھے بتایا تھا تو میں خود

وہاں گیا تھا تاکہ حتمی معلومات حاصل ہو سکیں اور وہاں واقعی ایسا ہی ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی استطاعت کے مطابق وہاں عطیہ دیا اور واپس آ گیا لیکن آپ کو کس نے بتایا ہے باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"روزی راسکل نے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اس کو کیسے معلوم ہو گیا اور اس نے آپ کو فون کیوں کیا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا خیال تھا کہ تم نے خفیہ شادی کر رکھی ہے اور چونکہ تم بے حد ظالم ٹائپ آدمی ہو اس لئے تم نے اپنی بیوی کا بازو اور ہڈیاں توڑ دی ہوں گی اس لئے اب تم مصنوعی اعضاء خریدتے پھر رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ مجھے پلیز اجازت دے دیں"...... ٹائیگر کے لہجے میں غصہ عود کر آیا تھا۔

"تاکہ تم روزی راسکل کی ہڈیاں توڑ سکو اور پھر اس ادارے سے اتنی قیمت کے مفت مصنوعی اعضاء لے آؤ جتنا تم نے عطیہ دیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس سوپر فیاض کا پندرہ لاکھ کا چیک موجود ہے۔ آ

کر لے جاؤ اور سوپر فیاض کے نام سے اسے وہاں جمع کرا کر اس کی رسید سوپر فیاض کو پہنچا دینا تاکہ سوپر فیاض کے ساتھ صحیح معنوں میں دوستی نبھائی جا سکے۔ اس کی دنیا تو تباہ ہو رہی ہے کچھ عاقبت ہی بنا لے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تم۔ تم۔ چیک اس ادارے کو دے دو گے۔ اتنی بھاری مالیت کا۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ عمران پندرہ لاکھ روپے بھی کسی فلاحی ادارے کو عطیہ دے سکتا ہے۔

"تم اسے بھاری مالیت کا چیک کہہ رہے ہو۔ صرف پندرہ لاکھ روپے۔ تم سے زیادہ تو سلیمان وہاں رقم جمع کراتا ہے۔ تم تو پھر سنٹرل انٹیلی جنس بیورو میں سپرنٹنڈنٹ ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سلیمان۔ کیا مطلب۔ سلیمان کے پاس اتنی رقم کہاں سے آ گئی"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے اماں بی اور ڈیڈی سے لے آتا ہو گا۔ وہ ان کا لاڈلا ہے اور اماں بی کی نظروں میں وہ غریبوں کا بے حد ہمدرد ہے اس لئے اور بھی لاڈلا بن گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ٹائیگر نے درست بتایا ہے"...... سوپر فیاض نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ وہ کم از کم مجھ سے غلط بیانی نہیں کر سکتا۔ لیکن ایک بات سن لو۔ اگر تم نے اس جیگر سے بھی پندرہ لاکھ وصول کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہیں بذات خود اس مصنوعی اعضاء فراہم کرنے والے ادارے میں جانا پڑے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تم نے مجھے اس قدر گھٹیا سمجھ رکھا ہے۔ نانسنس‘‘...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور چند لمحوں بعد عمران کو دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے میز پر رکھی ہوئی کتاب دوبارہ اٹھائی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر آیا ہو گا۔ اس نے کتاب کو بند کر کے دوبارہ میز پر رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

’’کون ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’ٹائیگر ہوں باس‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔ سلام دعا کے بعد وہ دونوں سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔

’’یہ لو چیک۔ اسے جمع کرا دینا‘‘...... عمران نے جیب سے سوپر فیاض کا دیا ہوا چیک نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

’’یس باس۔ میں ابھی جا کر جمع کرا دیتا ہوں‘‘...... ٹائیگر نے جواب دیا اور چیک کو ایک نظر دیکھ کر اس نے اسے تہہ کر کے جیب

میں رکھ لیا۔

’’باس۔ کیا واقعی روزی راسکل نے آپ کو بتایا تھا لیکن اسے کیسے علم ہو گیا‘‘...... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جھجکتے ہوئے کہا۔

’’کیا تم روزی راسکل سے ملتے رہتے ہو‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’نہیں باس۔ بس کبھی کبھار اتفاقاً اس سے ملاقات ہو جاتی ہے‘‘...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

’’مجھے سلیمان نے بتایا تھا۔ وہ اماں بی سے رقم لے کر اس ادارے میں جمع کرانے گیا تھا تو اس نے وہاں رجسٹر میں تمہارا نام بھی عطیہ دہندگان میں دیکھا تھا‘‘...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

’’تھینک یو باس۔ اب مجھے اجازت دیں‘‘...... اس بار ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

’’روزی راسکل بنیادی طور پر اچھی لڑکی ہے اس لئے اس پر غصہ کھانے کی ضرورت نہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس‘‘...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور عمران نے ایک بار پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے کتاب ختم

کی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سوپر فیاض بول رہا ہوں۔ وہ جیگر یا انتھونی تو کلب میں موجود نہیں ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہ ایک ماہ کے لئے ایکریمیا چلا گیا ہے۔ میں نے اس کے آفس کی تلاشی لی ہے۔ وہاں ایک خفیہ سیف سے ایک فائل ملی ہے جس کے مطابق یہ لوگ واقعی انتہائی حساس اسلحے کو ڈیل کرتے ہیں اس لئے اس کے عملے کو گرفتار کر کے کلب کو سیل کر دیا گیا ہے"...... سوپر فیاض نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر مجھے کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"...... عمران نے کہا۔

"ایک تو میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ تم یہ بات معلوم کراؤ کہ یہ انتھونی ایکریمیا میں کہاں ہوگا تاکہ ایکریمین انٹیلی جنس کو اطلاع دے کر اسے وہاں گرفتار کرایا جا سکے اور دوسری بات یہ کہ اس فائل کے ساتھ ایک اور فائل بھی ملی ہے اور یہ فائل پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر یونس کی ہلاکت کی منصوبہ بندی کے متعلق ہے اور اس میں ایک نام گولڈن کراس بھی لکھا ہوا ہے۔ اب پتہ نہیں کہ یہ کسی کلب کا نام ہے یا کسی تنظیم کا۔ اس فائل کے آخر

میں صرف ایک لائن درج ہے کہ منصوبے کو کامیابی سے مکمل کر دیا گیا ہے۔ اس کے نیچے دو ہفتے پہلے کی تاریخ لکھی ہوئی ہے"۔ سوپر فیاض نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہ فائل کہاں ہے۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں اپنے آفس سے بول رہا ہوں"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"تم یہ فائل میرے فلیٹ پر بھجوا دو"...... عمران نے کہا۔

"کتنی رقم دو گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض اب اس سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔

"معاوضہ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ڈیڈی کی معرفت دے گا۔ میں نے تو بس صرف اسے اطلاع دینی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ارے۔ ارے۔ ٹھیک ہے۔ میں بھجوا دیتا ہوں فائل۔ لیکن اس انتھونی کا کیا ہو گا"...... سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ڈیڈی کو رپورٹ دے دو۔ ڈیڈی خود ہی معلوم کرا لیں گے۔ ویسے ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ انتھونی ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا گیا ہے۔ ایئر پورٹ سے جو کاغذات ان کے بارے میں ملے ہیں ان کے مطابق اس لڑکی کا نام لارا ہے اور مرد کا نام انتھونی ہے لیکن دونوں کا پتہ یہاں پاکیشیا کا ہی تھا۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ ایکریمیا میں کہاں گئے ہیں"...... سوپر فیاض نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فائل مجھے بھجوا دو۔ میں چیف کو بھجوا دوں گا۔ اگر چیف نے اس کیس پر کام کرایا تو پھر خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ یہ انتھونی کہاں گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر مجھے بتا دینا تاکہ میں تمہارے ڈیڈی کو تفصیلی رپورٹ دے سکوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"انہیں بتا دو کہ وہ ایکریمیا فرار ہو گیا ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود

بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہ بزبان خود کا کیا مطلب ہوا"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جیسے لکھنے کے بعد جب دستخط کئے جاتے ہیں تو لکھا جاتا ہے بقلم خود۔ یعنی میں نے اپنے قلم سے دستخط کئے ہیں کسی سے مانگ کر قلم نہیں لیا۔ اس طرح بزبان خود کا مطلب ہے کہ میں اپنی زبان سے ہی بول رہا ہوں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم بولو گے تو اپنی زبان سے ہی۔ دوسرے کی زبان سے کیسے بول سکتے ہو"...... سرداور نے کہا۔

"میں تو آپ کی زبان سے بھی بول سکتا ہوں"...... عمران نے اس بار سرداور کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ ٹھیک ہے۔ تم واقعی بول سکتے ہو۔ بہرحال بتاؤ کیوں کال کی ہے"...... سرداور اپنی آواز اور لہجہ سن کر حقیقتاً بوکھلا گئے تھے۔

"کوئی سائنس دان ہیں ڈاکٹر یونس۔ جن کا شاید دو ہفتے پہلے انتقال ہوا ہے۔ آپ جانتے ہیں انہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر یونس اینٹی میزائل سسٹم میں اتھارٹی تھے۔ وہ اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے

ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... سرداور نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایک فائل ملی ہے جس میں ڈاکٹر یونس کو ہلاک کرنیکی منصوبہ بندی کی گئی تھی اور اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ مشن مکمل کر لیا گیا ہے اور نیچے دو ہفتے پہلے کی تاریخ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ ڈاکٹروں نے باقاعدہ چیک کر کے رپورٹ دی ہے کہ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ وہ اپنے گھر میں تھے کہ اچانک ان کی طبیعت خراب ہوئی۔ وہ گھر میں اکیلے تھے کیونکہ ان کی فیملی کسی فنکشن میں دارالحکومت سے باہر گئی ہوئی تھی۔ انہوں نے خود فون کر کے ڈاکٹر کو کال کیا لیکن جب ڈاکٹر وہاں پہنچا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ پھر حکومت نے باقاعدہ ان کی میڈیکل رپورٹ حاصل کی جس سے پتہ چلا کہ وہ واقعی شدید ہارٹ اٹیک سے فوت ہو گئے ہیں"...... سرداور نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"جس سسٹم پر وہ کام کر رہے تھے اس کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بند ہو گیا ہے کیونکہ وہ خود ہی اس اینٹی میزائل سسٹم کے خالق تھے۔ البتہ ان کا فارمولا باقاعدہ ریسرچ کونسل نے پاس کیا اور پھر حکومت کی طرف سے اس پر کام شروع ہو گیا لیکن ان کی وفات کے بعد جب چیکنگ کی گئی تو لیبارٹری میں ان کا فارمولا موجود نہ تھا۔ ریسرچ کونسل کے پاس جو فارمولا تھا وہ بھی غائب

تھا۔ ان کی رہائش گاہ کو بھی چیک کیا گیا لیکن وہاں بھی فارمولا موجود نہ تھا اس لئے مجبوراً اس منصوبے کو ہی ڈراپ کرنا پڑا۔ حکومت کا کثیر سرمایہ بھی ضائع ہو گیا لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے اس لئے سب خاموش ہو گئے"...... سرداور نے کہا۔

"کیوں خاموش ہو گئے۔ فارمولا غائب ہونے کا مطلب ہے کہ سازش ہوئی ہے۔ آپ کو اس بارے میں ملٹری انٹیلی جنس کو اطلاع دینی چاہئے تھی"...... عمران نے کہا۔

"دی تھی اطلاع۔ لیکن ملٹری انٹیلی جنس نے بھی تحقیقات کی۔ اس کے نتیجے میں یہی معلوم ہوا کہ لیبارٹری سے فارمولا بھی ڈاکٹر یونس خود اپنے ساتھ لے گئے تھے اور انہوں نے ریسرچ کونسل سے بھی فارمولا خود منگوا لیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس فارمولے میں کوئی خامی سامنے آئی ہے جسے وہ درست کر کے اسے واپس کر دیں گے۔ چونکہ فارمولا ان کا ہی تھا اس لئے کسی نے اعتراض بھی نہیں کیا۔ اس کے بعد وہ فوت ہو گئے اور ملٹری انٹیلی جنس نے رپورٹ دی ہے کہ ان کی رہائش گاہ سے ایسے آثار ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے دونوں فارمولے خود ہی جلا دیئے تھے"۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس سسٹم کی اور بھی کوئی اہمیت ہے یا صرف اس پر حکومت کا صرف لاکھوں روپیہ ہی خرچ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ تمہیں معلوم ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا میزائل

سازی میں سب سے آگے ہیں اور یہ حتمی اطلاع ہے کہ اسرائیلی
سائنس دانوں نے ایسا اٹیمک میزائل تیار کیا ہے جو اس وقت موجود
تمام اینٹی میزائل سسٹم کو کراس کر جاتا ہے اور یہ بھی اطلاعات ملی
ہیں کہ کافرستان بھی اسرائیل سے اس میزائل کے جسے کوڈ میں
سیکورڈ میزائل کہا جاتا ہے، حصول کے بارے میں کوشش کر رہا ہے
اور ڈاکٹر یونس اس سیکورڈ میزائل کے خلاف انتہائی مؤثر اینٹی
میزائل سسٹم کا فارمولا تیار کیا تھا اور ریسرچ کونسل نے اسے اس
لئے کامیاب قرار دیا تھا کہ واقعی یہ سسٹم سیکورڈ میزائل کو بھی تباہ کر
سکتا تھا اور اسی لئے حکومت نے اس کی تیاری کا فیصلہ کیا تھا لیکن
ابتدائی مراحل میں ہی معاملہ ختم ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر یونس فوت ہو
گئے اور فارمولے غائب ہو گئے“...... سرداور نے جواب دیا۔

”اس کا صریحاً یہی مطلب نکلتا ہے کہ ڈاکٹر یونس کو سازش کے
تحت ہلاک کیا گیا ہے اور فارمولے بھی غائب ہو گئے ہیں۔ آپ
نے سرسلطان کو رپورٹ دے کر چیف تک یہ بات پہنچانی تھی“۔
عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

”میرا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ سب کچھ نئی
وزارت ایڈوانس سائنس اینڈ ریسرچ کے تحت ہو رہا تھا“۔ سرداور
نے جواب دیا۔

”یہ وزارت کب قائم ہوئی ہے“...... عمران نے چونک کر
پوچھا۔

”تقریباً چھ ماہ پہلے۔ ڈاکٹر شفیق الرحمٰن اس کے پہلے وزیر
ہیں“...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ شکریہ“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے
چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات تھے۔ اگر سوپر فیاض اس فائل کے
بارے میں نہ بتاتا تو لامحالہ اس کا علم سیکرٹ سروس کو نہ ہو سکتا تھا۔
اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”کون ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”میں انسپکٹر بشیر ہوں جناب۔ سوپر فیاض صاحب نے بھیجا ہے
مجھے“...... باہر سے آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔
سامنے ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ عمران اسے پہچانتا تھا۔

”آؤ انسپکٹر بشیر۔ اندر آ جاؤ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

”شکریہ عمران صاحب۔ میں نے ایک ریڈ پر جانا ہے۔ سوپر
فیاض صاحب نے فائل بھجوائی ہے۔ یہ آپ لے لیں“...... انسپکٹر
بشیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک پیکٹ عمران کی
طرف بڑھا دیا۔

”او کے۔ میری طرف سے اپنے سوپر کا شکریہ ادا کر دینا“۔
عمران نے کہا تو انسپکٹر بشیر بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ ان کے لئے یہ لفظ کہہ سکتے ہیں عمران صاحب۔ ہم

نہیں۔ اللہ حافظ“...... انسپکٹر بشیر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مڑ کر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر واپس آ کر اس نے پیکٹ کھولا۔ اس میں ایک فائل موجود تھی۔ عمران نے فائل کھولی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں صرف دو کاغذ تھے جن پر گو ویسے تو مکمل تفصیل درج تھی لیکن بنیادی بات یہی تھی کہ ڈاکٹر یونس کو اغوا کر کے اس پر تشدد کر کے اس سے فارمولے کے بارے میں معلوم کیا جائے اور پھر فارمولا حاصل کر کے اسے جلا دیا جائے اور آخر میں صرف دو لائنیں لکھی ہوئی تھیں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر یونس ہلاک ہو چکا ہے اور فارمولے جلا دیئے گئے ہیں۔ اس کے نیچے جیگر نام کے شخص کے دستخط اور دو ہفتے پہلے کی تاریخ درج تھی۔ اس فائل میں واقعی گولڈن کراس کا نام بھی درج تھا لیکن واقعی یہ پتہ نہ چل رہا تھا کہ یہ کوئی تنظیم ہے یا کسی کلب کا نام ہے۔ اس نے فائل بند کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو“...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ عمران صاحب۔ اب تو آپ نے دانش منزل آنا ہی چھوڑ دیا ہے“...... اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز اور لہجے میں کہا۔

”دانش منزل آنے کے لئے دانش کی ضرورت پڑتی ہے اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ دانش مطالعے سے ہی ملتی ہے اس لئے ایک ہفتے سے دانش کے حصول میں کوشاں ہوں لیکن اب پتہ چلا ہے کہ دانش کتابوں سے نہیں فائلوں سے ملتی ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”فائلوں سے۔ کیا مطلب“...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے سوپر فیاض کے فون سے لے کر فائل ملنے اور اس میں درج باتیں بتا دیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی اہم معاملہ ہے۔ لیکن کیا واقعی فارمولے جلا دیئے گئے ہوں گے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ صرف ڈاجنگ کے لئے لکھا گیا ہے اور شاید ڈاجنگ کے لئے ہی ڈاکٹر یونس کی رہائش گاہ میں بھی کاغذ جلائے گئے ہوں گے ورنہ یہ بات حلق سے نیچے نہیں اترتی کہ اس ٹائپ کے فارمولے حاصل کر لینے کے بعد انہیں جلا دیا جائے“۔ عمران نے کہا۔

”بہرحال اس کی تحقیقات تو ہونی چاہئے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ تم ایسا کرو کہ ٹیم کے ذریعے ایئر پورٹ سے اس انتھونی اور اس کی ساتھی لڑکی لارا کے کاغذات منگواؤ اور پھر ان دونوں کی رہائش گاہیں چیک کراؤ۔ اس کے ساتھ ساتھ زیرو لائن پر یہ

کاغذات ایکریمیا میں گراہم کو بھجوا دو تاکہ وہاں سے وہ ان دونوں کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کر سکے“...... عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر اس نے عقبی الماری سے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور“...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”ٹائیگر۔ انتھونی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ فوری طور پر ایک لڑکی لارا کے ہمراہ چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا چلا گیا ہے۔ سوپر فیاض نے انتھونی کے آفس سے ایک فائل ٹریس کی ہے۔ یہ فائل حکومت کی طرف سے سیکرٹ سروس کے چیف کو بھجوائی گئی ہے۔ اس فائل کے مطابق ایک سائنس دان ڈاکٹر یونس کو ہلاک کیا گیا ہے۔ اس فائل میں ایک نام گولڈن کراس کا بھی لکھا ہوا ہے۔ تم معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ گولڈن کراس یہاں کوئی تنظیم ہے یا کوئی خفیہ کلب ہے اور دوسری بات یہ کہ ایئر پورٹ سے اس لڑکی لارا کے کاغذات کی نقول حاصل کر کے اس کا سراغ لگاؤ کہ یہ لڑکی لارا کون ہے اور کیوں یہ فرار ہوئی ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ“...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کیا دربار شاہی میں عرض کرنے کی اجازت مل سکتی ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ کو کون روک سکتا ہے عمران صاحب۔ ہولڈ کریں“۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

”سلطان بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کی خیریت نیک اختر۔ اوہ سوری۔ نیک اختر تو شاید دختر کے بعد بولا جاتا ہے“...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”وعلیکم السلام۔ تم اختر وغیرہ کو چھوڑو۔ اصل بات کرو کیونکہ میرے پاس وقت نہیں ہے“...... سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

”ارے۔ تو کیا ہوا جناب۔ وقت کا میرے پاس بہت بڑا سٹاک ہے۔ آپ کو جتنا وقت چاہئے آپ مجھ سے خرید لیں۔ یقین

کریں آپ کو وقت ہول سیل ریٹ پر فروخت کیا جائے گا"۔
عمران نے وقت کی خرید و فروخت پر کاروباری انداز میں بات کرنا
شروع کر دی تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران بے
اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان واقعی بے حد مصروف
ہوں گے۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
دوبارہ سرسلطان کے نمبر پریس کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ ہوتے ہی پی اے کی آواز
سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے بات کراؤ۔ میں نے
انہیں چیف کا خصوصی پیغام دینا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے
میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا پیغام ہے"...... چند لمحوں بعد
سرسلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"حکومت نے نئی وزارت ایڈوانس سائنس اینڈ ریسرچ بنائی
ہے جس کے وزیر شفیق الرحمٰن ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... سرسلطان نے چونک کر پوچھا۔

"چیف کو اس وزارت کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی

کیوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"یہ انتظامی معاملات ہیں اس لئے ایسے معاملات کا چیف سے
کیا تعلق"...... سرسلطان نے بھی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"چیف کو رپورٹ ملی ہے کہ اس وزارت کے تحت کام کرنے
والے سائنس دان ڈاکٹر یونس کو ہلاک کیا گیا ہے اور اسرائیل اور
ایکریمیا کے سیکورڈ میزائل کے خلاف اینٹی میزائل سسٹم کے
فارمولے اڑا لئے گئے ہیں اس لئے وزارت ایڈوانس سائنس نے
یہ پراجیکٹ ہی بند کر دیا ہے۔ اس پر پاکیشیا کے کروڑوں روپے
خرچ ہو چکے ہیں اور اس کے علاوہ اس اینٹی میزائل سسٹم کے بغیر
پاکیشیا ہر وقت اسرائیل، ایکریمیا اور کافرستان کے ان سیکورڈ
میزائلوں کی زد میں رہے گا کیونکہ اس وزارت کی رپورٹ کے
مطابق کافرستان نے بھی اسرائیل سے یہ میزائل حاصل کرنے کے
لئے رابطہ کیا تھا۔ یہ ساری کارروائی ہوتی رہی لیکن چیف تک اس
کی کوئی رپورٹ نہیں پہنچائی گئی اور کسی ڈاکٹر کی رپورٹ پر اکتفاء کر
کر لیا گیا کہ ڈاکٹر یونس ہارٹ اٹیک سے ہلاک ہوئے ہیں"۔
عمران کا لہجہ مزید سرد ہوتا چلا گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ میں
معلوم کرتا ہوں"...... سرسلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا ان وزیر صاحب اور اس وزارت کے اعلیٰ حکام کو پاکیشیا

کا یہ قانون نہیں بتایا گیا کہ ایسے معاملات کو وہ آپ کے نوٹس میں
لے آئیں تاکہ آپ اسے چیف کے نوٹس میں لاسکیں“...... عمران
نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔
”بتایا تو گیا تھا لیکن نئے لوگ ہیں شاید انہیں خیال نہیں رہا ہو
گا“...... اس بار سرسلطان نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔
”آپ اور آپ کی وزارت تو نئے لوگوں پر مشتمل نہیں ہے۔
آپ نے انہیں اس قانون پر عمل کرنے کے لئے کیوں سرکاری طور
پر پابند نہیں کیا جبکہ یہ ثقافت اور کلچر کی وزارت نہیں تھی۔ ایڈوانس
سائنس اینڈ ریسرچ کی وزارت تھی جس نے پاکیشیا کی سلامتی اور
تحفظ کے مہنگے پراجیکٹ پر عمل درآمد کرنا اور کرانا ہے“...... عمران کا
لہجہ مزید سخت ہو گیا۔
”مجھے اعتراف ہے کہ یہ میری کوتاہی ہے اور میں اس کے لئے
ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں“...... سرسلطان نے اس بار قدرے
غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیا آپ کو سزا ملنے سے پاکیشیا کے جو مفادات مجروح ہوئے
ہیں وہ درست ہو جائیں گے۔ یہ سزا دینے یا نہ دینے کا مسئلہ نہیں
ہے سرسلطان۔ پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کا مسئلہ ہے۔ اگر پاکیشیا
سیکرٹ سروس دن رات اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھے ملک کی سلامتی
اور تحفظ کے لئے جدوجہد کرتی رہتی ہے تو آپ جو کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں آپ کو بھی ان معاملات کا

چوکنا رہنا چاہئے۔ اب چیف کا پیغام سن لیں۔ اس کیس کی انکوائری
ملٹری انٹیلی جنس نے کی ہے۔ اس کی تفصیلی رپورٹ اور فائل آپ
چیف کے نمائندے کو اس کے فلیٹ پر بھجوا دیں گے اور چیف کا یہ
پیغام بھی سن لیں کہ اگر آپ نے استعفیٰ دیا یا استعفیٰ دینے کی دھمکی
دی تو اسے بھی پاکیشیا کے مفادات کے خلاف سمجھا جائے گا“۔
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے مزید
کوئی بات کہے بغیر رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ
دیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھا اور تیز تیز
قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
”کون ہے“...... عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔
”سلیمان ہوں صاحب“...... باہر سے سلیمان کی آواز سنائی دی
تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔
”السلام علیکم“...... سلیمان نے جو ہاتھ میں دو بڑے بڑے
شاپرز اٹھائے ہوئے تھا اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔
”وعلیکم السلام“...... عمران نے بڑے سرد سے لہجے میں کہا اور
دروازہ بند کر کے سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ سرسلطان کی وجہ
سے اس کا موڈ واقعی آف تھا۔ سلیمان کچن کی طرف بڑھ گیا۔
عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو وہ
اٹھ کر دانش منزل جائے یا پھر بلیک زیرو کو فون کرے لیکن اس سے
پہلے کہ وہ کوئی فیصلہ کرتا سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل

ہوا۔ اس نے پیالی میز پر رکھ دی اور ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"شکریہ سلیمان۔ لیکن کیوں کھڑے ہو"...... عمران نے چائے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"اس بار معاف کر دیں۔ آئندہ بڑی بیگم صاحبہ کے حکم کے باوجود نہیں جاؤں گا"...... سلیمان نے نظریں جھکاتے ہوئے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں تمہاری وجہ سے ڈس موڈ نہیں ہو رہا۔ سر سلطان کی وجہ سے میرا موڈ آف ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سر سلطان کی وجہ سے۔ کیا مطلب صاحب۔ سر سلطان تو آپ سے اپنے بچوں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے لیکن کبھی کبھی وہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ آدمی کا نہ چاہتے ہوئے بھی موڈ آف ہو جاتا ہے"...... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ کیا بات ہوئی ہے"...... سلیمان نے کہا تو عمران نے اسے پس منظر بتانے کے ساتھ ساتھ سر سلطان سے ہونے والی تمام بات بھی بتا دی۔

"میں اپنا ذاتی سامان باندھ لوں پھر آپ سے اجازت مانگوں گا۔ ہمیشہ کے لئے جانے کی"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ہمیشہ کے لئے جانے کی۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"۔ عمران نے چونک کر اور حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی سلیمان کی بات کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"صاحب۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ سر سلطان کس قدر محب الوطن ہیں اور وہ اس اہم ترین پوسٹ پر کس طرح دن رات کام کر کے پاکیشیا کے مفادات کی نگہبانی کر رہے ہیں اور پھر وہ آپ سے بڑے ہیں۔ آپ کے والد کے برابر ہیں۔ کیا ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اپنے عہدے کے زعم میں جسے چاہیں اور جس طرح چاہیں ذلیل کرتے رہیں۔ سر سلطان واقعی انتہائی مصروف ہو سکتے ہیں اور بہرحال ان کی مصروفیت ذاتی مفاد کے لئے نہیں ہو گی پاکیشیا کے مفاد کے لئے ہی ہو گی۔ اگر اس مصروفیت کی وجہ سے وہ آپ کا مذاق برداشت نہیں کر سکے اور انہوں نے آپ کو برا بھلا کہنے کی بجائے حالانکہ وہ آپ کے والد صاحب کے برابر ہیں وہ آپ کو ڈانٹ بھی سکتے ہیں اور آپ کو برا بھلا بھی کہہ سکتے ہیں لیکن انہوں نے آپ کو کچھ کہنے کی بجائے رسیور رکھ دیا تو آپ کا موڈ آف ہو گیا کہ آپ

چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہیں اس لئے پاکیشیا کے ہر آدمی کا یہ فرض منصبی ہے کہ وہ آپ کا مذاق سنتا رہے اور برداشت کرتا رہے اس لئے آپ نے انہیں ایسی باتیں سنا دیں کہ جن سے یقیناً ان کا دل بے حد دکھا ہو گا۔ مجھے افسوس ہے صاحب کہ میں آپ کے ساتھ مزید کام نہیں کر سکتا“...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران کا چہرہ یکلخت پتھرا سا گیا تھا۔ سلیمان نے جو کچھ کہا تھا اور جس انداز میں کہا تھا اس سے عمران کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔

”ایک منٹ سلیمان۔ پلیز“...... عمران نے یکلخت کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور سلیمان واپس مڑا تو اس کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں۔

”آئی ایم سوری سلیمان۔ تم عظیم ہو۔ تم نے میری آنکھیں کھول دیں ہیں۔ میں ابھی سر سلطان سے معافی مانگتا ہوں۔ واقعی مجھ سے نادانستگی میں بڑی حماقت ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے“...... عمران نے آگے بڑھ کر سلیمان کو بھینچ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

”صاحب۔ آپ سے محبت کرنے والوں کے دل بڑے نازک ہوتے ہیں۔ آپ خیال رکھا کریں“...... سلیمان نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں وعدہ کرتا ہوں سلیمان۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ مجھے

معاف کر دو۔ تم نے جو کچھ کہا ہے اس نے مجھے واقعی جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔ یہ عہدے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عزت ہوتی ہے۔ وہ جب چاہے دے دے اور جب چاہے چھین لے“...... عمران نے کہا اور سلیمان کو چھوڑ کر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

”میں دیکھتا ہوں صاحب“...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔ وہ سر سلطان کو فون کر رہا تھا تاکہ ان سے معافی مانگے اور ظاہر ہے اس میں کافی وقت لگ جانا تھا اس لئے اس نے پہلے آنے والے سے ملنے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے جانے کے بعد ہی اطمینان سے سر سلطان کو فون کرے گا۔

”بب۔ بب۔ بڑی بیگم سلام“...... اچانک اس کے کانوں میں سلیمان کی بوکھلائی ہوئی آواز پڑی تو عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

”وعلیکم السلام۔ تم آ گئے ہو۔ کہاں ہے عمران“...... اماں بی کی جلالی آواز سنائی دی۔ ان کا لہجہ ہی بتا رہا تھا کہ وہ بے حد غصے اور جلال میں ہیں اور ان کا اس طرح اچانک یہاں آنا ہی بتا رہا تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

”اماں بی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“...... عمران نے دوڑ کر سٹنگ روم سے باہر گیلری میں آتے ہوئے کہا۔

"تم نے بھائی صاحب کو دھمکیاں دی ہیں۔ تم نے بھائی صاحب کا دل دکھایا ہے۔ تم نے۔ کیوں"...... اماں بی نے یکلخت جھپٹ کر عمران کا کان پکڑتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی۔ میں تو مذاق کر رہا تھا اماں بی"...... عمران نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اماں بی اسے کان سے پکڑے واپس سٹنگ روم میں داخل ہو گئیں۔

"اچھا۔ تو تم اب بڑوں سے مذاق بھی کرنے لگ گئے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ بھائی صاحب عمر میں تمہارے باپ جتنے ہیں۔ پھر وہ تم سے کتنی محبت کرتے ہیں اور تمہاری یہ جرأت کہ تم ان سے مذاق کرو۔ ان کو دھمکیاں دو اور ان کا دل دکھاؤ۔ کیوں"...... اماں بی کا پارہ مذاق کا لفظ سن کر اور بھی چڑھ گیا تھا۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر جوتا اتارا اور دوسرے لمحے ان کے سامنے فرش پر اکڑوں بیٹھے عمران کے سر پر انہوں نے جوتے مارنے شروع کر دیئے۔ ایک ہاتھ سے انہوں نے عمران کا کان پکڑ رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ تڑاتڑ جوتے برسا رہی تھیں۔

"بولو۔ یہی تربیت دی تھی میں نے تمہیں۔ بولو۔ تمہاری جرأت کیسے ہوئی کہ تم اپنے سے بڑوں کے ساتھ مذاق کرو۔ اسی لئے میں دن رات تمہارے لئے دعائیں مانگتی رہتی ہوں کہ تم بڑوں سے اپنے باپ جتنوں سے، اپنے سے محبت کرنے والوں سے مذاق کرو۔ بولو۔ کہاں ہے وہ تمہارا مردود چیف۔ بولو۔ کہاں ہے جس

نے تمہیں بڑوں سے مذاق کرنے کی ہمت دلائی ہے۔ بلاؤ اسے یہاں یا مجھے لے چلو اس کے پاس تاکہ میں اس سے پوچھوں تو سہی کہ کیا اس کے ماں باپ نے اس کی یہی تربیت کی ہے۔ کہاں ہے وہ۔ بولو"...... اماں بی کے غصے کا پارہ مسلسل اوپر ہی اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"اماں بی۔ غلطی ہو گئی۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا اماں بی"۔ عمران نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ میں نے آپ کے آنے سے پہلے ہی صاحب کو سمجھا دیا تھا۔ وہ سر سلطان سے معافی مانگنے کے لئے فون کر رہے تھے کہ آپ تشریف لے آئیں"...... سلیمان نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے سمجھایا، اچھا کیا لیکن اس نے یہ جرأت ہی کیوں کی۔ مجھے بتاؤ۔ میں نے یہی سکھایا ہے اسے کہ یہ بڑوں سے مذاق کرے۔ بھائی جان نے مجھے فون کیا اور مجھے بتایا کہ عمران نے ان کے ساتھ اپنے چیف کے کہنے پر ایسی باتیں کی ہیں کہ ان کا دل بے حد دکھا ہے اور ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ کیا کریں۔ تو میں نے ان سے اس کی جگہ معافی مانگی۔ وہ میرے بھی بڑے بھائی ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ابھی جا کر اس عمران اور اس کے مردود چیف سے پوچھتی ہوں تو الٹا وہ مجھے منع کرتے رہے کہ عمران بیٹے کو کچھ نہ کہا جائے۔ اس قدر محبت کرتے ہیں وہ تم سے

اور تم ہو کہ ان کا دل دکھاتے ہو"...... اماں بی نے عمران کا کان چھوڑتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔ غلطی ہو گئی۔ پہلے سلیمان نے میری آنکھیں کھول دیں۔ میں جا کر سر سلطان سے دست بستہ معافی مانگوں گا"۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ سلیمان اس دوران تیزی سے واپس کچن میں گیا اور چند لمحوں بعد وہ دودھ سے بھرا گلاس لے کر واپس آ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بڑی بیگم صاحبہ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے دودھ کا گلاس جادو اثر رکھتا ہے۔

"یہ لیجئے بڑی بیگم صاحبہ۔ دودھ لیجئے۔ خالص دودھ ہے بڑی بیگم صاحبہ"...... سلیمان نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں دودھ کا گلاس اماں بی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ تمہیں جزا دے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری صحت اور زندگی میں برکت دے۔ تم اچھے اور نیک بچے ہو۔ اس کو بھی سمجھایا کرو اور ہاں۔ تم بتاؤ کہ کون ہے چیف۔ میرے ساتھ ابھی چلو اس کے پاس۔ میں پوچھتی ہوں اس سے کہ اس نے میرے بیٹے کو کیوں بگاڑا ہے کہ آج بڑوں کو اس سے شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ آج اس نے بھائی صاحب سے مذاق کیا، کل باپ سے مذاق کرے گا۔ اس نے تو میری ساری امیدیں خاک میں ملا دی ہیں۔ میں راتوں اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے کر کے اس کے حق میں دعائیں مانگتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک ہدایت دے۔ اس

سیدھے راستے پر رکھے اور آج مجھے ہی یہ سننا پڑا ہے کہ میرا بیٹا بڑوں کو دھمکیاں دیتا ہے۔ ان سے مذاق کرتا ہے۔ کاش۔ اس سے پہلے مجھے موت آ جاتی"...... اماں بی نے انتہائی رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معاف کر دیجئے اماں بی۔ آئندہ آپ کو شکایت نہ ہو گی"...... عمران نے اماں بی کے پیر پکڑتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ آپ بے فکر رہیں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"...... سلیمان نے بھی عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ کرے۔ ورنہ میں تو جیتے جی مر جاؤں گی"...... اماں بی نے کہا اور پھر انہوں نے گھونٹ گھونٹ دودھ پینا شروع کر دیا۔

"اٹھو اور میرے سامنے بھائی صاحب کو فون کر کے ان سے معافی مانگو اور میری بات کراؤ۔ میں بھی ان سے معافی مانگوں گی"...... اماں بی نے کہا تو عمران تیزی سے اٹھا اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے فون کے بعد ان کی طبیعت بے حد خراب ہو گئی تھی عمران صاحب۔ انہوں نے آپ کی والدہ صاحبہ کو فون کیا اور پھر

اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئے۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ وہ سپیشل سروسز ہسپتال میں ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر مزید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ سرسلطان اس کی باتوں کو اس حد تک محسوس کریں گے۔

”اماں بی۔ سرسلطان ہسپتال میں ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ وہاں جا کر میں ان سے معافی مانگتا ہوں“...... عمران نے کہا تو اماں بی بے اختیار چونک پڑیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ بھائی صاحب ہسپتال میں ہیں۔ اوہ۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ سلیمان۔ جاء نماز لے آؤ۔ جلدی کرو۔ اور تم نے دیکھا عمران۔ یہ ہوتی ہے محبت۔ تمہاری بات نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا ہے۔ یااللہ۔ بڑے بھائی پر رحم فرما۔ یااللہ۔ انہیں صحت بخش دے۔ یااللہ۔ ان کے حال پر رحم فرما“...... اماں بی نے وہیں صوفے پر بیٹھے بیٹھے دعائیں مانگنی شروع کر دیں۔ سلیمان دوڑ کر جاء نماز لے آیا اور اس نے جاء نماز قبلہ رخ بچھا دیا تو اماں بی صوفے سے اٹھیں اور جاء نماز پر بیٹھ کر سجدے میں گر گئیں۔ عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر شدید بوکھلاہٹ نمایاں تھی۔

”سپیشل سروسز ہسپتال“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کرائیں“۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اماں بی ویسے ہی سجدے میں پڑیں گڑگڑا کر اور انتہائی عاجزی سے سرسلطان کی صحت کے لئے دعائیں مانگ رہی تھیں۔ ان کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ گڑگڑانے کے ساتھ ساتھ رو بھی رہی ہیں۔

”ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں“...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان کی کیسی حالت ہے“۔ عمران نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے عمران صاحب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کو ہوش آیا ہے اور وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔ میں وہاں سے آ رہا ہوں“...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”یا اللہ تیرا شکر ہے۔ میں آ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب“...... عمران نے جلدی سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اماں بی۔ سرسلطان اب ٹھیک ہیں“...... عمران نے کہا تو اماں بی سجدے سے اٹھیں۔ ان کے گالوں پر آنسو بہہ رہے تھے۔

”یااللہ تیرا شکر ہے۔ یااللہ تیرا کرم بے پایاں ہے۔ یااللہ تو مجھ جیسے عاجزوں کی دعائیں قبول کر لیتا ہے۔ یااللہ تو واقعی رحیم و کریم

ہے“...... اماں بی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

”ہسپتال جا کر سر سلطان کے پیر پکڑ کر معافی مانگو اور میری ان سے بات کراؤ۔ چونکہ تمہارے ڈیڈی سے اجازت نہیں لی گئی اور و شہر سے باہر ہیں اس لئے میں ہسپتال نہیں جا سکتی“...... اماں ب نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”اچھا اماں بی“...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ اماں بی ک نیچے موجود کار میں بٹھا کر اور سلام کر کے اس وقت واپس مڑا جب کار آگے بڑھ گئی۔ پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر فلیٹ پر پہنچ گیا۔

”اللہ تعالیٰ نے کرم فرما دیا ہے صاحب ورنہ اگر سر سلطان صاحب کو کچھ ہو جاتا تو نجانے بڑی بیگم صاحبہ کی کیا حالت ہوتی“۔ سلیمان نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ میں اب وہاں ہسپتال جا رہا ہوں۔ اگر بلیک زیرو کا فون آئے تو اسے بتا دینا۔ باقی کسی کو نہ بتانا“...... عمران نے کہا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ناراک کے ایک ہوٹل میں لارا کرسی پر بیٹھی ٹی وی دیکھنے اور شراب پینے میں مصروف تھی۔ اسے پاکیشیا سے یہاں آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ پاکیشیا سے انتھونی کے ساتھ وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن پہنچی تھی اور پھر انتھونی یہاں سے علیحدہ ہو گیا تھا جبکہ لارا نے ایئر پورٹ سے باس کو فون کیا اور اس سے اجازت لی کہ وہ ولنگٹن کی بجائے ناراک میں رہنا چاہتی ہے کیونکہ یہ اس کا پسندیدہ شہر ہے تو باس نے اسے اجازت دے دی اور وہ وہیں سے ایک لوکل فلائٹ کے ذریعے یہاں ناراک میں آ گئی تھی۔

گو اس کا موڈ تو یہی تھا کہ وہ یہاں خوب دل بھر کر تفریح کرے گی لیکن یہاں پہنچنے کے بعد اسے محسوس ہوا تھا جیسے وہ کسی خوفزدہ چوہیا کی طرح کسی بل میں چھپی بیٹھی ہو۔ اس سوچ اور احساس نے اس کا سارا مزہ غارت کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ

جب سے یہاں آئی تھی کمرے سے باہر نہ نکلی تھی۔ اس نے کھانا
بھی کمرے میں ہی منگوا لیا تھا۔ البتہ چیف کو فون کر کے اس نے بتا
دیا تھا کہ وہ کس ہوٹل اور کس کمرے میں ہے۔

''یہ صورت حال کب تک رہے گی''...... اچانک لارا نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اسے اس بات کا جواب دینے
والا کوئی نہ تھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر
فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ لارا بول رہی ہوں''...... لارا نے کہا۔

''چیف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے چیف کی آواز
سنائی دی۔

''یس چیف''...... لارا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے پاکیشیا کے ڈاکٹر یونس کو کور کیا تھا یا انتھونی نے''۔
چیف نے پوچھا۔

''میں نے کیا تھا باس۔ البتہ اس کے احکامات انتھونی نے دیئے
تھے۔ کیوں باس۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... لارا نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''اس انتھونی نے انتہائی حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ اس نے ا
مشن کی فائل احکامات کے مطابق جلانے کی بجائے اسے ا
سیف میں رکھ دیا اور یہ فائل سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈن
کے ہاتھ لگ گئی اور جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق یہ فا

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران تک پہنچ گئی
ہے اور اب وہاں تمہاری اور انتھونی کی تلاش کے ساتھ ساتھ اس
ڈاکٹر یونس کی ہلاکت اور ان کے فارمولوں کے بارے میں پوچھ
گچھ ہو رہی ہے اور خاص طور پر گولڈن کراس کے بارے میں
بھی''...... چیف نے کہا۔

''میری تلاش کیوں ہو رہی ہے باس۔ میں تو کبھی انتھونی سے
وہاں نہیں ملی۔ اس سے میرا رابطہ صرف فون پر ہی ہوتا تھا۔ پہلی بار
میری ملاقات اس سے ایئر پورٹ پر ہوئی ہے''...... لارا نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں چونکہ چارٹرڈ طیارے پر اکٹھے ایکریمیا گئے تھے اور
انہوں نے انتھونی کے بارے میں ایئر پورٹ سے چیکنگ کی تو تم
بھی ساتھ ہی ان کی نظروں میں آ گئی ہو''...... باس نے جواب
دیا۔

''لیکن میرے بارے میں وہ کچھ بھی معلوم نہیں کر سکتے باس۔
کیونکہ ڈاکٹر یونس پر میں نے اس انداز میں جال ڈالا تھا کہ وہ یا تو
میرے فلیٹ میں خود آتا تھا یا مجھے اس وقت اپنی رہائش گاہ پر بلاتا
تھا جب وہ اکیلا ہوتا تھا۔ آخری روز بھی وہ وہاں اکیلا تھا جب میں
وہاں گئی اور چونکہ وہ میرے کہنے پر دونوں فارمولے لے آیا تھا
کیونکہ وہ مجھ پر پاگل ہو رہا تھا لیکن میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ
اس کی خواہش اس وقت پوری ہو سکتی ہے جب وہ ان فارمولوں کی

کاپی مجھے دے گا اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی تھی کہ کاپی میں خود کراؤں گی تاکہ میری تسلی ہو جائے۔ پہلے تو اس نے اس بارے میں میری بات نہ مانی لیکن جب میں نے اس پر اپنے مخصوص حربے استعمال کئے تو وہ مجبور ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اس کے بازو میں ناشاکی سے زہر آلود پن چبھو دی اور وہ ہلاک ہو گیا تو میں نے ان دونوں فارمولوں کی اپنے مخصوص کیمرے سے فلم بنائی اور پھر ہدایات کے مطابق دونوں فارمولوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اس کے بعد میں خاموشی سے واپس آ گئی۔ نہ مجھے کسی نے جاتے دیکھا اور نہ ہی آتے دیکھا۔ اس زہر کی وجہ سے اسے ہارٹ اٹیک کا کیس سمجھا گیا اور مزید کنفرمیشن اس لئے ہو گئی کہ پن چبھوتے ہی اس کی حالت بگڑنے لگی تو اس نے خود ہی ڈاکٹر کو فون کر دیا لیکن پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں نے اس ڈاکٹر کے آنے سے پہلے اپنا کام مکمل کیا اور عقبی گلی سے نکل گئی۔ میرے خلاف تو وہ سوچ بھی نہیں سکتے“...... لارا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے یہ ساری تفصیل تمہاری رپورٹ پڑھ کر پہلے سے علم ہے لیکن چونکہ اب تم سامنے آ ہی گئی ہو تو اب یہی ہو سکتا ہے کہ تم آئندہ واپس پاکیشیا نہیں جاؤ گی“...... باس نے کہا۔

”وہ کیوں باس“...... لارا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ تم گولڈن کراس کی ایجنٹ ہو اور گولڈن کراس کی تنظیم سامنے نہیں آنا چاہتی۔ انتھونی کو ہلاک کر دیا گیا ہے کیونکہ

صرف وہی جانتا تھا کہ تم گولڈن کراس کی ایجنٹ ہو اور اس نے فائل کو نہ جلا کر حکم کی خلاف ورزی کی تھی اس لئے اسے موت کی سزا دے دی گئی“...... باس نے کہا۔

”اوہ باس۔ کیا یہ لوگ اس قدر خطرناک ہیں“...... لارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ تمہیں بھی انتھونی کے ساتھ ہی ہلاک کیا جا سکتا تھا لیکن تمہاری کارکردگی اور ذہانت نے گولڈن کراس کے سپر چیف کو تمہارے بارے میں مختلف فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ البتہ اب تم مستقل طور پر اپنا چہرہ اور ہیئر سٹائل وغیرہ تبدیل کر لو گی۔ تمہارا نام بھی نیا ہو گا اور کاغذات بھی نئے ہوں گے۔ تمہارے چہرے کی باقاعدہ سرجری کی جائے گی تاکہ تمہارا چہرہ مستقل طور پر تبدیل کر دیا جائے۔ اس کے لئے تم تیار رہنا۔ ایک گھنٹے بعد ایک آدمی جیکب تمہارے پاس آئے گا اور یہ سارے کام کرے گا۔ اپنی زندگی بچ جانے پر شکر ادا کرو“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا لیکن موت اور انتھونی کے ہلاک کر دینے کی بات سن کر اس کے چہرے پر ہلکا سا پسینہ آ گیا تھا۔

”حیرت ہے کہ چیف اور سپر چیف سب ان لوگوں سے اس قدر خوفزدہ ہیں“...... لارا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک گھنٹے

بعد جیکب آ گیا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک
بڑا سا بیگ تھا۔

''میڈم۔ میں نے آپ کا چہرہ بدلنا ہے۔ آپ کس قسم کا چہ
پسند کریں گی''...... جیکب نے بیگ کی سائیڈ سے ایک البم نکال کر
لارا کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ لارا نے اس البم کو کھولا تو اس
میں لڑکیوں کے مختلف چہروں کی تصاویر تھیں اور پھر ایک تصویر د
کر وہ رک گئی کیونکہ یہ چہرہ واقعی اس کا آئیڈیل چہرہ تھا۔

''کیا تم میک اپ کرو گے''...... لارا نے جیکب سے پوچھا۔

''میڈم۔ یہ مخصوص ٹائپ کا میک اپ ہے جس میں سرجری بھ
شامل ہے۔ آپ کو تکلیف نہیں ہو گی لیکن کم از کم دو گھنٹوں تک
آپ اس کمرے سے باہر نہ جا سکیں گی۔ اس کے بعد چاہے آپ
کے چہرے کو کسی بھی میک اپ واشر سے چیک کیا جائے وہ اصل
ہی رہے گا''...... جیکب نے بدستور مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوکے۔ تو پھر یہ چہرہ بنا دو۔ کیا بن جائے گا یہ''...... لارا
اس تصویر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ آپ کا چہرہ دیکھنے کے بعد ہی میں نے یہ
آپ کو دکھائی ہے۔ اس البم میں جتنے چہرے ہیں وہ آپ
بنائے جا سکتے ہیں۔ اگر آپ کے خدوخال اس سے مختلف ہو
میں دوسری ٹائپ کی البم آپ کو دکھاتا''...... جیکب نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم تو واقعی اس معاملے میں ماہر ہو۔ کیا فلم انڈ

میں کام کرتے رہے ہو''...... لارا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''نہیں میڈم۔ میرا اپنا کلینک ہے۔ بے شمار خواتین بھاری
فیسیں دے کر اپنے خدوخال مجھ سے ٹھیک کراتی ہیں''...... جیکب
نے جواب دیا تو لارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جیکب نے
اسے کرسی پر بٹھا کر اپنا بیگ کھولا اور پھر وہ اپنے کام میں مصروف
ہو گیا۔ لارا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ جیکب نے اس کے چہرے کی
کھال میں مخصوص انجکشن لگائے تھے اس لئے اسے کسی قسم کی کوئی
تکلیف نہ ہو رہی تھی۔ جیکب تقریباً دو گھنٹوں تک کام کرتا رہا اور
لارا کا چہرہ پٹیوں سے ڈھک سا گیا۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں ہی
صرف پٹیوں سے باہر تھیں۔

''اوکے میڈم۔ آپ نے جو چہرہ پسند کیا تھا اب آپ اس
چہرے کی مالک ہیں۔ البتہ آپ نے دو گھنٹوں تک کمرے سے باہر
نہیں جانا۔ دو گھنٹوں بعد آپ پٹیاں اتار دیں گی اور چہرے کو واش
کر لیں گی اور بس''...... جیکب نے کہا تو لارا نے اثبات میں سر
ہلایا کیونکہ اس کے منہ اور ناک پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں لیکن
اس انداز میں بندھی ہوئی تھیں کہ وہ سانس لے سکتی تھی۔ جیکب
نے اپنا سامان سمیٹا اور پھر خاموشی سے دروازہ کھول کر کمرے سے
باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد لارا کرسی سے اٹھی اور اس نے
دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ پھر اس نے اسی طرح خاموش
بیٹھے بیٹھے دو گھنٹے گزار دیئے۔ دو گھنٹے بعد اس نے واش روم میں جا

کر جب پٹیاں اتاریں اور چہرے کو واش کیا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ واقعی مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ جیکب واقعی اپنے فن میں ماہر تھا۔

"حیرت انگیز۔ ایسی تبدیلی"...... لارا نے کہا اور پھر واش روم سے باہر آئی تو اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"...... لارا نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا۔

"جیکب ہوں میڈم"...... باہر سے جیکب کی آواز سنائی دی تو لارا نے دروازہ کھول دیا اور جیکب اندر داخل ہوا۔ اب اس کے ہاتھ میں پہلے سے مختلف بیگ تھا۔

"آپ نے دیکھا ہے اپنا چہرہ میڈم"...... جیکب نے غور سے لارا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے تو کمال کر دیا ہے۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے"...... لارا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ کا شکریہ میڈم۔ ویسے آپ میری واپسی پر حیران ہوں گی۔ میں اسی لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی اس نئے چہرے کی تصویر لے جاؤں تاکہ آپ کے نئے کاغذات تیار ہو سکیں۔ آپ اپنا کیا نام پسند کریں گی"...... جیکب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کا کیمرہ نکال لیا۔

"اگر نام بدلنا ضروری ہے تو پھر میرا نیا نام کارلا ہو گا۔ یہ میری بہن کا نام تھا جو روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی تھی اور ہماری آپس میں بے حد دوستی تھی"...... لارا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ کرسی پر بیٹھ جائیں تاکہ میں آپ کی تصویر بنا سکوں"...... جیکب نے کہا تو لارا کرسی پر بیٹھ گئی اور جیکب نے کیمرے سے اس کی مختلف انداز میں تصاویر بنانا شروع کر دیں۔

"اوکے میڈم۔ اب سے دو گھنٹے بعد آپ کو نئے کاغذات مل جائیں گے۔ سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے لیکن چونکہ کمرہ آپ کے سابقہ نام سے بک ہے اس لئے یہ پیکٹ بھی آپ کے سابقہ نام پر ہی آئے گا"...... جیکب نے کیمرہ واپس بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... لارا نے کہا تو جیکب اسے سلام کر کے واپس چلا گیا۔ لارا نے دروازہ بند کیا اور پھر کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ اٹھی اور دوبارہ واش روم میں چلی گئی۔ وہ بار بار اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ اسے اب یہ چہرہ اجنبی سا محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

"اب یہ مستقل میرا چہرہ ہے۔ بہرحال پہلے سے تو بہتر ہے"۔ تھوڑی دیر بعد لارا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر واش روم سے نکل کر واپس آ کر اس نے ٹی وی آن کر دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد ایک بار پھر دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو اس نے ٹی وی آف کیا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ

گئی۔

''کون ہے''...... لارا نے پوچھا۔

''سپیشل کوریئر سروس میڈم''...... باہر سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی تو لارا نے دروازہ کھول دیا۔ باہر یونیفارم میں ملبوس ایک آدمی موجود تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔ اس نے پیکٹ لارا کی طرف بڑھا دیا۔

''اس پر دستخط کر دیں''...... اس آدمی نے کہا اور ساتھ ہی بال پوائنٹ بھی لارا کی طرف بڑھا دیا۔ لارا نے اس پر دستخط کر کے رسید بک واپس کر دی۔

''تھینک یو میڈم''...... اس آدمی نے بال پوائنٹ واپس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سلام کر کے واپس چلا گیا تو لارا نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ کر اس نے پیکٹ کھولا۔ پیکٹ میں اس کی نئی تصویروں پر مبنی کاغذات تھے۔ اس کا نام کارلا درج تھا اور کاغذات کی رو سے وہ ایکریمیا کی شہری تھی اور ایکریمیا کی ریاست ہاموز کی ایک یونیورسٹی میں پڑھاتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی ادارے کی طرف سے ایک تصدیق شدہ سیاحتی کارڈ تھا۔ وہ کافی دیر تک ان کاغذات کو غور سے دیکھتی رہی۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے انہیں میز پر رکھ دیا۔

''یہ واقعی میرا نیا جنم ہے''...... لارا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ہاتھ بڑھایا

اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اس نے نام لینے کی بجائے صرف یس کہنے پر ہی اکتفاء کیا تھا۔

''چیف بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ میں کارلا بول رہی ہوں''...... لارا نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ تم نے یہ نام لے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی ذہین ہو۔ اب تم یہ ہوٹل چھوڑ دو۔ تمہاری رہائش کا انتظام پلازہ میں مستقل طور پر کر دیا گیا ہے''...... چیف نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

عمران نے کار سپیشل سروسز ہسپتال کی پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندرونی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"سرسلطان کہاں ہیں"...... عمران نے راہداری سے گزرنے والے ایک نوجوان ڈاکٹر سے پوچھا۔

"وہ وی آئی پی روم میں ہیں"...... اس ڈاکٹر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ وی آئی پی روم میں داخلہ سوائے ڈاکٹر صدیقی کے ساتھ جانے یا ان کی طرف سے تحریری اجازت نامے کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ چاہے آنے والا ملک کا صدر ہی کیوں نہ ہو اس لئے وہ سیدھا اس راہداری کی طرف مڑ گیا جس کے آخر میں ڈاکٹر صدیقی کا آفس تھا۔ آفس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ اندر داخل ہوا تو ڈاکٹر صدیقی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے کسی

فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ انہوں نے فائل بند کی اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آیئے تشریف رکھیئے"۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بڑے پرجوش انداز میں عمران سے مصافحہ کیا۔

"سرسلطان کو کیا ہوا تھا کہ وہ آفس میں ہی بے ہوش ہو گئے تھے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں اچانک کوئی شدید جذباتی صدمہ پہنچا ہے۔ بہرحال اب وہ ٹھیک ہیں۔ البتہ میں نے ان سے درخواست کی ہے کہ وہ دو تین روز تک یہاں آرام کریں لیکن ان کی مصروفیات اتنی ہیں کہ بڑی مشکل سے انہوں نے چار گھنٹوں کے لئے میری بات مانی ہے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دے دیا ہے کہ ان کی بیماری کے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دی جائے"...... ڈاکٹر صدیقی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی انہوں نے گھنٹی بجا دی۔

"چائے رہنے دیں۔ میں نے اکیلے میں سرسلطان سے ملنا ہے"...... عمران نے انہیں گھنٹی بجاتے دیکھ کر ان کا مقصد سمجھتے

ہوئے کہا۔

"چائے تو پی لیں۔ پھر مل لینا"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

"میں سر سلطان سے زیادہ مصروف ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار ہنس پڑے۔ انہوں نے اندر آنے والے چپڑاسی کو واپس جانے کا اشارہ کر دیا۔

"اکیلے ملنے کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ میں سمجھا نہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے چپڑاسی کے باہر جانے کے بعد عمران سے پوچھا۔

"ان سے مار کھانی ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ سارا ہسپتال مجھے مار کھاتا دیکھ کر عبرت پکڑے۔ شاید ان میں سے بھی کسی کا مار کھانے کا نمبر آ جائے ورنہ اگر انہوں نے عبرت پکڑ لی تو پھر مار سے بچ جائیں گے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو ڈاکٹر صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نہیں بتانا چاہتے تو ایسے ہی سہی۔ میں آپ کو لئے چلتا ہوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا ڈاکٹر صاحب۔ سر سلطان کی وجہ سے میں اماں بی سے واقعی تڑاتڑ جوتیاں کھا کر آیا ہوں کہ ابھی تک سر میں دھماکے ہو رہے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر صدیقی اس طرح عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو اور شاید ان کے لئے یہ نئی بات تھی۔ ویسے وہ

عمران کو بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ عمران بڑوں بڑوں کو انگلیوں پر نچاتا رہتا ہے۔

"کیا واقعی۔ مگر کیوں"...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے انہیں مختصر طور پر سر سلطان سے ہونے والی گفتگو، پھر سلیمان کی بات اور پھر اماں بی کی اچانک آمد تک ساری بات بتا دی۔

"آپ واقعی عظیم ماں کے عظیم بیٹے ہیں عمران صاحب"۔ ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی متاثر لہجے میں کہا۔

"ارے۔ میں کہاں سے عظیم بن گیا۔ جہاں تک ماں کا تعلق ہے تو ہر ماں عظیم ہوتی ہے ڈاکٹر صاحب۔ کوئی ماں برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ اس کی اولاد غلط راستوں پر چل پڑے یا بزرگوں کا احترام کرنا چھوڑ دے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر صدیقی نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب وی آئی پی روم کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"تو اب آپ سر سلطان کو منانے جا رہے ہیں"...... ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسے وہ تھوڑی مانیں گے۔ بزرگ ہیں اور آج کل کے بزرگ بگڑ جائیں تو پھر بس بگڑ جائیں۔ پرانے دور کے معصوم اور سادہ لوح بزرگ تو اب نظر ہی نہیں آتے جو ذرا سے بہلاوے سے ہی مان جاتے تھے۔ اسی لئے تو اماں بی نے حکم دیا ہے کہ میں ان کے پیر پکڑ کر انہیں مناؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو

ڈاکٹر صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑے۔ وی آئی پی روم کا دروازہ بن
تھا اور باہر دو سیکورٹی گارڈ بھی موجود تھے۔ یہ سیکورٹی گارڈ ہسپتال
کے ملازم تھے۔ ڈاکٹر صدیقی نے دروازہ کھولا اور اندر داخل
ہوئے۔ ان کے پیچھے عمران اندر داخل ہوا تو سرسلطان جو بیڈ پ
لیٹے ہوئے تھے اور ان کے اوپر سینے تک کمبل تھا انہوں نے چونک
کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ڈاکٹر صدیقی کے پیچھے آ
والے عمران کو دیکھ کر انہوں نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا
ڈاکٹر صدیقی نے عمران کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ مڑ
دروازے سے باہر چلے گئے۔ دروازہ بند ہوتے ہی عمران آ
بڑھا اور اس نے سرسلطان کی پنڈلیوں پر ہاتھ کر انہیں دبانا شرو
کر دیا تو سرسلطان بے اختیار بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف سید
ہوئے بلکہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔

''ارے۔ ارے۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا
دیا تھا۔ یہ کیا کر رہے ہو''...... سرسلطان نے بوکھلائے ہوئے
میں کہا۔ ان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس طرح ان
پنڈلیاں دبانا شروع کر دے گا۔

''مجھے معاف کر دیجئے سرسلطان۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کا وا
مجھے معاف کر دیجئے۔ میرا مقصد آپ کی توہین کرنا یا مذاق اڑا
تھا''...... عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ ہٹ جاؤ۔ میں نے معاف کیا۔ میرے

نے معاف کیا۔ یہ کیا کر رہے ہو''...... سرسلطان نے انتہائی
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے عمران
کو پکڑ کر اپنے سینے سے بھینچ لیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے
ہچکیاں لے لے کر رونا شروع کر دیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو
بارش کی طرح برسنے لگ گئے تھے۔ ان کا جسم کانپ رہا تھا۔

''میں نے معاف کیا۔ میں نے معاف کیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں
عزت دے۔ کامیابیاں دے۔ نجانے کیوں میرا دل دکھ گیا تھا۔
میں نے معاف کیا''...... سرسلطان نے روتے ہوئے کہا۔ عمران
خاموش رہا۔ اسے معلوم تھا کہ رونے سے سرسلطان کے دل کا غبار
نکل جائے گا اور وہ ہلکے پھلکے ہو جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد جب
سرسلطان نارمل ہو گئے تو عمران ان سے علیحدہ ہوا اور پھر ایک
طرف پڑی کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔

''آپ لیٹ جائیں۔ آرام کریں۔ آپ کی مہربانی کہ آپ
نے مجھے معاف کر دیا ورنہ اماں بی واقعی میرا سر توڑ دیتیں''۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب لیٹنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے
میں ہلکا پھلکا ہو گیا ہوں۔ تمہیں بھابھی نے فون کر کے بتایا
تھا''...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فون سن کر وہ سیدھی میرے فلیٹ پر پہنچیں اور پھر میرے سر
پر انتہائی بھاری جوتی آپ کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں

سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے تڑتڑ پڑنے لگیں۔ سلیمان نے بڑی مشکل سے دودھ کا گلاس دے کر ان کا غصہ کچھ ٹھنڈا کیا۔ پھر انہوں نے حکم دیا کہ میں ان کے سامنے فون کر کے آپ سے معافی مانگوں لیکن جب میں نے فون کیا تو پتہ چلا کہ آپ کو ہسپتال لے جایا گیا ہے تو اماں بی تڑپ اٹھیں۔ انہوں نے جاء نماز منگوایا اور سجدے میں گر کر گڑگڑا کر آپ کی صحت یابی کی دعائیں مانگتی رہیں۔ پھر میں نے ہسپتال فون کیا تو ڈاکٹر صدیقی نے بتایا کہ آپ ہوش میں آ گئے ہیں تو اماں بی نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ وہ خود بھی یہاں آ کر آپ کا پوچھتیں لیکن ڈیڈی شہر سے باہر تھے اور اماں بی ڈیڈی کی اجازت کے بغیر ہمسائے کے گھر بھی نہیں جاتیں اس لئے وہ یہاں نہ آ سکیں۔ البتہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے پیر پکڑ کر آپ سے معافی مانگوں اس لئے میں حاضر ہو ہوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بھابھی واقعی عظیم خاتون ہیں۔ تم نے جس انداز میں بات کی تھی نجانے کیا ہوا کہ میرا دل یکلخت گھٹ سا گیا۔ مجھے تمہارے انداز سے اس قدر صدمہ پہنچا کہ میری سمجھ میں ہی نہ آ رہا تھا کہ میں کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ میں نے نجانے کس جھونک میں بھابھی کو فون کر کے انہیں بتا دیا۔ نجانے میں ان سے کیا کیا کہہ رہا۔ مجھے بس اتنا یاد ہے کہ انہوں نے تمہاری بجائے خود مجھ سے معافی مانگی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ سر عبدالرحمٰن باہر گئے ہوئے ہیں

اس لئے بس جھونک میں بھابھی کو فون کر دیا۔ پھر میں نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک میری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا اور پھر مجھے یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔ میں نے بھابھی کا دل بھی دکھایا ہے۔ نجانے میں نے ان سے کیا کیا کہا۔ انہیں میں نے خواہ مخواہ پریشان کر دیا"۔ سرسلطان نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"آپ سے نجانے لوگ اتنی محبت کیوں کرتے ہیں۔ اماں بی کے آنے سے پہلے سلیمان مجھے ڈانٹ چکا تھا۔ وہ ابھی گاؤں سے واپس آیا اور مجھے سنجیدہ دیکھ کر اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے تو میں نے اسے اپنا ہمدرد سمجھ کر ساری بات بتا دی تو اس کو مجھ پر اتنا غصہ آیا کہ اس نے فوراً ہی فلیٹ میں رہنے اور میرا کام کرنے سے صاف انکار کر دیا اور سامان باندھ کر مستقل گاؤں جانے لگا کہ اماں بی کے آنے کی وجہ سے معاملات دوسرا رخ اختیار کر گئے۔ ویسے آپ نے شاید انہیں بتایا تھا کہ میں نے اپنے چیف کے کہنے پر آپ سے ایسی بات کی ہے اور اماں بی کو اس چیف پر بے پناہ غصہ تھا۔ انہوں نے دو بار اسے مردود بھی کہہ دیا جس کی وجہ سے ان کے خیال کے مطابق میں بگڑ گیا ہوں۔ اگر میں انہیں بتا دیتا کہ چیف طاہر ہے تو پھر طاہر کی خیر نہیں تھی اور اب بھی جب میں طاہر کو بتاؤں گا تو مجھے یقین ہے کہ وہ بھی مجھ پر آنکھیں نکالے گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے عمران بیٹے کہ میرے بارے میں لوگ
ایسے جذبات رکھتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں اور
ان سب کا بے حد ممنون ہوں۔ بہرحال اب میں تم سے معافی مانگ
ہوں کہ میری وجہ سے تمہیں اس قدر پریشانی اٹھانا پڑی"۔ سرسلطان
نے کہا۔

"ابھی آنٹی کو اطلاع نہیں ملی ورنہ آنٹی نے میرا وہ حشر کرنا
کہ خدا کی پناہ۔ ان کے تو سہاگ کا مسئلہ تھا"...... عمران نے کہا
سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ کسی کو نہیں بخشتے"...... سرسلطان نے
ہوئے کہا۔

"اب آپ آرام کریں۔ میں اماں بی کو فون کر کے بتا دوں
آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے تاکہ ان کی تسلی ہو جائے ورنہ
واقعی پریشان ہو رہی ہوں گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب آرام کی ضرورت نہیں۔ تم ڈاکٹر صدیقی کو بھیج دو
میں لباس تبدیل کر کے واپس جا سکوں اور ہاں۔ اس ڈاکٹر یو
کیا واقعی ہلاک کیا گیا ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"ہاں۔ شواہد تو ایسے ہی بتاتے ہیں۔ بہرحال آپ پریشا
ہوں۔ میں خود ہی سب کچھ کر لوں گا اور بلیک زیرو اب
ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز سے فائل لے لے گا۔
آرام کریں"...... عمران نے کہا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور

قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے ڈاکٹر صدیقی کو
سرسلطان کے پاس بھجوایا اور پھر خود ہسپتال سے باہر آ گیا۔ چند
لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی
جا رہی تھی۔ دانش منزل پہنچ کر عمران نے کار مخصوص جگہ پر روکی اور
پھر نیچے اتر کر آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ جیسے ہی
آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً
اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"گراہم کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ ان دونوں میں سے تو لڑکی لوکل
فلائٹ سے ناراک چلی گئی جبکہ وہ آدمی انتھونی ولنگٹن میں ہی ڈراپ
ہو گیا لیکن اب ولنگٹن یا ناراک میں کسی کلیو کے بغیر تو ان دونوں کو
ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ میں نے اسے ویسے کہہ دیا تھا کہ ان
کے حلیئے بتا کر وہ وہاں کسی مخبری کرنے والے ادارے کے ذریعے
معلومات حاصل کرے"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا
تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھا ہوا
ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن
کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کا
دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر
آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ تم نے کال ہی نہیں کی۔ اوور"...... عمر
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کے فلیٹ فون کیا تھا لیکن سلیمان نے بتایا
آپ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ جس آدمی سے میں نے معلوما
حاصل کی تھیں اسے اس سٹور میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا
اور انتھونی اور اس کے ساتھ ایک لڑکی لارا بھی ایکریمیا چلی
ہے۔ لارا کے بارے میں اب تک صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ
کا تعلق انتہائی حساس اسلحہ کو ڈیل کرنے والی ایک بین الاقوامی
ریڈ مارک سے ہے۔ اس ریڈ مارک کا چیف ایک آدمی جانسن
جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتا تھا لیکن وہ اپنا بزنس کلو
کے مستقل ایکریمیا چلا گیا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل ب
ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں تک فوری یہ بات پہنچ گ
تم حرکت میں ہو اور تمہارے ساتھ انہوں نے میرا رابطہ ج
فوری کارروائی کر ڈالی۔ اس آدمی کو ہلاک کر دیا گیا۔ انتھونی او
کو فوری چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا سے نکال دیا گیا اور اس

نے شاید پہلے سے ہی ایسا سیٹ اپ کر رکھا تھا کہ وہ فوری طور پر
نکل جائے اور کہا یہ جائے کہ وہ سب کچھ فروخت کر کے نکل گیا
ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ یہ آدمی جس نے مجھ سے بھاری رقم
لے کر بتایا تھا اس کا نام اسکاٹ تھا۔ اس نے خود ہی انہیں اطلاع
دے دی ورنہ اس کے علاوہ اور کوئی اس بات سے واقف ہی نہ
تھا۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تم نے اس لارا کی رہائش گاہ
ٹریس کی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ وہ لکی پلازہ کے ایک فلیٹ میں رہتی تھی۔ اوور"۔
ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کی بھرپور انداز میں تلاشی لو۔ میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر یونس
کی ہلاکت میں یہ لڑکی ملوث ہو گی اس لئے اسے فوری طور پر
یہاں سے نکالا گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس قدر جلد ہو سکے اس بارے میں مجھے رپورٹ دو۔ اوور
اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شہباز سے ڈاکٹر
یونس کی ہلاکت کی انکوائری رپورٹ تو منگوا لیں۔ شاید اس سے کوئی
کلیو مل جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

”اسی رپورٹ کے چکر میں تو جوتیاں کھانی پڑی ہیں اور ہسپتال جا کر سر سلطان کو منانا پڑا ہے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا مطلب“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ سر سلطان ہسپتال پہنچ گئے۔ ویسے عمران صاحب۔ یہ لوگ واقعی آپ سے بے حد محبت کرتے ہیں اور اسی محبت کی وجہ سے آپ کی معمولی سی بات بھ انہیں تیر کی طرح لگتی ہے۔ آپ احتیاط کیا کیجئے“...... بلیک زیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب کانوں کو ہاتھ لگا لیا ہے۔ ویسے تم نے جو کچھ کہا ہے ا پر مجھے ایک تمثیل کہانی یاد آ گئی ہے کہ ایک شخص کو اس کے دشم پتھر مار رہے تھے لیکن وہ مسکرا رہا تھا لیکن جب اس کے ای دوست نے اسے پھول مارا تو وہ تکلیف سے چیخ پڑا کیونکہ دوس کی طرف سے آنے والا پھول دشمن کے پتھر سے بھی زیادہ تکلی پہنچاتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک ز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آپ نے اپنی اماں بی کو سر سلطان کے بارے میں بتا دیا کہ آپ نے انہیں منا لیا ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ارے۔ اوہ۔ وہ تو میں بھول ہی گیا تھا۔ ویسے انہیں

کے بارے میں پریشانی ہے“...... عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر اچھل پڑا۔

”چیف کے بارے میں۔ کیا مطلب“...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سر سلطان نے غصے کی شدت سے جب انہیں فون کیا تو انہیں بھی بتایا کہ چیف کے کہنے پر عمران نے ان سے ایسی باتیں کی ہیں اور اماں بی کو غصہ چیف پر تھا۔ وہ مجھے جوتیاں بھی مار رہی تھیں اور ساتھ ساتھ اس مردود چیف کے بارے میں پوچھ رہی تھیں جس نے مجھے خراب کر دیا ہے۔ اس وقت تو میں نے نہیں بتایا لیکن اب بتا دیتا ہوں کہ چیف طاہر ہے جسے وہ بڑا اچھا اور نیک بچہ سمجھتی ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”اور جب میں نے انہیں بتایا کہ اصل چیف آپ ہیں اور آپ نے ڈرامہ کر رکھا ہے تو پھر“...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ڈرامہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ نوٹنکی“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”نوٹنکی کیا ہوتا ہے عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

”پرانے دور میں تھیٹر کو نوٹنکی کہا جاتا تھا اور چونکہ اس دور میں

عورتیں گھروں سے باہر نہ نکلتی تھیں اس لئے مرد ہی عورتوں کا روپ دھار کر نوٹنکی میں کام کرتے تھے اور تم نے جیسے ہی ڈرامے کا نام لیا اماں بی کو جلال آ جاتا ہے کہ اب میں نوٹنکی کرنے لگ گیا ہوں اور پھر معافی کا معاملہ حتمی طور پر ختم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چچا قائم دین۔ کیا حال ہیں آپ کے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکرتے ہوئے کہا۔

"اوہ چھوٹے صاحب آپ۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اس نے بہت دیا ہے"...... ملازم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اماں بی سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا چھوٹے صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہونہہ"...... اماں بی کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اماں بی۔ میں نے ہسپتال جا کر سرسلطان کے پیر پکڑ کر انہیں منا لیا ہے۔ وہ مجھے سینے سے لگائے کافی دیر تک روتے رہے۔ وہ آپ کا بھی شکریہ ادا کر رہے تھے اور شرمندہ تھے کہ نجانے غصے کی حالت میں وہ آپ سے کیا کچھ کہتے رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ ان کی زندگی دراز کرے۔ انہوں نے مہربانی کی ہے کہ تم جیسے نادان کو معاف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا دے گا۔ ویسے بیٹا۔ خیال رکھا کرو۔ ہم لوگ تو بجھتے ہوئے دیئے ہیں۔ کوشش کیا کرو کہ تمہاری کسی حرکت کی وجہ سے کوئی دیا نہ بجھ جائے۔ باقی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہ تو ہونا ہی ہے"...... اماں بی نے اس بار نرم اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔ سرسلطان کی طرف سے معافی کا سن کر ان کا لہجہ یکسر بدل گیا تھا۔

"میں آئندہ خیال رکھوں گا اماں بی"...... عمران نے کہا اور اماں بی نے اپنے مخصوص انداز میں دعائیں دے کر اور پھر اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر کی کال ہو گی کیونکہ اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے اس لارا کے فلیٹ کی تفصیلی تلاشی لی ہے۔ وہاں سے صرف ایک کارڈ ملا ہے جس پر سنہرے رنگ کا کراس بنا ہوا ہے۔ اس کے نیچے کسی نامعلوم زبان میں الفاظ لکھے ہوئے ہیں

اور کوئی چیز نہیں ملی۔ اوور''...... ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
''اس کی کوئی پرسنل ڈائری۔ کوئی فائل یا اس کے کسی ملنے والے کا کوئی خط۔ اوور''...... عمران نے کہا۔
''نہیں باس۔ میں نے یہ چیزیں تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن سوائے اس کارڈ کے اور کچھ نہیں ملا۔ یہ کارڈ بھی میز کی دراز کی سائیڈ پر موجود درز میں پھنسا ہوا تھا۔ اچانک مجھے اس کا کونہ نظر آ گیا ورنہ شاید میں بھی اسے نظرانداز کر دیتا۔ اوور''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''اس کا فون چیک کیا ہے۔ اس میں میموری تو نہیں ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔
''میں نے چیک کیا ہے باس۔ عام سا فون ہے۔ اوور''۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔
''اوکے۔ یہ کارڈ فلیٹ پر سلیمان کو پہنچا دو۔ میں جب فلیٹ پر جاؤں گا تو چیک کرلوں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔
''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
''سلیمان بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔
''علی عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ ابھی ٹائیگر ایک کارڈ تمہیں

دے جائے گا۔ تم نے یہ کارڈ دانش منزل پہنچانا ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔
''جی اچھا۔ سر سلطان کا کیا ہوا صاحب''...... سلیمان نے قدرے بے تابانہ لہجے میں پوچھا۔
''وہ اب ٹھیک ہیں۔ میں نے ان کے پیر پکڑ کر ان سے معافی مانگی تھی۔ وہ بڑے دل کے مالک ہیں اس لئے انہوں نے مجھے معاف کر دیا ہے''...... عمران نے کہا۔
''وہ واقعی بڑے دل کے مالک ہیں''...... سلیمان نے کہا۔
''تم بھی بڑے دل کے مالک ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم بھی اپنے تمام بقایاجات معاف کر دو گے''...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔
''بقایاجات کی فہرست میرے دل سے کہیں بڑی ہے اس لئے مجبوری ہے''...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اسے کارڈ فوری پہنچانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد آپریشن روم میں تیز سیٹی بج اٹھی تو وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ اس سیٹی کا مطلب تھا کہ باہر مخصوص خانے میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے۔ چند لمحوں بعد جب سیٹی کی آواز بند ہوئی تو بلیک زیرو نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے پیکٹ اٹھا کر اسے

کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سفید رنگ کا کارڈ نکال کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''میں لائبریری میں اس کارڈ کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو چیک کر لوں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لائبریری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا تو اس دوران بلیک زیرو کچن سے چائے بنا کر لے آیا تھا۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ معلوم ہوا ہے کچھ''...... بلیک زیرو نے چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ان الفاظ کا مطلب ہے سونے کا جزیرہ''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''سونے کا جزیرہ۔ اس کا کیا مطلب ہوا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''بڑی مشکل سے اس کا مطلب ٹریس ہوا ہے۔ قدیم دور میں جزائر غرب الہند کے ایک جزیرے کو سونے کا جزیرہ کہا جاتا تھا کیونکہ اس جزیرے میں سونے کی کانیں دریافت ہوئی تھیں۔ اس جزیرے کا موجودہ نام کیپ ہاٹن ہے۔ یہ ایکریمین ریاست فلوریڈا کے قریب بحر اوقیانوس میں ہے''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس سے تو یہی واضح ہوتا ہے کہ اس گولڈن کراس نامی تنظیم ہیڈ کوارٹر کیپ ہاٹن میں ہے اور لارا اس تنظیم کی رکن تھی''...... بلیک

زیرو نے کہا۔

''ہاں اور یقیناً فارمولا بھی وہاں پہنچ چکا ہوگا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ خاصا سخت تھا۔

''چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کرنل شہباز سے بات کرائیں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کرنل شہباز بول رہا ہوں سر۔ حکم سر''...... چند لمحوں بعد ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر یونس کی وفات کی انکوائری آپ نے کرائی ہے۔ اس کی فائل سر سلطان کو بھجوا دیں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان آفس میں ہیں یا گھر چلے

گئے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ آفس میں ہیں جناب۔ میں بات کراتا ہوں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ گھر جا کر آرام کرتے۔ آپ آفس آ گئے''...... عمران نے کہا۔

''یہاں انتہائی اہم کام پڑا تھا اس لئے یہاں آ گیا۔ کیسے فون کیا ہے''...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز کو حکم دیا ہے کہ وہ ڈاکٹر یونس کی وفات کی انکوائری کی فائل فوری طور پر آپ کو بھجوا دیں اور ساتھ ہی چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں دست بستہ درخواست کروں کہ جیسے ہی یہ فائل پہنچے آپ اسے میرے فلیٹ پر بھجوا دیں۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ آپ سے خود بات کریں لیکن انہوں نے کہا نہیں آپ کے غصے سے ڈر لگتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب تم مجھے شرمندہ کرتے رہو گے کیا۔ بہرحال میں فائل بھجوا دوں گا''...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ سرسلطان کے ساتھ اس حوالے سے مزید مذاق نہ کریں

ورنہ ان کا فقرہ بتا رہا تھا کہ وہ پھر بگڑ سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی یہی محسوس کیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سلیمان بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان کے آفس سے ایک فائل تمہارے پاس پہنچے گی اور تم نے اسے فوری دانش منزل پہنچانا ہے۔ میں اس فائل کا انتظار کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے صاحب''...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ایک بار پھر مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو سمجھ گئے کہ سلیمان نے فائل کا پیکٹ باہر مخصوص خانے میں ڈالا ہو گا۔ جب سیٹی کی آواز بند ہو گئی تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک پیکٹ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ پیکٹ پر وزارت خارجہ کی سرکاری سلپ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا پیپر کٹر اٹھا کر پیکٹ کو ایک سائیڈ سے کاٹ دیا۔ اندر ایک اور پیکٹ تھا۔ اس نے وہ پیکٹ باہر نکالا تو اس پر ملٹری انٹیلی جنس کی مخصوص سلپ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر پیپر کٹر کی مدد

سے پیکٹ کھولا اور اندر موجود سرخ رنگ کی فائل باہر نکال لی۔ فائل پر ملٹری انٹیلی جنس کا مخصوص مونوگرام موجود تھا۔ عمران نے فائل کھولی تو فائل میں بارہ صفحات تھے۔ عمران نے فائل پڑھنا شروع کر دی جبکہ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کافی دیر بعد عمران نے فائل بند کر دی۔

"کوئی خاص بات عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس نے اس نظریئے کے تحت ساری کارروائی یا انکوائری کی ہے کہ ڈاکٹر یونس ہارٹ اٹیک سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ بھی فائل میں موجود ہے۔ البتہ انہوں نے یہ درج کیا ہے کہ ڈاکٹر یونس کے کمرے میں موجود آتش دان کے اندر جلے ہوئے کاغذات کا ایک ڈھیر ملا ہے جس میں سے ادھ جلے اور کم جلے کاغذات کو چیک کیا گیا تو یہ فارمولے کے کاغذات تھے اور ان کاغذات میں فارمولے کے آغاز کے بھی کاغذات موجو تھے۔ فارمولے کے درمیان کے بھی اور فارمولے کے آخر کاغذات بھی۔ ان کی چیکنگ ان الفاظ سے ہوئی ہے جو ان اد جلے یا کم جلے کاغذات سے پڑھے گئے ہیں۔ اس طرح یہ با طے کر لی گئی ہے کہ کسی نامعلوم وجہ کی بناء پر ڈاکٹر یونس لیبارٹر سے اپنا اصل فارمولا اور ریسرچ کونسل میں موجود فارمولے کی کا دونوں گھر لے آئے اور انہوں نے خود ہی ان دونوں فائلوں کو ا کمرے کے آتش دان میں جلا دیا۔ اس کے بعد ان پر ہار

اٹیک کا حملہ ہوا اور وہ ہلاک ہو گئے"...... عمران نے بنیادی باتیں بتاتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے یہ چیکنگ نہیں کی کہ کون کون اس وقت گھر میں موجود تھا اور کون آیا اور کون گیا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ کام پولیس کا ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس تو بڑا ادارہ ہے۔ اب وہ ڈاکٹر یونس کی رہائش گاہ سے پاس موجود ارد گرد کے لوگوں سے پوچھتی پھرتی۔ یہ تو اس کی توہین ہے۔ البتہ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ جب ڈاکٹر یونس ہلاک ہوئے تو وہ اس وقت گھر میں اکیلے تھے اور فون میموری سے بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے خود ہی ڈاکٹر کو فون کر کے کہا تھا کہ ان کی طبیعت بگڑ رہی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جبکہ موجودہ شواہد بتا رہے ہیں کہ انہیں گولڈن کراس نے ہلاک کیا ہے۔ لیکن یہ فارمولے جلانے کا کیا مطلب ہوا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو ان کی ذہانت ہے۔ انہوں نے فارمولے کی فلم بنا لی ہو گی اور پھر فارمولے کو اس انداز میں جلا دیا کہ یہ سمجھا جائے کہ فارمولا ساتھ نہیں لے جایا گیا۔ اس طرح معاملات ختم ہو گئے اور واقعی ختم بھی ہو گئے تھے اگر سوپر فیاض مجھ سے اس بلیک کلب اور ٹیگر کے بارے میں معلوم نہ کرتا اور میں یہ کام ٹائیگر کے ذمے نہ

لگاتا''...... عمران نے کہا۔

''تو آپ یہ بات فائنل سمجھ رہے ہیں کہ یہ کام گولڈ کراس
ہے اور اس لارا نے کیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ساری رپورٹ پڑھنے کے بعد مجھے یقین آ گیا ہے''
عمران نے جواب دیا۔

''تو اب تک یہ فارمولا لازماً اسرائیل یا ایکریمیا کی لیبار
کے ذریعے کافرستان پہنچ گیا ہوگا۔ اب آپ کیا کریں گے''۔ بلیک
زیرو نے کہا۔

''جہاں تک کافرستان کا تعلق ہے تو یہ صرف خیال ہے۔ ا
نے اس سسٹم کے حصول کے لئے رابطہ کیا ہو گا کہ اسرائیل ا
ایکریمیا دونوں کافرستان کے خلاف اپنے سیکورڈ میزائل کسی صور
استعمال نہیں کر سکتے اس لئے اسے تو اس فہرست سے نکال د
اس کے بعد رہ جاتے ہیں اسرائیل اور ایکریمیا۔ تو ان دونوں
پاس یہ سیکورڈ میزائل ہو سکتے ہیں۔ انہیں اس کا اینٹی سسٹم بنانے
ضرورت ہی نہیں کیونکہ انہوں نے تو خود یہ میزائل دوسروں
خلاف استعمال کرنے ہیں۔ ہاں۔ اگر یہ میزائل پاکیشیا کے
ہوتے تو پھر لامحالہ وہ اس کا اینٹی سسٹم بناتے اس لئے انہوں
اس فارمولے کو کسی سٹور میں رکھ دیا ہو گا۔ ان کا مقصد صرف
ہو گا کہ پاکیشیا یہ اینٹی سسٹم نہ بنا سکے اور وہ جب چاہیں پاکیش
ایٹمی مراکز پر سیکورڈ میزائلوں سے حملہ کر دیں''...... عمران نے

''لیکن کیا یہ سیکورڈ میزائل وہ تیار کر چکے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو
پھر تو وہ اب تک ایسا کر بھی چکے ہوتے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ وہ اس پر ابھی کام کر رہے ہیں ورنہ واقعی
تمہاری بات درست ہے کہ اگر یہ میزائل تیار ہو چکا ہوتا تو یہ ایک
لمحہ ضائع کئے بغیر پاکیشیا پر فائر کر دیا جاتا''...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات ہے تو درست مگر ایک اور پہلو بھی سامنے آتا
ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔ وہ واقعی آج بحث کے موڈ میں تھا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یہ کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے واقعی ڈاکٹر یونس کو ہلاک کر
کے فارمولا جلا دیا ہو تاکہ یہ اینٹی سسٹم بن ہی نہ سکے کیونکہ جب
انہوں نے اسے بنانا ہی نہیں تو پھر اس کا سسٹم حاصل کرنے کی کیا
ضرورت تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ سب ہمارے خیالات ہیں۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اب ہمیں
اس گولڈن کراس کی اس لارا کو تلاش کرنا ہو گا۔ تب جا کر اصل
حقیقت سامنے آئے گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

''وہ سرخ ڈائری مجھے دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے
میز کی دراز کھولی اور سرخ رنگ کی جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر
عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر تیزی سے

اس کے صفحے پلٹتا چلا گیا۔ پھر اس کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں۔ وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھ دیا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ٹیلی سٹار ورلڈ آرگنائزیشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ سپیشل لائف ممبر"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وولف، آرگنائزیشن میں موجود ہے یا چھوڑ گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ سپیشل سیکشن کے انچارج ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ وولف بول رہا ہوں۔ انچارج سپیشل سیکشن"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ابھی دانت موجود ہیں یا سپیشل لگوائے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ دانتوں کے ساتھ ساتھ انکل وولف کے کان بھی متاثر ہوئے ہیں۔ تمہیں بتایا نہیں گیا کہ علی عمران پاکیشیا سے بات کر رہا ہے اور تم نے میری آواز بھی نہیں پہچانی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بھتیجے تم۔ اوہ۔ اس نے نام تو بتایا تھا لیکن میں ایک الجھن میں تھا اس لئے میں نے اس پر غور نہیں کیا اور پھر تم نے اتنے طویل عرصے بعد فون کیا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ تم بوڑھے ہو کر اب تک کسی جنگل میں ڈیرا لگا چکے ہو گے"...... وولف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر بھتیجا اتنا بوڑھا ہو سکتا ہے تو انکل کی کیا پوزیشن ہو گی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے وولف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے۔ یہ تم نے مجھے زبردستی انکل بنا دیا ہے۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے"...... وولف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ابھی تمہارے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے جبکہ اس کم عمری میں پانچ بیویاں زمین میں دفن کرا چکے ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے وولف ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اب اس میں میرا کیا قصور ہے کہ شادی کے چند ماہ بعد وہ مر جاتی ہیں"...... وولف نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تمہارا واقعی کوئی قصور نہیں ہے۔ سارا قصور ان کا ہی ہے کہ وہ تم جیسے زہریلے وولف سے شادی کی غلطی کر بیٹھتی ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے وولف ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم سے باتوں میں جیتنا ممکن نہیں ہے۔ بہرحال بتاؤ۔ کیوں فون کیا ہے''...... وولف نے کہا۔

''میں سپیشل لائف ممبر ہوں اس لئے یہ میرا حق ہے کہ میں جب بھی بور ہوں تو تمہاری تنظیم کو فون کر کے کسی وولف، کسی جیکال یا کسی ریٹ یا کیٹ سے باتیں کر سکوں''...... عمران نے کہا۔

''تم نے سارے ہی ایسے جانور گنوائے ہیں۔ لائن، ٹائیگر وغیرہ۔ یہ نام نہیں آتے تھے تمہیں''...... وولف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں نے سرفہرست تو تمہارا نام ہی لیا ہے''۔ عمران نے کہا تو وولف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اوکے۔ پھر کیا خیال ہے۔ میں فون بند کر دوں کیونکہ یہاں بے شمار کام میرے منتظر ہیں اور میں نے جلدی جانا بھی ہے کیونکہ ان دنوں ایک نئی لڑکی کو ڈیٹس دے رہا ہوں''...... وولف نے کہا۔

''واہ۔ مطلب ہے کہ چھٹی مرنے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ بہرحال میں نے ایک تنظیم گولڈن کراس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''گولڈن کراس۔ کہاں کی تنظیم ہے''...... وولف نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا تم یہ نام پہلی بار سن رہے ہو''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ واقعی۔ بہرحال تم اس بارے میں مزید کچھ بتاؤ تاکہ میں کمپیوٹر پر اسے چیک کر سکوں''...... وولف نے کہا۔

''صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا ہیڈکوارٹر جزائر غرب الہند کے جزیرے کیپ ہاٹن میں ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کرو''...... وولف نے کہا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وولف کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''ہیلو۔ کیا تم لائن پر ہو''...... وولف نے کہا۔

''لائن پر نہیں وولف کی زد میں ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو وولف بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم باز نہیں آؤ گے۔ بہرحال گولڈن کراس کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ یہ یہودیوں کی ایک تنظیم ہے جو دنیا بھر میں یہودیوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے۔ یہ کام کسی بھی نوعیت کا ہو سکتا ہے''...... وولف نے کہا۔

''کیا اس کا ہیڈکوارٹر کیپ ہاٹن میں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ یہ ہیڈکوارٹر صرف نمونے کے طور پر

ہے۔ اصل ہیڈکوارٹر ایکریمیا کی کسی ریاست میں ہے جس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے“...... وولف نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

”کیا یہ بات حتمی ہے کہ کیپ ہاٹن میں ہیڈکوارٹر مصنوعی ہے“۔ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ یہ بات حتمی ہے کیونکہ یہاں فائل میں درج ہے اور ٹیلی سٹار ورلڈ کی فائل میں اس وقت تک کچھ درج نہیں کیا جاتا جب تک وہ حتمی نہ ہو“...... وولف نے جواب دیا۔

”کوئی ایسا کلیو جس سے اس بارے میں آگے بڑھا جا سکے“۔ عمران نے کہا۔

”یہاں فائل میں تو ایسا کوئی کلیو نہیں ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ناراک کے جاروک کلب کے مالک اور جنرل مینجر جرہم کو اس بارے میں ضرور معلوم ہو گا۔ ویسے وہ یہودی ہے لیکن بھاری رقم کے عوض وہ اپنے بارے میں بھی معلومات مہیا کر سکتا ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ تم اسے فون کر لو اور اس کی ڈیمانڈ پوری کر دینا۔ وہ تمہیں بہت کچھ بتا دے گا“...... وولف نے کہا۔

”کیا نمبر ہے اس کا“...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔

”اوکے۔ میں نصف گھنٹے بعد اسے فون کر لوں گا“...... عمرا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ گولڈن کراس واقعی تنظیم ہے۔ اب یہ بات تو کنفرم ہو گئی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ اور یہ بھی کہ یہ ہے بھی یہودیوں کی تنظیم“...... عمران نے کہا۔

”ویسے یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے عمران صاحب کہ کوئی تنظیم باقاعدہ ایک مصنوعی ہیڈکوارٹر بنائے۔ آج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ خاصے فعال اور تیز ہیں“...... عمران نے کہا اور پھر آدھے گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے اس نے ناراک کا رابطہ نمبر معلوم کر کے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے ایکریمیا کا رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر ناراک کا رابطہ نمبر پریس کر کے اس نے وولف کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

”جاروک کلب“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مہذب اور نفیس تھا۔

”پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ جناب جرہم سے بات کرائیں۔ انہیں ٹیلی سٹار ورلڈ آرگنائزیشن کے مسٹر وولف کا ریفرنس دے دیں“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ جرہم بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری

مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ٹیلی سٹار ورلڈ آرگنائزیشن کے مسٹر وولف نے آپ کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ابھی انہوں نے فون کیا ہے۔ آپ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''...... جرہم نے کہا۔

''ایک تنظیم گولڈن کراس کے بارے میں مجھے معلومات چاہئیں۔ مسٹر وولف نے بتایا تھا کہ آپ کی ڈیمانڈ اگر پوری کر دی جائے تو آپ یقیناً اس سلسلے میں رہنمائی کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کس ٹائپ کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں''۔ جرہم نے کہا۔

''اس تنظیم کے بارے میں ایسی معلومات جس سے ان کے ہیڈکوارٹر سے رابطہ کیا جا سکے لیکن شرط یہی ہے کہ یہ معلومات حتمی ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا تعلق کس تنظیم سے ہے''...... جرہم نے پوچھا۔

''میں فری لانسر ہوں۔ میری پارٹیاں ایسی معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھے ہائر کرتی رہتی ہیں۔ ایسی ہی ایک پارٹی نے جس کا تعلق کافرستان سے ہے مجھے ہائر کیا ہے۔ انہوں نے اس تنظیم کے ہیڈکوارٹر سے رابطہ کر کے انہیں کوئی خصوصی ٹاسک دینا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ دس لاکھ ڈالر ادا کر سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کس ٹائپ کی معلومات آپ اس کے عوض دے سکتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''صرف اس حد تک کہ اس کا ہیڈکوارٹر ایکریمیا کی کس ریاست میں ہے اور اس کا سپر چیف کون ہے''...... جرہم نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔ دس لاکھ ڈالر آپ کو پہنچ جائیں گے۔ اگر آپ کو کوئی وہم ہو تو آپ بے شک وولف سے بات کر کے اس سے گارنٹی لے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''انہوں نے پہلے ہی گارنٹی دے دی ہے۔ اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں تفصیل نوٹ کر لیں''...... جرہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے نوٹ کر لی ہے۔ رقم آپ کو پہنچ جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر سن لیں کہ گولڈن کراس انتہائی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے لیکن اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ یہ تنظیم یہودیوں کے ہر قسم کے مفادات کے تحفظ کے لئے بنائی گئی ہے اور گزشتہ دس سالوں سے کام کر رہی ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر ایکریمیا کی ریاست مونٹاما کے مشہور شہر ہاکو میں ہے لیکن کہاں ہے یہ مجھے نہیں معلوم۔ البتہ کہا

جاتا ہے کہ اس کا سپر چیف فشر ہے جو ہاکو میں گولڈن فاکس کلب کا مالک ہے اور پوری ریاست کا سب سے بڑا گینگسٹر اور بدمعاش ہے۔ وہ کسی کے سامنے نہیں آتا اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم ہے۔ صرف اس کی آواز سب پہچانتے ہیں اور اس کے احکامات کی فوری تعمیل ہوتی ہے۔ ویسے اس نے اس ریاست میں گولڈن فاکس سینڈیکیٹ بنایا ہوا ہے''...... جرہم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مزید کچھ''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے اور اتنا بھی میں نے صرف وولف کی وجہ سے بتا دیا ہے کیونکہ وولف نے مجھے گارنٹی دی ہے کہ مجھے رقم بھی ملے گی اور میرا نام بھی سامنے نہیں آئے گا''...... جرہم نے جواب دیا۔

''اس کے لئے ایک آدمی انتھونی کام کرتا ہے اور ایک لڑکی لارا بھی۔ تمہیں ان کے بارے میں کچھ معلوم ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ تو عام سے نام ہیں۔ یہاں ناراک میں ہزاروں آدمیوں کے نام انتھونی اور ہزاروں لڑکیوں کے نام لارا ہوں گے''۔ جرہم نے جواب دیا۔

''یہ دونوں پاکیشیا میں کام کرتے رہے ہیں اور اب پاکیشیا سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا گئے ہیں۔ انتھونی تو ڈنگٹن میں

ڈراپ ہو گیا جبکہ لارا ناراک پہنچی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس سلسلے میں اگر تمہیں کوئی کچھ بتا سکتا ہے تو ناراک کا اولڈ گروش بتا سکتا ہے۔ وہ ناراک کا انسائیکلو پیڈیا کہلاتا ہے اور واقعی ہے بھی وہ انسائیکلو پیڈیا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اولڈ گروش۔ وہی جو کسی زمانے میں معروف شکاری تھا''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... جرہم نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے اس کے شکار کی کہانیاں پڑھی ہوئی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہی ہے۔ وہ ناراک کے برائٹ کلب میں مستقل رہتا ہے۔ اس کلب کا فون نمبر میں بتا دیتا ہوں''...... جرہم نے کہا اور پھر اس نے فون نمبر بتا دیا۔

''او کے۔ شکریہ۔ تمہاری رقم پہنچ جائے گی اور تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا۔

''تم نے تفصیلات درج کر لی ہیں۔ رقم بھجوا دینا''...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا۔

''یس سر''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"برائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ اولڈ گروش سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اولڈ گروش بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ناٹی بوائے تم۔ اوہ۔ تمہاری ڈگریوں کی وجہ سے میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ کہاں ہو تم۔ اب تو تم نے اولڈ گروش کو اہمیت دینی ہی چھوڑ دی ہے۔ پہلے تو چھوٹی بڑی بات کے لئے تم اولڈ گروش کے آگے پیچھے گھومتے رہتے تھے"...... اولڈ گروش نے لہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ یکلخت جوان ہو گیا ہو۔

"اس وقت اولڈ گروش لومڑیوں کا شکاری تھا جبکہ اب اولڈ گروش صرف صنف نازک کا شکاری رہ گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اولڈ گروش بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"صنف نازک بھی لومڑیوں سے کم نہیں ہوتیں"...... اولڈ گروش

نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ بات اگر میں اولڈ لیڈی گروش کو بتا دوں تو پھر"...... عمران نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ وہ میں نے اس لئے تو نہیں کہا۔ سنو۔ خبردار۔ اگر تم نے اسے یہ بات بتائی"...... اولڈ گروش نے بری طرح گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر ایک شرط ہے کہ جو میں پوچھوں اس کا بغیر معاوضہ کے جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"بغیر معاوضے کے تو میں اپنے باپ کو بھی کچھ نہیں بتاتا۔ تمہیں کیا بتاؤں گا اور تم غریب تو نہیں ہو۔ پرنس ہو"...... اولڈ گروش کا لہجہ فوراً ہی کاروباری ہو گیا تھا۔

"چلو۔ پھر تم معاوضہ لے لو اور مجھے اجازت دے دو کہ میں لیڈی اولڈ گروش کو فون کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"تم باز نہیں آؤ گے۔ تم اس بڑھاپے میں مجھے لازماً ذلیل کراؤ گے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہاری شیطانی باتوں پر اس نے آنکھیں بند کر کے یقین کر لینا ہے۔ ٹھیک ہے۔ زندگی میں یہ تجربہ بھی سہی کہ بغیر معاوضہ لئے کچھ بتا دوں۔ بولو۔ کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔ اولڈ گروش نے اس قدر مایوسانہ لہجے میں کہا جیسے یہ فیصلہ اس کی زندگی کا سب سے مایوس کن فیصلہ ہو۔

"ارے۔ اس قدر مایوسی بھی اچھی نہیں ہوتی۔ چلو میں ہی

موچھیں نیچی کر لیتا ہوں۔ معاوضہ بھی دوں گا اور اولڈ لیڈی گروش
کو بھی فون نہیں کروں گا۔ اب تو خوش ہو“...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی بنیادی طور پر اچھے انسان ہو۔ بولو۔ کیا
پوچھنا ہے تمہیں“...... اس بار اولڈ گروش کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی
دی۔

”یہودیوں کی ایک تنظیم ہے گولڈن کراس۔ بتایا گیا ہے کہ اس
تنظیم کا ہیڈکوارٹر ایکریمی ریاست مونٹاما کے شہر ہاکو میں ہے اور اس
کے سپر چیف کا نام فشر ہے۔ کیا تم اس بارے میں جانتے ہو“۔
عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن صرف اتنا جتنا تم نے بتایا ہے۔ اس سے زیادہ
نہیں کیونکہ مونٹاما سے میرا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے“۔ اولڈ
گروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس تنظیم کی ایک رکن ہے جس کا نام لارا ہے۔ یہ لارا پاکیشیا
میں کام کرتی رہی ہے۔ اس کے پاس ایک سفید رنگ کا کارڈ ہے
جس پر سنہری رنگ کا کراس بنا ہوا ہے اور نیچے عبرانی زبان کے
الفاظ درج ہیں۔ میں نے جب ان الفاظ کا ترجمہ کیا تو پتہ چلا کہ
اس کا مطلب ہے سونے کا جزیرہ اور یہ بات مجھے معلوم ہے کہ
غرب الہند کے ایک جزیرے کو سونے کا جزیرہ کہا جاتا ہے۔ میں
نے سوچا کہ یہاں اس تنظیم کا ہیڈکوارٹر ہو گا لیکن پھر مجھے بتایا گیا

کہ یہاں ہیڈکوارٹر تو ہے لیکن یہ مصنوعی ہیڈکوارٹر ہے۔ صرف ڈاج
دینے کے لئے جبکہ اصل ہیڈکوارٹر ریاست مونٹاما کے شہر ہاکو میں
ہے۔ یہ لڑکی لارا وہاں گولڈن کراس کے لئے کام کرنے والے
ایک اہم آدمی انتھونی یا جیگر کے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے
پاکیشیا سے ایکریمیا پہنچی ہے۔ وہ انتھونی یا جیگر تو ولنگٹن میں ڈراپ
ہو گیا جبکہ یہ لارا ولنگٹن سے ناراک آ گئی ہے۔ میں اس لارا کے
بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں“...... عمران نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

”اس لارا کے بارے میں تو مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ یہ معلوم
ہے کہ ناراک میں اس گولڈن کراس کا ایک اہم عہدیدار جائزک
رہتا ہے۔ جائزک ناراک کا انچارج ہے۔ اسے لازماً اس لارا کے
بارے میں علم ہو گا“...... اولڈ گروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس جائزک کا کیا حدود اربعہ ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”سٹار کیمیکلز انڈسٹریز کا مین آفس ڈوچے بزنس پلازہ میں ہے
اور جائزک اس کا جنرل مینجر ہے۔ جائزک کاروبار بھی کرتا ہے اور
گولڈن کراس کا مقامی انچارج بھی ہے لیکن اس کی اس حیثیت کو
سوائے چند افراد کے اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ صرف فون پر احکامات
دیتا ہے اور بس“...... اولڈ گروش نے جواب دیا۔

”اس کی رہائش گاہ کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”چیپل کالونی کوٹھی نمبر آٹھ سو آٹھ اے بلاک“...... اولڈ گروش۔

نے جواب دیا۔

''او کے۔ اب یہ بتا دو کہ کتنا معاوضہ بھجوا دوں''...... عمران نے کہا۔

''ارے چھوڑو ناٹی بوائے۔ اب تم سے معاوضہ لے کر میں اولڈ لیڈی سے جوتیاں تو نہیں کھانی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم مجسم شیطان ہو۔ اسے ایسی پٹی پڑھاؤ گے کہ وہ میرا یہاں رہنا دوبھر کر دے گی۔ البتہ ایک بات بتا دوں کہ جائزک کو آسان شکار نہ سمجھنا وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اور اس نے اپنی حفاظت کے لئے انتہائی سخت ترین انتظامات کر رکھے ہیں''...... اولڈ گروش نے جواب دیا۔

''او کے۔ بے حد شکریہ۔ اولڈ لیڈی کو میرا سلام کہہ دینا۔ صرف سلام۔ باقی وہ خود ہی سمجھ جائیں گی۔ گڈ بائی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

''پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کر کے انتہائی اہم ڈیفنس

میزائل سسٹم کا فارمولا اڑا لیا گیا ہے اور یہ کارروائی یہودیوں کے مفادات کا تحفظ کرنے والی ایک خفیہ تنظیم گولڈن کراس نے کی ہے۔ اس فارمولے کی واپسی اور اس گولڈن کراس کے خاتمہ کے لئے میں نے ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو فوری طور پر تیار رہنے کا کہہ دو اور خود بھی تیاری کر لو۔ عمران تمہیں خود ہی مزید تفصیل بتا دے گا''۔ عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ایک صوفے پر نیم دراز ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے موجود ٹی وی سکرین روشن تھی اور اس آدمی کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ٹی وی دیکھنے کے ساتھ ساتھ شراب کی چسکیاں بھی لے رہا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا کہ اچانک ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے ایک سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر سائیڈ پر پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز بند کی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

''جائزک بول رہا ہوں سپر چیف۔ ناراک سے''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... سپر چیف نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس گولڈن کراس کے خلاف حرکت میں آ رہی ہے''...... جائزک نے کہا تو سپر چیف بے اختیار چونک پڑا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیوں''...... سپر چیف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا کے ڈاکٹر یونس کی ہلاکت میں گولڈن کراس کا ہاتھ ہے اور گولڈن کراس سیکورڈ میزائل کے اینٹی سسٹم کا فارمولا بھی لے گئی ہے''...... جائزک نے جواب دیا۔

''انہیں کیسے معلوم ہوا جبکہ مجھے تم نے رپورٹ دی تھی کہ ملٹری انٹیلی جنس نے تفصیلی انکوائری کر کے کیس کو فائل کر دیا ہے اور تمہارے ایجنٹوں نے وہاں کسی قسم کا کوئی کلیو نہیں چھوڑا''...... سپر چیف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ تمام کام واقعی انتہائی خفیہ کیا گیا اور پھر وہاں مستقل ایجنٹ لارا نے یہ مشن مکمل کیا تھا لیکن پھر اچانک وہاں جب ہلچل سی پیدا ہوئی تو میں نے لارا اور انتھونی کو جو وہاں کا انچارج تھا ایکریمیا بلا لیا۔ انتھونی کو چونکہ تفصیل کا علم نہ تھا اس لئے اسے صرف میک اپ کرنے اور انڈر گراؤنڈ رہنے کا حکم دے دیا گیا لیکن لارا کا سپیشل فیس سرجری سے چہرہ بھی بدل دیا گیا اور

اس کے کاغذات بھی کیونکہ لارا ہماری ایسی ایجنٹ ہے جو گولڈن
کراس کے ساتھ ساتھ اسلحے کے ریکٹ کو بھی انتہائی کامیابی سے
ڈیل کرتی چلی آ رہی ہے اس لئے میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا
تھا۔ لارا کا چہرہ تبدیل کر کے اسے واپس نئے نام اور نئے کاغذات
کے ساتھ بھجوا دیا گیا ہے۔ اس طرح وہ لوگ اب کبھی لارا کو ٹریس
نہ کر سکیں گے لیکن ابھی ابھی مجھے یہاں کی ایک مخبری کرنے والی
تنظیم کے انچارج اولڈ گروش نے فون کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیا
سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک
ایجنٹ نے اسے فون کر کے تصدیق کرنے کے لئے کہا کہ
گولڈن کراس کا ہیڈکوارٹر مونٹاما کے شہر ہاکو میں ہے اور اس کے
چیف کا نام فشر ہے اور کیا ناراک میں گولڈن کراس کا انچار
جائزک ہے اور وہ سٹار کیمیکلز انڈسٹریز کا جنرل منیجر ہے۔ اس
اس سے لارا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش
اور یہ بھی بتایا کہ اسے معلوم ہے کہ ڈاج دینے کے لئے ج
غرب الہند کے جزیرے میں نقلی ہیڈکوارٹر قائم کیا گیا ہے اور
نے بتایا کہ لارا نے ڈاکٹر یونس سے فارمولا حاصل کیا ہے لیکن
گروش نے اسے بتایا کہ جائزک صرف کاروباری آدمی ہے۔
تک اس کی کوئی غلط شہرت نہیں سنی گئی اور پھر اس اولڈ گروش
جب اس خطرناک ایجنٹ عمران سے پوچھا کہ وہ کیوں یہ سب
پوچھ رہا ہے تو اس نے بتایا کہ وہ یہ فارمولا واپس حاصل کرنا

ہے اور تنظیم کو ختم کرنا چاہتا ہے''...... جائزک نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔
''ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی اہم اطلاع ہے۔ بہرحال تم اپنے تمام
ایجنٹوں کو انڈر گراؤنڈ کر دو۔ میں اس تنظیم کے خاتمہ کے لئے کام
کرتا ہوں''...... فشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔
''یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ تنظیم تو انتہائی تیز اور خطرناک ہے۔
اس کا مطلب ہے کہ گولڈن کراس کا وجود بھی خطرے میں پڑ گیا
ہے''...... فشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر اسی طرح بیٹھنے
کے بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔
''فشاک کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔
''فشاک سے بات کراؤ۔ میں فشر بول رہا ہوں''...... فشر نے
تیز لہجے میں کہا۔
''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
''ہیلو۔ فشاک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
مردانہ آواز سنائی دی۔
''فشر بول رہا ہوں فشاک۔ تم غیر ملکی سیکرٹ سروسز کے ساتھ
ڈیل کرتے رہتے ہو۔ کیا تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے

میں معلومات ہیں''...... فشر نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن تم کس قسم کی معلومات چاہتے ہو''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا کوئی آدمی جس کا نام علی عمران ہے وہ گولڈن کراس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے حالانکہ گولڈن کراس کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے''...... فشر نے جان بوجھ کر اصل بات کو خفیہ رکھتے ہوئے کہا۔

''تم مجھ سے چھپا رہے ہو فشر حالانکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس بغیر کسی وجہ کے تمہارے خلاف کام کرے۔ بہرحال اتنا بتا دیتا ہوں کہ اگر تم نے پاکیشیا سے کوئی سائنس دان اغوا کیا ہے یا کوئی فارمولا اڑایا ہے تو یہ سب کچھ خود ہی واپس کر دو ورنہ تم سمیت تمہاری تنظیم چاہے وہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو مکمل طور پر تباہ کر دی جائے گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو فشاک۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہماری تنظیم کس قدر طاقتور ہے''...... فشر نے تیز لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے فشر۔ لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عمران کون ہے اور کیا کر سکتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس انداز میں کام کرتی ہے اس لئے میں تمہارے مفاد میں ہی مشورہ دے رہا ہوں''۔ فشاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور کوئی طریقہ ہے اس سے بچنے کا''...... فشر نے کہا۔

''ایک طریقہ اور ہے کہ تم معاملات کا رخ بدل دو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف اپنے مقصد پر نگاہ رکھتی ہے۔ اسے کسی تنظیم سے براہ راست ٹکرانے کا کوئی شوق نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی ذاتی دشمنی کی بناء پر کام کرتی ہے۔ اس طرح وہ لوگ تمہیں چھوڑ کر دوسری طرف لگ جائیں گے اور کوئی صورت نہیں ہے''...... فشاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مثلاً کس طرح معاملات کا رخ بدلا جا سکتا ہے''...... فشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی فشاک کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

''مجھے معلوم ہے کہ تمہاری تنظیم یہودیوں کے مفادات کے لئے کام کرتی ہے اور ایک لحاظ سے اسرائیل کے لئے کام کرتی ہے اور اسرائیل اور پاکیشیا کے درمیان شروع سے ہی مخالفت چل رہی ہے اس لئے تم نے جو کچھ بھی پاکیشیا میں کیا ہو گا اسرائیل کے تحت کیا ہو گا۔ اب اگر تم یہ بات عمران تک پہنچا دو کہ جو کچھ حاصل کیا گیا ہے وہ اسرائیل پہنچ چکا ہے تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارا پیچھا چھوڑ کر اسرائیل روانہ ہو جائے گی''...... فشاک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کسی طرح اس تنظیم کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا''...... فشر نے کہا۔

''تم ناراض نہ ہونا۔ میرے خیال میں ایسا ممکن ہی نہیں ہے''۔

فشاک نے دوٹوک الفاظ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ میں کچھ سوچتا ہوں''...... فشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
''اس احمق فشاک کو گولڈن کراس کی طاقت کا علم ہی نہیں ہے۔ نانسنس۔ جب ایکریمیا اور اس کی بڑی بڑی تنظیمیں آج تک ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارا کیا بگاڑ لے گی''...... فشر نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے آن کر دیا۔
''ہیلو۔ ہیلو۔ سپر چیف کالنگ۔ اوور''...... فشر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
''یس۔ ڈیوک اٹنڈنگ یو سپر چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
''ڈیوک۔ تمام ڈائریکٹران کی فوری میٹنگ کال کرو اور پھر مجھے کال کرو۔ اوور''...... فشر نے تیز لہجے میں کہا۔
''یس سپر چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فشر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
''بہرحال خطرہ تو درپیش ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اسے میٹنگ میں کھل کر ڈسکس کر لیا جائے''...... فشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اسے ڈیوک کی طرف سے اطلاع

کہ تمام ڈائریکٹران سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچ چکے ہیں تو وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس سے نکل کر میٹنگ ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سپیشل میٹنگ ہال کے بند دروازے کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے۔ انہوں نے فشر کو سلام کیا اور فشر نے سر ہلا کر جواب دیا اور پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ وہ ہال میں داخل ہوا تو ہال میں ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد ایک عورت اور دو مرد بیٹھے ہوئے تھے جو فشر کے اندر داخل ہوتے ہی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔
''بیٹھیں''...... فشر نے ان کے درمیان موجود اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود بھی بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد عورت اور دونوں مرد بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
''گولڈن کراس کے ڈائریکٹران کی یہ اہم ترین میٹنگ اس لئے کال کی گئی ہے کہ گولڈن کراس کو ایک ایسا حقیقی خطرہ درپیش ہے جس کی وجہ سے گولڈن کراس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ بھی ہو سکتا ہے''...... فشر نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا تو اس عورت اور دونوں مردوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
''یہ کیسے ہو سکتا ہے سپر چیف کہ گولڈن کراس کو اس انداز کا خطرہ درپیش آ سکے۔ گولڈن کراس انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ اس کے ممبران اپنی شناخت بھی کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے''...... اس عورت نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
''میں تمہارے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر سمجھ گیا

ہوں کہ تمہیں میری بات پر یقین نہیں آ رہا لیکن حقیقت واقعی یہی
ہے کہ اگر ہم نے کوئی مؤثر لائحہ عمل فوری طور پر اختیار نہ کیا اور اس
لائحہ عمل پر عملدرآمد نہ کیا تو گولڈن کراس کا خاتمہ ہو سکتا ہے"۔ فشر
نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ اپنی بات کی وضاحت کریں گے سپر چیف"۔ ایک
مرد نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ گولڈن کراس کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں
ہے کیونکہ تم سب اس کے ڈائریکٹرز ہو۔ البتہ ایشیا کے ایک ملک
پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہیں کچھ بتانے کی
ضرورت ہے لیکن پہلے تم بتاؤ کہ تم میں سے کوئی اس سروس کے
بارے میں کچھ جانتا ہے"...... فشر نے کہا۔

"نہیں سپر چیف۔ ہم تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہے ہیں"
دوسرے مرد نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"یہ خطرہ اسی سروس کی طرف سے ہے۔ تمہیں معلوم ہے
ہماری تنظیم پوری دنیا کے یہودیوں کے مفادات کے تحفظ کے
قائم کی گئی ہے اور ہم صرف دولت حاصل کرنے اور اخراجا
نبھانے کے لئے انتہائی حساس اسلحے کا بین الاقوامی سطح پر بز
کرتے ہیں لیکن ہماری تنظیم کے قیام کا اصل مقصد حساس اسلح
اسمگلنگ کرنا نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد پوری دنیا میں پھیلے ہو
یہودی مفادات کا تحفظ ہے۔ یہودیوں کا اصل ٹکراؤ اسلام سے

اور تمام اسلامی ممالک اور ان میں بسنے والے کروڑوں مسلمان بھی
یہودیوں کو ہی اپنا دشمن نمبر ون سمجھتے ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کو ایک لحاظ سے تو دنیا کے مسلمانوں کی نمائندگی حاصل ہے۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اسرائیل کی ایجنسیوں کے درمیان کئی بار
ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کئی بار اسرائیل میں انتہائی
خوفناک مشن مکمل کر چکی ہے جس سے اسرائیل کو بے پناہ نقصان
پہنچا ہے۔ اس لئے اسرائیل کے صدر کسی صورت بھی پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے اپنی کسی ایجنسی کا ٹکراؤ نہیں چاہتے لیکن انہیں ایک اہم
اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کا ایک سائنس دان ڈاکٹر یونس ایک ایسا
اینٹی میزائل نیٹ ورک تخلیق کرنے میں مصروف ہے کہ اس کے بعد
اسرائیل اور ایکریمیا کے ایجاد کردہ سیکورڈ میزائل کو بھی روکا جا سکے
گا کیونکہ یہ سیکورڈ میزائل دنیا کے کسی بھی اینٹی میزائل سسٹم سے
روکے نہ جا سکتے تھے اور اسرائیل کی شدید ترین خواہش تھی کہ جیسے
ہی یہ میزائل ورکنگ آرڈر میں آئیں انہیں پاکیشیا پر فائر کر دیا
جائے اور پاکیشیا کے تمام ایٹمی مراکز کو مکمل طور پر تباہ کر کے اسے
بے دست و پا کر دیا جائے۔ اس کے لئے پاکیشیا کے ہمسایہ اور
دشمن ملک کافرستان کی مدد حاصل کی گئی تھی۔ سیکورڈ میزائل
کافرستان سے فائر کئے جا سکتے تھے لیکن جب اس ڈاکٹر یونس کے
اینٹی میزائل نیٹ ورک کے بارے میں پتہ چلا تو اسرائیل کو اپنا
تمام ٹاسک بے کار ہوتا نظر آنے لگا لیکن اسرائیل براہ راست

پاکیشیا سے نہ الجھنا چاہتا تھا کیونکہ ردعمل کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل کے سیکورڈ میزائل اور دوسری اہم ترین تنصیبات کو تباہ کر سکتی تھی۔ چنانچہ اسرائیل کے صدر نے گولڈن کراس کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ گولڈن کراس خفیہ تنظیم تھی اور دوسری اس تنظیم کا براہ راست کوئی تعلق اسرائیل سے نہیں تھا۔ چنانچہ یہ مشن گولڈن کراس کو دیا گیا اور میں اس سلسلے میں خود جا کر اسرائیل کے صدر صاحب سے ملا۔ ہمارے درمیان تفصیلی مذاکرات ہوئے۔ میں نے صدر صاحب کو یقین دلایا کہ گولڈن کراس اس انداز میں کام کرے گی کہ اسرائیل تو اسرائیل، گولڈن کراس کا نام بھی سامنے نہیں آئے گا۔ چنانچہ میں نے یہ مشن ناراک کے آرتھر کے ذمے لگایا کیونکہ آرتھر کا سیٹ اپ پاکیشیا میں اسلحے کی اسمگلنگ کے سلسلے میں تھا اور وہاں اس کی خصوصی ایجنٹ لارا موجود تھی۔ چنانچہ اس لارا نے حیرت انگیز انداز میں وہاں کامیابی حاصل کر لی۔ ڈاکٹر یونس کو اس انداز میں ہلاک کیا گیا کہ اس کی موت طبی طور پر ہارٹ اٹیک سمجھی گئی۔ لارا نے ڈاکٹر یونس کو پہلے مخصوص انداز میں شیشے میں اتارا کہ اس سے نہ صرف اس کی لیبارٹری میں موجود فارمولا اس کی رہائش گاہ پر منگوا لیا بلکہ فارمولے کی ایک کاپی جو پاکیشیا ریسرچ کونسل کے پاس تھی وہ بھی منگوا لی تھی۔ پھر ڈاکٹر یونس کو ہلاک کر دیا گیا اور اس فارمولے کی فلم بنا کر ان فارمولوں کو اس انداز میں

جلا دیا گیا کہ یہی سمجھا جا سکے کہ ڈاکٹر یونس نے خود ہی یہ فارمولا جلا دیا ہے۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے نہ آ سکتی تھی لیکن یہ فارمولا اسرائیل یا کسی یہودی کے کام کا نہ تھا کیونکہ یہ سیکورڈ میزائل کے اینٹی نظام پر مشتمل تھا جبکہ اسرائیل اور ایکریمیا کے پاس سیکورڈ میزائل تھے۔ اسرائیل کو اس کے اینٹی میزائل سسٹم کی ضرورت نہ تھی اس لئے اس فارمولے کی فلم اسرائیل کے صدر نے میری موجودگی میں ضائع کر دی۔ پاکیشیا سے یہ رپورٹ مل گئی کہ وہاں ملٹری انٹیلی جنس نے انکوائری کر کے ڈاکٹر یونس کی موت کو قدرتی قرار دیا ہے اور یہ کیس فائل کر دیا گیا ہے۔ ہم اور اسرائیل کے صدر بھی مطمئن ہو گئے۔ سیکورڈ میزائل پر ابھی کام ہو رہا ہے۔ اس کی تکمیل میں ابھی کافی عرصہ لگ سکتا ہے لیکن پھر مجھے اطلاعات ملنا شروع ہو گئیں کہ اچانک پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ڈاکٹر یونس کے کیس میں کارروائی شروع کر دی ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی آرتھر نے فوری طور پر پاکیشیا سے اپنے مین آدمی انتھونی اور اس لڑکی لارا کو ایکریمیا بلوا لیا۔ اس آدمی کو تو ایکریمیا میں ایڈجسٹ کر دیا گیا لیکن لارا چونکہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا میں اس کی کارکردگی طویل عرصے سے بے داغ رہی ہے اس لئے لارا کو واپس پاکیشیا بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ لارا حساس اسلحہ کے بزنس میں بھی انتہائی کامیاب ثابت ہوتی رہی ہے اور اپنے مخصوص انداز میں ایسی ڈیل کرتی ہے کہ حساس اسلحہ کے بڑے

بڑے آرڈرز گولڈن کراس کو مل جاتے تھے اور دوسری تنظیمیں منہ
دیکھتی ہی رہ جاتی تھیں اس لئے لارا کی فیس سرجری کر کے اس کا
چہرہ مستقل طور پر یکسر بدل دیا گیا ہے۔ اس کو نئے نام اور نئے
کاغذات سے واپس پاکیشیا بھجوا دیا گیا لیکن اسے حکم دے دیا گیا
کہ وہ وہاں اب گولڈن کراس کی نہ ہی نمائندگی کرے گی اور نہ ہی
اس سلسلے میں کوئی کام کرے گی بلکہ اس کا کام اب صرف حساس
اسلحے کی ڈیلنگ ہو گا اور لارا کو انتھونی کی جگہ دے دی گئی کیونکہ
انتھونی کے بعد وہی اس تمام نیٹ ورک سے واقف ہے۔ اس کے
بعد مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ناراک میں ایک
آدمی سے گولڈن کراس اور لارا کے بارے میں معلومات حاصل
کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس آدمی نے اسے تو انکار کر دیا لیکن
مجھے اطلاع دے دی۔ اس نے بتایا کہ اس معلومات حاصل کرنے
والے عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ گولڈن کراس کا ہیڈکوارٹر ریاست
مونٹاما کے شہر ہاکو میں ہے اور جزائر غرب الہند کے ایک جزیرے
پر ڈاجنگ ہیڈکوارٹر بنایا گیا ہے۔ اسے لارا اور انتھونی کے بارے
میں بھی معلوم تھا کہ انتھونی ولنگٹن میں ڈراپ ہو گیا اور لارا ناراک
پہنچ گئی ہے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ خصوصی
میٹنگ کال کی جائے اور ایسا لائحہ عمل طے کیا جائے جس سے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کیا جا سکے اور یہ ساری تفصیل بھی میں
نے اس لئے بتائی ہے کہ آپ کو اس بارے میں پوری آگاہی

سکے۔ پوری دنیا کے ایجنٹ اس عمران سے خوفزدہ رہتے ہیں اور میں
نے جن جن سے بھی اس سلسلے میں بات کی ہے ان سب نے بتایا
ہے کہ اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے گولڈن کراس کے
خلاف کام شروع کر دیا ہے تو پھر وہ لازماً سب کچھ تباہ کر دیں
گے۔ ان کی شہرت ہی ایسی ہے“...... فشر نے مسلسل بولتے ہوئے
کہا۔

”سپر چیف۔ ہمارا ٹارگٹ اب کیا ہے“...... اس عورت نے
کہا۔

”ظاہر ہے ہمارا ٹارگٹ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران
کا خاتمہ ہے اور کیا ہو سکتا ہے“...... فشر نے کہا۔

”سپر چیف۔ میرے خیال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اس
فارمولے کی واپسی کے لئے کام کر رہی ہے ورنہ اسے براہ راست
ہمارے ساتھ کیا دشمنی ہو سکتی ہے اور ہمارا شاید بطور گولڈن کراس یہ
پہلا مشن پاکیشیا میں مکمل کیا گیا ہے۔ وہاں اصل کام تو حساس اسلحے
کا ہے کیونکہ پاکیشیا حدود اربعہ کے لحاظ سے ایک ایسی جگہ ہے کہ
اس کے ارد گرد علاقوں میں انتہائی حساس اسلحہ کی مسلسل اور بے پناہ
کھپت ہے۔ اسرائیل کا کام ہو چکا ہے لیکن ہمارے پاس ایسے لوگ
نہیں ہیں جو اس سیکرٹ سروس کا اس انداز میں مقابلہ کر سکیں۔
زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ ہم سب انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے
لیکن اس طرح پوری دنیا میں ہمارا حساس اسلحے کا بزنس مکمل طور پر

تباہ ہو کر رہ جائے گا اور دوسری تنظیمیں اس بزنس میں اتنی آگے
بڑھ جائیں گی کہ پھر ہمیں دوبارہ ان کا مقابلہ کرنے کی ہمت ہی نہ
ہو سکے گی''...... اس عورت نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
''تمہاری بات درست ہے لوسیا۔ لیکن اب ہمیں کیا کرنا چاہئے
یہ بتاؤ''...... فشر نے کہا۔
''باس۔ اگر یہ فارمولا بچ جاتا تو ہم یہ فارمولا پاکیشیا کو واپس
دے کر اپنی جان چھڑا لیتے۔ پھر یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے
خلاف کام نہ کرتی لیکن اب جبکہ فارمولا ضائع ہو چکا ہے تو اب
آپ ہی بتائیں کہ کیا کیا جائے''...... لوسیا نے کہا۔
''یہی بات میں نے بھی سوچی تھی لیکن اب جو کچھ ہو چکا ہے
وہ تو ہو چکا''...... فشر نے کہا۔
''سر چیف۔ میرے خیال میں اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ان
تک یہ بات پہنچا دیں کہ ہم نے فارمولا اسرائیل پہنچا دیا ہے۔ اس
طرح ان کا رخ اسرائیل کی طرف ہو جائے گا اور اسرائیل بہرحال
ایک بڑا ملک ہے اور اس کے پاس ایسے وسائل ہیں کہ وہ ان کا
خاتمہ کر سکتا ہے''...... ایک آدمی نے کہا۔
''لیکن اس طرح ہم یہودیوں کے خلاف کام نہیں کریں
گے''...... دوسرے آدمی نے کہا۔
''آسکر کی بات درست ہے۔ اس طرح ہم واقعی یہودیوں کے
مفادات کے خلاف کام کریں گے اور ایسا کرنا ناممکن ہے''...... فشر

نے جواب دیا۔
''باس۔ ایک اور حل ہو سکتا ہے''...... دوسرے آدمی نے کہا۔
''کیا''...... فشر نے چونک کر پوچھا۔
''پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ یقین دلایا جائے کہ اسرائیل کے
صدر نے فارمولا ضائع کر دیا ہے پھر وہ یقیناً خواہ مخواہ کی بھاگ
دوڑ سے باز آ جائیں گے''...... دوسرے آدمی نے کہا۔
''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے جانسن۔ لیکن یہ کام کس طرح
ہو سکتا ہے''...... فشر نے کہا۔
''جس آدمی نے آپ کو بتایا ہے کہ عمران نے اس سے رابطہ کیا
ہے اسے استعمال کیا جائے۔ یقیناً اس عمران کو اس پر اعتماد ہو
گا''...... جانسن نے کہا۔
''اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی قابل عمل حل ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں
ایسا ہی کرتا ہوں لیکن فوری طور پر ہمیں بہرحال انڈر گراؤنڈ ہونا
پڑے گا۔ ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر کلوز کر دو اور تم خود بھی انڈر گراؤنڈ
ہو جاؤ۔ میں بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں گا۔ جب مجھے حتمی اطلاع مل
جائے گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب ہمارے خلاف کام نہیں
کرے گی تو ہم دوبارہ سیٹ اپ قائم کر لیں گے''...... فشر نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
''پورے سیٹ اپ کو بچانے کے لئے یہ ضروری ہے باس۔
لیکن آپ ابھی ایک ماہ کے لئے ایسا حکم دیں لیکن اسلحے کے بزنس

کو کلوز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ہیڈ کوارٹر کو کلوز کر دیا جائے اور آپ سمیت ہم تینوں بھی انڈر گراؤنڈ ہو جائیں لیکن اسلحے کا کام چلتا رہے''...... لوسیا نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ طے ہو گیا۔ اب آپ جا کر اس فیصلے پر فوری عمل کریں۔ میں اس آدمی سے رابطہ کر کے اس عمران تک فارمولے کے ضائع ہونے کی بات پہنچاتا ہوں''...... فشر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

ٹائیگر نے کار رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ یہاں ایک آدمی سے ملنے آیا تھا۔ اس آدمی کا نام کنگ تھا اور کنگ کا تعلق ایک کلب سے تھا اور ٹائیگر کے نوٹس میں یہ بات آئی تھی کہ کنگ نے کسی غیر ملکی سے نہ صرف طویل ملاقات کی ہے بلکہ اس غیر ملکی سے اس نے بہت بھاری رقم بھی وصول کی ہے اور ٹائیگر کا اصل کام ہی چونکہ ایسے معاملات کا کھوج لگانا تھا جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مدد مل سکے اس لئے وہ اس اطلاع پر چونک پڑا تھا۔ اس نے کنگ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ کنگ اپنے فلیٹ میں ہے تو ٹائیگر اس رہائشی پلازہ میں پہنچ گیا تھا تاکہ کنگ سے اس کے فلیٹ میں ملاقات کر سکے۔ کنگ اس کا اچھا خاصا دوست تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ کنگ سے

اصل بات معلوم کر لے گا کہ غیر ملکی نے اسے ایسا کون سا مشن دیا ہے جس کے عوض اسے اس قدر بھاری رقم مل گئی ہے۔

استقبالیہ سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کنگ اپنے فلیٹ میں ہی موجود ہے تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لفٹ میں اس کے ساتھ دو مرد اور ایک عورت بھی تھی۔ انہوں نے ساتویں فلور پر جانا تھا جبکہ ٹائیگر نے تیسرے فلور پر اترنا تھا کیونکہ کنگ کا فلیٹ تیسرے فلور پر تھا۔ لفٹ سے اتر کر وہ راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ کنگ کا فلیٹ سب سے آخر میں تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس فلور پر ہی اس لڑکی لارا کا فلیٹ تھا جسے اس نے چیک کیا تھا اور جہاں سے گولڈن کراس کا کارڈ ملا تھا۔

فلیٹ کا دروازہ بند تھا اور سائیڈ پلیٹ پر کارلا کے نام کا کارڈ موجود تھا لیکن جیسے ہی ٹائیگر آگے بڑھا اسے فلیٹ کے اندر سے کٹک کی مخصوص آواز سنائی دی۔ آواز تالے میں چابی گھومنے اور دروازہ کھلنے کی تھی۔ ٹائیگر ابھی دو قدم ہی آگے بڑھا ہو گا کہ اس نے اپنے عقب میں دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو وہ آگے جا کر کنگ کے فلیٹ کے دروازے پر رک گیا۔ اسی لمحے لارا کے فلیٹ کا دروازہ کھل گیا اور ایک لڑکی باہر آ گئی۔ اس نے بڑے پراسرار انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور ٹائیگر کو دیکھ کر وہ چونک پڑی لیکن ٹائیگر نے اسی لمحے ہاتھ اٹھا کر کنگ کے فلیٹ کی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ لڑکی اطمینان بھرے انداز میں مڑی اور دروازہ لاک

کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے کنگ کی آواز سنائی دی لیکن ٹائیگر نے کوئی جواب نہ دیا اور تیزی سے مڑ کر اس لڑکی کے پیچھے چلتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن لفٹ اس لڑکی کو لے کر نیچے جا چکی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا اور پھر بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ نیچے اترتا چلا گیا اور پھر جب وہ گراؤنڈ فلور پر پہنچا تو اس نے اس لڑکی کو پارکنگ کی طرف جاتے دیکھا۔

ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ وہ واپس چلا جائے کیونکہ یہ لڑکی لارا نہیں تھی۔ لارا کی تصویر اس نے ایئر پورٹ کے کاغذات میں دیکھی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کا چہرہ لارا سے یکسر مختلف تھا۔ اسی طرح اس کا ہیئر سٹائل بھی اس سے مختلف تھا لیکن اس کے اس انداز میں فلیٹ سے نکلنے پر اس کے دل میں ایک کھٹک سی پیدا ہو گئی تھی۔ گو یہ لڑکی لارا نہیں تھی لیکن بہرحال اس کا کوئی قریبی تعلق اس سے ضرور تھا کہ اس کے پاس لارا کے فلیٹ کی باقاعدہ چابی موجود تھی اور اس کا نام کارلا بھی لارا سے ملتا جلتا تھا اس لئے اس نے اپنا خیال جھٹک دیا اور اس لڑکی کے بارے میں مکمل چھان بین کا فیصلہ کر لیا۔ کنگ سے تو بعد میں بھی وہ مل سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکی نیلے رنگ کی ایک کار میں بیٹھی پارکنگ سے نکلی اور اس کا رخ بیرونی گیٹ کی طرف تھا۔ ٹائیگر نے کار کا

نمبر چیک کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کار کے عقبی شیشے پر لگا ہوا ایک مخصوص سٹیکر بھی اس نے دیکھ لیا۔ اس سٹیکر کی وجہ سے وہ آسانی سے اس کار کو پہچان سکتا تھا۔ کار کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر بائیں طرف کو مڑ کر آگے بڑھتی چلی گئی تو ٹائیگر دوڑتا ہوا پارکنگ میں پہنچا اور چند لمحوں بعد اس کی کار بھی کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر بائیں طرف مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اس لڑکی کی کار کو چیک کر لیا لیکن اس کی کار چیک کرتے ہی اس نے اپنی کار کی رفتار آہستہ کر دی کیونکہ وہ لڑکی اسے دیکھ چکی تھی اس لئے ٹائیگر اس کے قریب نہ جانا چاہتا تھا۔ پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ لڑکی کی کار ٹڈ نائٹ کلب کی عقبی گلی میں مڑ گئی جبکہ ٹائیگر اپنی کار آگے بڑھا لے گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹڈ نائٹ کلب کی یہ عقبی گلی آگے جا کر بند ہو جاتی ہے۔

ٹڈ نائٹ کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہاکسن تھا جو ٹائیگر کا دوست تھا اس لئے ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس کے آفس کا ایک خفیہ راستہ عقبی گلی سے بھی نکلتا ہے۔ لڑکی کا اس گلی میں کار لے جانے کا مطلب تھا کہ وہ اس خفیہ راستے سے ہاکسن کے پاس جا رہی ہے۔ ٹائیگر نے کافی آگے جا کر کار کو موڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کار کو کلب کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔ وہ کافی عرصے بعد اس کلب میں آیا تھا کیونکہ ہاکسن کا دھندہ چھوٹے

پیمانے پر منشیات اور اسلحے کا تھا اور ٹائیگر کو اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مین گیٹ سے وہ اندر ہال میں آیا تو ہال زیر زمین دنیا کے افراد سے بھرا ہوا تھا۔ وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا اور پھر کاؤنٹر پر پہنچ کر وہ چونک پڑا کیونکہ کاؤنٹر پر اس کا پرانا دوست ہارڈی کھڑا ہوا تھا۔ ہارڈی مختلف کلبوں میں کام کرتا تھا اور اکثر ٹائیگر سے اس کی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ہارڈی اس کی بے حد عزت کرتا تھا اس لئے ٹائیگر بھی اس کے ساتھ دوستانہ انداز رکھتا تھا۔

"ارے۔ تم یہاں آ گئے ہو ہارڈی"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر کہا۔

"اوہ آپ۔ جی ہاں۔ میں گزشتہ پندرہ روز سے یہاں موجود ہوں"...... ہارڈی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آخری بار جب تم سے ملاقات ہوئی تھی تو تم گیلارڈ کیسینو میں تھے اور ہاکسن کے بارے میں تو کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ملازموں کو معاوضہ دینے میں خاصا کنجوس ہے۔ پھر تم گیلارڈ کیسینو چھوڑ کر یہاں کیسے آ گئے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ہاکسن اس کلب کا مالک نہیں ہے۔ وہ اسے فروخت کر کے کافرستان چلا گیا ہے۔ اب اس کی نئی مالکہ مس کارلا ہیں۔ وہ بے حد فیاض خاتون ہیں"...... ہارڈی نے مسکراتے ہوئے کہا تو

ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

''کارلا۔ وہ کون ہے۔ نیا نام ہے''...... ٹائیگر نے لہجے میں حیرت بھرتے ہوئے کہا۔

''ابھی ایکریمیا سے آئی ہیں اور انہوں نے آتے ہی یہ کلب خرید لیا ہے۔ خاصی سمجھ دار خاتون ہیں۔ کلب کا کام اچھا جا رہا ہے۔ آپ بتائیں آج ادھر کیسے آ گئے''...... ہارڈی نے ایپل جوس کا ایک گلاس تیار کر کے ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''میں تو ہاکسن سے ملنے آیا تھا۔ کافی عرصہ ہو گیا تھا اس سے ملے ہوئے۔ آج ادھر سے گزرا تو میں نے سوچا کہ چلو اس سے ملاقات کر لوں اور اس جوس کا بے حد شکریہ''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوس کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔

''مس کارلا سے مل لیں''...... ہارڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب اس سے تعارف کون کرائے گا''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں کرا دیتا ہوں۔ اچھی خاتون ہیں''...... ہارڈی نے کہا۔

''کیا یہ بھی ہاکسن کی طرح منشیات اور اسلحے کے دھندے میں ملوث ہے یا نہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں لیکن ایک کال میں نے ویسے ہی گزرتے ہوئے سن لی تھی۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ مس کارلا

اسلحے کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی کام کرتی ہے''...... ہارڈی نے آہستہ سے کہا۔

''یہ کلب لائن ہی ایسی ہے۔ چاہے مرد ہو یا عورت۔ صرف کلب تک محدود نہیں رہ سکتے''...... ٹائیگر نے جوس کا گلاس خالی کر کے کاؤنٹر پر رکھتے ہوئے کہا۔

''آپ ملیں گے۔ میں کروں بات''...... ہارڈی نے کہا۔

''کیا کہو گے اس سے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ آپ انڈر ورلڈ کے بڑے معروف آدمی ہیں۔ آپ کے تعلقات بے حد وسیع ہیں''...... ہارڈی نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ کرو فون۔ اب آ تو گیا ہوں تو مل ہی لوں''۔ ٹائیگر نے کہا تو ہارڈی نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کاؤنٹر سے ہارڈی بول رہا ہوں میڈم''...... ہارڈی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ یہاں کاؤنٹر پر انڈر ورلڈ کے معروف آدمی جناب ٹائیگر موجود ہیں۔ وہ ہاکسن کے بڑے گہرے دوست ہیں۔ وہ ان سے ملنے آئے تھے۔ آپ کے بارے میں انہیں علم ہی نہ تھا۔ وہ تو واپس جا رہے تھے لیکن میں نے انہیں آپ سے ملاقات پر آمادہ کر لیا ہے۔ وہ بہت اچھے دوست ہیں۔ آپ کو ان سے مل کر یقیناً مسرت ہو گی''...... ہارڈی نے دوسری طرف سے بات سن کر تفصیل

سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ تھینک یو میڈم''...... ہارڈی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''میڈم بخوشی آپ سے ملنے پر تیار ہوگئی ہیں''...... ہارڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے تو تم اسے مس کہہ رہے تھے۔ اب اتنی جلدی وہ مس سے میڈم کیسے بن گئی''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہارڈی بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے آپ کے سامنے اسے مس اس لئے کہا تھا کہ آپ انہیں بوڑھی نہ سمجھ لیں۔ ویسے وہ میڈم ہی کہلواتی ہیں''...... ہارڈی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی ہنس پڑا۔

''اوکے۔ میں مل آؤں تمہاری مس میڈم کارلا سے''...... ٹائیگر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اسے ابھی تک معلوم تھا کہ ہاکسن کا دفتر کہاں ہے اس لئے وہ درمیان سے سائیڈ راہداری سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔ راہداری خالی پڑی تھی۔ ٹائیگر نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر تیزی سے دونوں ہاتھوں سے تھپکنا شروع کر دیا۔ اس معاملے میں اس کی مہارت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ اسے اب آئینے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد اس کا چہرہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا اور بالوں کا انداز

بھی بدل گیا تھا۔ ٹائیگر آگے بڑھ گیا اور پھر آفس کے دروازے پر پہنچ کر اس نے دروازے کو دھکیلا اور اسے کھولتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ آفس ویسے ہی تھا جیسے ہاکسن کے وقت میں تھا۔ البتہ اب میز کے پیچھے ہاکسن کی بجائے وہی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کا تعاقب کرتا ہوا وہ یہاں تک آیا تھا۔

''میرا نام ٹائیگر ہے میڈم۔ ہاکسن میرا بہت اچھا دوست تھا''۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کئے بغیر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہارڈی نے مجھے بتایا ہے کہ تمہارا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے۔ کیا دھندہ ہے تمہارا''...... کارلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''حساس اسلحے کا دھندہ''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو کارلا بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ۔ کس گروپ سے متعلق ہو''...... کارلا نے چونک کر پوچھا۔

''ایک بین الاقوامی تنظیم ہے گولڈن کراس۔ اس سے''۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر گولڈن کراس کا نام لیا تھا اور اس نام کا ردعمل اس کی توقع سے زیادہ شدید ثابت ہوا۔ کارلا اس طرح اچھلی جیسے کرسی میں اچانک الیکٹرک کرنٹ آ گیا ہو۔

''کیا۔ کیا نام لیا ہے تم نے''...... چند لمحوں بعد کارلا نے کہا۔

''کیا بات ہے۔ تم اس طرح چونکی کیوں ہو۔ کیا تم جانتی ہو

اس بارے میں“...... چونکہ کارلا نے اسے تم کہہ دیا تھا اس لئے ٹائیگر بھی آپ کی بجائے تم پر اتر آیا تھا۔

”ہاں۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ یہ انتہائی باوسائل اور بہت مضبوط تنظیم ہے۔ خاص طور پر یورپ اور ایکریمیا میں اس کا بڑا نام ہے۔ اسی لئے تو میں چونکی تھی کہ یہاں پاکیشیا میں بھی اس کا نام ہے“...... کارلا نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب اتنی بڑی تنظیم بھی نہیں ہے جتنا شدید ردعمل تم نے ظاہر کیا ہے۔ بہرحال گزارا ہو جاتا ہے“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا پینا پسند کرو گے“...... کارلا نے کہا۔

”کچھ نہیں۔ میں لکی پلازہ سے آ رہا ہوں۔ وہاں سب کچھ لیا ہے“...... ٹائیگر نے جان بوجھ کر اس پلازہ کا نام لے دیا جہاں اس نے کارلا کو دیکھا تھا اور لکی پلازہ کا ردعمل بھی کارلا پر انتہائی شدید ہوا تھا۔

”تم۔ تم کون ہو۔ بولو“...... یکلخت میز کی کھلی دراز سے کا نے مشین پسٹل اٹھا کر اس کا رخ ٹائیگر کی طرف کرتے ہو۔ کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا تھا۔

”ارے۔ ارے۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ میں نے تو ایک راہ پلازہ کا نام لیا ہے۔ اس میں ایسی کیا بات ہے۔ میں وہاں ا سے ملنے گیا تھا“...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخ

اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود پیپر ویٹ اڑتا ہوا کارلا کے اس ہاتھ پر لگا جس میں مشین پسٹل تھا۔ کارلا نے اس پر فائر کھول دیا تھا لیکن ٹائیگر کے اچانک ہٹ جانے کی وجہ سے گولیاں سیدھی سامنے دروازے میں جا لگیں جبکہ ٹائیگر کو پہلے ہی اندازہ تھا اس لئے اس نے پیپر ویٹ اٹھا لیا تھا اور اس نے اٹھتے ہی کارلا کے ہاتھ پر مار دیا تھا ورنہ اس کے لئے مشین پسٹل کا رخ بدل دینا مشکل نہ تھا اور ٹائیگر لازماً ہٹ ہو جاتا۔

پھر جیسے ہی مشین پسٹل کارلا کے ہاتھ سے نکلا ٹائیگر جو میز کی سائیڈ پر پہنچ چکا تھا اس نے بجلی کی سی تیزی سے کارلا کی گردن پکڑی اور پلک جھپکنے میں کارلا چیختی ہوئی اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتی ہوئی سامنے کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت نیچے قالین پر جا گری۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے واپس پلٹا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر رکھا اور اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کارلا کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ وہ بے ہوش چکی تھی۔ ٹائیگر نے تیزی سے جھک کر اسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ اس خفیہ راستے کی طرف بڑھتا چلا گیا جو عقبی گلی میں نکلتا تھا۔

میز کے ایک کونے میں کار کی چابیاں پڑی ہوئی اسے نظر آ گئی تھیں۔ چابیاں اس نے اٹھا لی تھیں۔ اس کا خیال تھا کہ اس کارلا

کی کار میں ہی اسے ڈال کر رانا ہاؤس لے جائے گا کیونکہ اس کی
اپنی کار کلب کے سامنے پارکنگ میں موجود تھی اور اسے وہاں سے
یہاں لانے میں کافی وقت لگ سکتا تھا اور اس دوران کارلا کی بے
ہوشی کسی طرح بھی سامنے آ سکتی تھی۔ عقبی گلی میں پہنچ کر اس نے
چابی کی مدد سے کار کا دروازہ کھولا اور بے ہوش کارلا کو عقبی سیٹ
کے درمیانی خلاء میں ٹھونس کر اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ چونکہ اس
کے چہرے پر ماسک میک اپ تھا اس لئے اسے اس بات کی کوئی
فکر نہیں تھی کہ کوئی اسے دیکھ کر پہچان لے گا۔ مختلف سڑکوں سے
گزرنے کے بعد وہ رانا ہاؤس کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے نیچے
اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھ
اور جوزف باہر آ گیا۔

"میں ٹائیگر ہوں جوزف۔ پھاٹک کھولو"...... ٹائیگر نے ا
چونکتا دیکھ کر کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور چند لمحوں ب
جب بڑا پھاٹک کھل گیا تو ٹائیگر جو اس دوران ڈرائیونگ سیٹ
بیٹھ چکا تھا کار کو آگے بڑھا کر وسیع و عریض گیراج میں لے گ
اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اپنے سر اور چہرے
موجود ماسک اتارا تو سامنے برآمدے میں موجود جوانا جو اجنبی
دیکھ کر چوکنا سا ہو گیا تھا بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹ
ہوا کار کی طرف بڑھنے لگا جبکہ جوزف بھی پھاٹک بند کر کے وا

آ گیا تھا۔ ٹائیگر نے کار کا عقبی دروازہ کھولا۔

"اس لڑکی کو اٹھا کر بلیک روم میں لے جاؤ۔ اس کا میک اپ
چیک کرو۔ میں اس دوران کلب سے اپنی کار لے آؤں"...... ٹائیگر
نے جوزف سے کہا۔

"یہ ہے کون"...... جوزف نے پوچھا۔

"عمران صاحب کے ایک کیس کے سلسلے میں مشکوک ثابت
ہوئی ہے۔ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو گی"...... ٹائیگر نے جواب
دیا۔

"ٹھیک ہے"...... جوانا نے کہا اور اس نے بے ہوش کارلا کو اٹھا
کر کاندھے پر ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اندرونی طرف بڑھ
گیا۔

"یہ کار واپس لے جاؤ گے"...... جوزف نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کو راستے میں کہیں چھوڑ دوں گا۔ اس کا یہاں رہنا
یک نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
یب سے ماسک میک اپ باکس نکالا اور ایک اور ماسک نکال کر
ل نے اسے اپنے سر اور چہرے پر چڑھایا اور وہیں کھڑے
ھڑے اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو تھپکنا شروع کر
ا۔ پہلا ماسک اس نے اس لئے اتار دیا تھا کہ جوانا اور جوزف
لمئن ہو سکیں اور چونکہ اترا ہوا ماسک دوبارہ استعمال نہ ہو سکتا تھا
ا لئے اسے نیا ماسک چڑھانا پڑا تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کارلا

کی کار کو رانا ہاؤس سے نکال کر باہر آ گیا۔ کلب سے تقریباً دو
سڑکیں پہلے اس نے کار ایک پبلک پارکنگ میں روکی اور پھر وہیں
بیٹھے بیٹھے اس نے اپنا دوسرا ماسک بھی اتار دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
پیدل چلتا ہوا کلب پہنچ گیا۔ اس نے پارکنگ کارڈ اور رقم دی اور
پھر کار لے کر وہ واپس رانا ہاؤس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کارلا اس
کی نظروں میں کافی مشکوک ہو چکی تھی۔ اس نے گولڈن کراس اور
لکی پلازہ کے بارے میں سن کر جس ردعمل کا اظہار کیا تھا اس نے
ٹائیگر کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اسے رانا ہاؤس لے جائے۔ گو اس کے
اپنے خیال کے مطابق کارلا میک اپ میں نہ تھی لیکن وہ اسے اچھی
طرح چیک کر لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"میک اپ چیک ہوا"...... ٹائیگر نے جوانا سے پوچھا جو باہ
ہی موجود تھا۔

"یہ لڑکی میک اپ میں نہیں ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہ خود ہی بتائے گی سب کچھ"...... ٹائیگر۔
کہا اور تیزی سے بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اس کے سا
تھا۔ بلیک روم میں ایک کرسی پر کارلا بے ہوشی کے عالم میں را
میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔

"یہ لڑکی مجھے تربیت یافتہ لگتی ہے اس لئے راڈز کو ڈبل لاک
دو"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس
کرسی کے عقب میں ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے معلومات حاصل کی
جا سکیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے ماسٹر سے بات کر لو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ
خود اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہیں"...... جوانا نے کہا۔

"ابھی مجھے اس پر صرف شک ہے۔ کوئی خاص بات سامنے
آئے گی تو پھر ہی باس سے بات کروں گا ورنہ انہیں خواہ مخواہ
تکلیف ہو گی"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر
ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کارلا کا ناک اور منہ ایک ہاتھ
سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کارلا کے جسم میں حرکت کے
آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ
کر وہ ٹائیگر کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کارلا نے
کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے
لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑی
ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں"...... کارلا نے پوری طرح
شعور میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے ٹائیگر اب
اپنے اصل چہرے میں تھا اس لئے وہ اسے فوری پہچان نہ سکی تھی
جبکہ جوانا کو وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام ٹائیگر ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو کارلا چونک پڑی۔
اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ٹائیگر۔ نہیں۔ تم ٹائیگر نہیں ہو۔ ہاں البتہ لباس وہی ہے"۔
کارلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت میں ماسک میک اپ میں تھا"...... ٹائیگر نے
جواب دیا۔

"اوہ نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو ورنہ مجھے فوراً معلوم ہو جاتا لیکن
میں کہاں ہوں۔ میں تو اپنے آفس میں تھی اور تم نے مجھے یہاں
کیوں جکڑ رکھا ہے اور یہ نیگرو کون ہے"...... کارلا نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔

"میں تمہیں تمہارے آفس کے خفیہ راستے سے اٹھا کر یہاں
لے آیا ہوں۔ اس راستے کا مجھے علم تھا کیونکہ کلب کا پہلا مالک
ہاکسن میرا دوست تھا اور یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے
اور یہ میرا ساتھی ہے جوانا۔ ایکریمیا کی مشہور زمانہ پیشہ ور قاتلوں
کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ
جو سچ ہے وہ بتا دو"...... ٹائیگر اس نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بتاؤں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تم کیوں میر
خلاف ہو گئے ہو"...... کارلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس
لہجہ بتا رہا تھا کہ اب وہ ذہنی طور پر سنبھل گئی ہے۔

"ٹانگ پیچھے لے جا کر بٹن پریس کرنے کی تکلیف مت
کارلا۔ یہ کرسیاں ڈبل لاکڈ ہیں اس لئے تم اس کے لاک نہ کھ
سکو گی اور تمہاری یہ حرکت بتا رہی ہے کہ تم پوری طرح تربیت

ہو"...... ٹائیگر نے کہا کیونکہ اس نے کارلا کی ٹانگ کو مڑتے ہوئے
دیکھ لیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں تو ویسے ہی ٹانگ میں درد کی وجہ سے اسے
سیدھی کر رہی تھی۔ میں بے قصور ہوں۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"۔
کارلا نے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ لکی پلازہ میں تم لارا کے فلیٹ میں کیا کر رہی
تھی اور تمہارے پاس اس کی چابیاں کیسے آ گئیں"...... ٹائیگر نے
کہا تو کارلا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب مجھے یاد آ گیا۔ جب میں اس فلیٹ سے نکل
رہی تھی تو تم ساتھ والے فلیٹ کی ڈور بیل پریس کر رہے تھے"۔
کارلا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں نے تمہیں اس فلیٹ
سے نکلتے دیکھ کر تمہارا پیچھا کیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لارا نے یہ فلیٹ مجھے ایکریمیا میں فروخت کر دیا تھا اور
چابیاں مجھے دے دی تھیں لیکن میں نے ابھی وہاں رہائش نہیں
رکھی"...... کارلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم لارا سے یہ بات کنفرم کرا سکتی ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کنفرم۔ وہ کیسے"...... کارلا نے چونک کر کہا۔

"فون کے ذریعے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اب کہاں ہے۔ میری اس سے

ملاقات ناراک میں ہوئی تھی۔ اس وقت میری ہاکسن سے کلب کے سلسلے میں بات چیت ہو رہی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں مستقل پاکیشیا شفٹ ہو رہی ہوں تو اس نے مجھے اپنا فلیٹ خریدنے کے لئے کہا اور چونکہ میرے نزدیک جو قیمت لارا نے بتائی تھی وہ نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے میں نے اسے رقم دے کر چابیاں لے لیں''...... کارلا نے کہا۔

''اس نے تمہارے نام ٹرانسفر کرنے کے لئے اس کی کوئی دستاویز دی ہوں گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی میں نے کوئی ضرورت ہی نہیں سمجھی تھی۔ کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا''...... کارلا نے کہا۔

''جوانا۔ یہ لڑکی مسلسل جھوٹ بول رہی ہے''...... ٹائیگر نے اس بار ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا سے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں ابھی اس کی ہڈیاں توڑتا ہوں''...... جوانا نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مت مارو مجھے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں بے گناہ ہوں'' کارلا نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب باس والا نسخہ استعمال کرنا پڑے گا ورنہ زبان نہیں کھولے گی''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور اٹھ کر کارلا کی طرف بڑھ گیا۔

''مت مارو مجھے۔ میں بے گناہ ہوں۔ مت مارو''...... کارلا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن ٹائیگر نے انتہائی سرد مہری سے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر سے اس نے اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا۔ کمرہ کارلا کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ گونج ہی رہی تھی کہ ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور کارلا کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا اور کمرہ کارلا کے پے در پے چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کے سر پر موجود ہاتھ اٹھانے کی بجائے خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی نیلے رنگ کی رگ پر مار دیا اور کارلا کے حلق سے یکلخت ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے اس پر جان کنی کی کیفیت طاری ہو گئی ہو۔ اس کا پورا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔ چہرے پر پسینہ آبشار کی صورت میں بہنے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور اس کی حالت انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔

''بولو۔ لارا کہاں ہے۔ بولو''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں لارا ہوں۔ میں لارا ہوں''...... کارلا کے منہ سے رک کر الفاظ نکلے تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم لارا ہو۔ یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر یونس کو کس نے ہلاک کیا تھا''۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے۔ میں نے ہلاک کیا تھا"...... کارلا نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لاشعوری طور پر بول رہی ہے۔

"تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"مجھے مت مارو۔ میں بے گناہ ہوں۔ میں بے گناہ ہوں"۔

اچانک کارلا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہنا شروع کیا تو ٹائیگر نے خنجر کے دستے سے اس کی پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی اور اس ضرب کے نتیجے میں کارلا کا جسم یکلخت تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ یکلخت پتھریلا سا ہو گیا اور آنکھیں ایک زاویئے پر مرتکز ہو گئیں۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیسے تم نے ڈاکٹر یونس کو ہلاک کیا اور کیوں کیا"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ مجھے گولڈن کراس کے باس نے حکم دیا تھا کہ میں ڈاکٹر یونس کو ہلاک کر کے اور اس سے فارمولا حاصل کر کے اس کی فلم بناؤں اور فارمولا وہیں جلا دوں اور ڈاکٹر یونس کو اس انداز میں ہلاک کروں کہ اس کی موت قدرتی معلوم ہو۔ میں نے ڈاکٹر یونس کو ٹریس کیا۔ وہ مجھے ایک کلب میں ملا تھا اور وہ عیاش طبع آدمی تھا۔ میں نے اس پر اپنے مخصوص نسوانی حربے آزمائے تو وہ میرے قابو میں آ گیا۔ پھر میں اس کی رہائش گاہ پر آنے جانے لگی۔ میں نے دو راتیں اس کے ساتھ گزاریں۔ میں نے شراب میں کاسا

کال ملا کر اسے پلا دی اور پھر ڈاکٹر یونس میرے ٹرانس میں آ گیا۔ میں نے اسے حکم دیا کہ وہ اینٹی نظام کا فارمولا اور اس کی کاپی لے آئے اور وہ لے آیا۔ پھر میں نے اسے مخصوص دوا کا انجکشن لگا دیا اور اس پر ہلکا سا دل کا دورہ پڑا تو اس نے خود ہی ڈاکٹر کو فون کر دیا۔ پھر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں نے اس فارمولے کی فلم بنائی اور فارمولے اور کاپی کو جلا کر واپس آ گئی۔ پھر میں نے یہ فلم ایکریمیا بھجوا دی۔ پھر مجھے فوری طور پر ایکریمیا پہنچنے کا کہا گیا اور میں وہاں پہنچ گئی۔ وہاں ایک ماہر نے میرے چہرے کی سرجری کر کے میرا چہرہ بدل دیا۔ میں نے ہیئر سٹائل بھی بدل دیا اور اپنی مردہ بہن کا نام اپنا لیا۔ مجھے نئے کاغذات مل گئے اور پھر میں واپس پاکیشیا آ گئی۔ یہاں میں نے اپنے آپ کو سب کی نظروں سے بچانے کے لئے ہاکسن کا کلب خرید لیا۔ پھر میں لکی پلازہ میں اپنے فلیٹ پر گئی۔ وہاں سے میں نے ایک اہم چیز اٹھانی تھی۔ وہ چیز اٹھا کر میں واپس آئی تو تم نے مجھے دیکھ لیا"...... کارلا نے رک رک کر خود ہی ساری تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"کیا اہم چیز تم نے اٹھانی تھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس فارمولے کی فلم کی دوسری کاپی"...... کارلا نے جواب دیا۔

"دوسری کاپی۔ کیا مطلب۔ کھل کر بتاؤ"...... ٹائیگر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے فارمولے کی جو کاپی بنائی تھی اس کی ایک نقل میں نے اپنے پاس محفوظ کر لی تھی تاکہ اگر ایک کاپی گم ہو جائے تو میں دوسری کاپی ہیڈکوارٹر بھجوا دوں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ میرے والی کاپی اسرائیل بھجوائی گئی ہے اور اسرائیل کے صدر نے یہ فلم ضائع کر دی ہے کیونکہ وہ اس فارمولے کو کسی صورت بھی کسی کے سامنے نہ لانا چاہتے تھے تاکہ کوئی ان کے میزائل کا اینٹی سسٹم نہ بنا سکے۔ مجھے چونکہ بطور لارا فوری طور پر ایکریمیا جانا پڑا تھا اس لئے میں دوسری کاپی ساتھ نہ لے جا سکتی تھی۔ اب یہاں واپس آ کر میں نے سوچا کہ اس کاپی کو وہاں سے نکال کر کسی بینک لاکر میں محفوظ کر دوں تاکہ خفیہ طور پر اس کا سودا کسی دوسرے ملک سے کر کے بھاری رقم کما سکوں لیکن تم وہاں آفس میں پہنچ گئے اور پھر میں بے ہوش ہو گئی"...... کارلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ دوسری کاپی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میری جیکٹ کی اندرونی جیب میں۔ میں آفس میں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ جا کر کسی بینک لاکر میں اسے رکھوں کہ تم آ گئے"۔ کارلا نے جواب دیا۔

"تم نے اس کی تلاشی لی تھی جوانا"...... ٹائیگر نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ ایک جیب میں ایک مائیکرو فلم موجود تھی۔ وہ میں میز پر رکھ دی ہے"...... جوانا نے سائیڈ پر پڑی ہوئی میز کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اس میز کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں دیگر متفرق چیزوں کے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی ڈبیہ بھی موجود تھی۔

"میں اسے چیک کر لوں۔ تم اس کا خیال رکھنا"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو وہ لباس تبدیل کر چکا تھا۔
اس نے سلیمان کو آواز دی۔

”جی صاحب“...... دوسرے لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل
ہوتے ہوئے کہا۔

”میں ٹیم لے کر ایکریمیا جا رہا ہوں مشن پر۔ تم نے فلیٹ
خیال رکھنا ہے“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جی صاحب“...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران دروازے
طرف بڑھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران مڑا اور اس
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں
عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ رانا ہاؤس سے“...... دوسری طر

ے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”رانا ہاؤس سے۔ کیا مطلب۔ کیا وہاں جوزف اور جوانا کافی
نہ تھے کہ تم بھی وہاں پہنچ گئے“...... عمران نے چونک کر کہا۔

”باس۔ میں نے لارا کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ اس وقت رانا
ہاؤس میں ہے اور فارمولے کی دوسری کاپی بھی اس سے دستیاب
ہو گئی ہے۔ میں نے اسے چیک کیا ہے۔ وہ واقعی اینٹی میزائل سسٹم
کا فارمولا ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی“...... عمران نے حقیقی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ آپ آ جائیں۔ لارا سے مزید کچھ پوچھنا چاہیں تو
وہ ابھی زندہ ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں آ رہا ہوں“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔

”حیرت انگیز۔ جس کام کے لئے ہم ایکریمیا جا رہے تھے وہ
ٹائیگر نے یہیں مکمل کر لیا ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

”اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ شاگرد ہمیشہ استاد سے بڑھ جاتا
ہے“...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں واقعی“...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ

راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا اب آپ ایکریمیا نہیں جائیں گے"...... سلیمان نے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"یہ تو رانا ہاؤس جا کر معلوم ہو گا کہ اصل حقیقت کیا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر سیڑھیاں اتر کر وہ تیزی سے نیچے موجود گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ لارا تو ایکریمیا جا چکی تھی اور پھر فارمولے کی کاپی کا یہاں سے دستیاب ہو جانا ایک ایسی بات تھی جو کسی طرح بھی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر اس نے کار جیسے ہی گیراج میں روکی اور نیچے اترا تو ٹائیگر اس کے قریب پہنچ گیا۔

"تم نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے ٹائیگر۔ یہ سب کیسے ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کنگ سے ملنے لکی پلازہ میں جانے سے لے کر لارا سے پوچھ گچھ تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مائیکرو فلم عمران کی طرف بڑھا دی۔

"کمال کر دیا تم نے۔ ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں کارکردگی" عمران نے تحسین آمیز انداز میں ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ گلاب کے پھول کی مانند کھل اٹھا۔

"شکریہ باس"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس عمران جوزف اور جوانا نے بھی عمران کو سلام کیا۔

"میں پہلے اس فارمولے کو چیک کر لوں۔ پھر بات ہو گی"۔ عمران نے ان دونوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ عمران نے بڑی تفصیل سے اس فارمولے کو چیک کیا اور پھر اس نے مشین آف کر کے فلم کو ڈبیہ میں ڈال کر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے جوانا نے مشورہ دیا تھا کہ کارلا سے پوچھ گچھ سے پہلے آپ سے بات کر لوں لیکن اس وقت مجھے بھی صرف شک تھا کیونکہ میری نظروں میں یہ میک اپ میں نہ تھی اور جوانا نے بھی بتایا تھا کہ اس نے سپیشل میک اپ واشر سے چیکنگ کی ہے۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے لیکن میں اس لئے مشکوک تھا کہ گولڈن کراس اور لکی پلازہ کی بات سن کر اس کا ردعمل بے حد شدید ہو گیا تھا۔ جب میں نے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرنے لگا تو اس نے انتہائی اعتماد سے جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ چنانچہ مجبوراً مجھے پہلے اس کے نتھنے کاٹنے پڑے اور پھر پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضرب لگا کر اس کے لاشعور میں موجود سب کچھ باہر نکالنا پڑا ورنہ شاید یہ تربیت یافتہ عورت کم از کم اس دوسری کاپی کے بارے میں کچھ نہ بتاتی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اس سے گولڈن کراس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرو۔ میں یہ فلم فوری طور پر سرداور کو پہنچا دوں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کے اچانک اغوا ہونے سے یہاں گولڈن کراس کا گروپ حرکت میں آ جائے۔ میں پہلے اس فلم کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کا تحفظ بند ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بلیک روم میں جانے کی بجائے باہر گیراج میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ پھر سرداور سے مل کر اس نے فارمولے والی فلم ان کے حوالے کر کے انہیں سارے واقعات بتائے تو سرداور فلم کے اس طرح مل جانے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت پر شکر بجا لائے۔ عمران نے ان سے کہہ دیا کہ وہ اس فارمولے کی دو تین کاپیاں کرا لیں تا کہ دوبارہ اسے چرایا نہ جا سکے اور ایک کاپی سر سلطان کے ذریعے چیف آف سیکرٹ سروس کو بھی بھجوا دیں اور اس فارمولے پر کام اس انداز میں شروع کرایا جائے کہ ایکریمیا، اسرائیل یا کافرستان کو اس کا علم نہ ہو سکے کیونکہ یہ دوسری کاپی اس لڑکی لارا نے اپنے طور پر بنائی تھی۔ اس کا علم اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے اس لئے اسرائیل اور گولڈن کراس یہی سمجھتے رہیں گے کہ فارمولا ختم ہو چکا ہے۔ سرداور کے وعدہ کرنے پر عمران نے ان سے اجازت لی اور پھر سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"آپ نے تو ایکریمیا جانا تھا۔ پھر"...... بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ وہ بغیر گئے یہاں بیٹھے بٹھائے بھی چیک کا بندوبست کر سکتا ہے"...... عمران نے سلام کا جواب دینے کے بعد کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں بیٹھے بٹھائے۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے اسے ٹائیگر کے فون کرنے سے لے کر سرداور سے جا کر ملنے تک کی تمام روئیداد سنا دی۔

"حیرت ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ رحم کرے تو اسباب بھی خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس فارمولے کا اس انداز میں مل جانا کہ اسرائیل اور ایکریمیا اسے ختم کر چکے ہوں واقعی اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا اور اس کے عوام پر خصوصی رحمت ہے"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور مجھ پر بھی کہ یہاں بیٹھے بٹھائے چیک مل جائے گا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے کیا ہی کیا ہے جو آپ کو چیک ملے گا۔ تمام کام تو ٹائیگر نے کیا ہے اور ٹائیگر کو ہائر ہی نہیں کیا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ دیکھو تو سہی تمہاری کتنی رقم بچ گئی ہے ورنہ ٹیم

یہاں سے نجانے کہاں کہاں جاتی۔ واقعی سب اخراجات بچ گ
ہیں اور پھر ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور اگر استاد کو تم نے ہائر کیا ہ
سمجھو شاگرد بھی ہائر ہو گیا''...... عمران نے بڑے احتجاج بھر
لہجے میں کہا۔

''تو اب آپ اس گولڈن کراس کے خلاف کام نہیں کر
گے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''اب کام کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے۔ اب خالی جا
گولڈن کراس کا خاتمہ کرنا سیکرٹ سروس کا کام نہیں ہے۔ ای
نجانے کتنی تنظیمیں پوری دنیا میں کام کر رہی ہوں گی''...... عمران
منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس تنظیم نے ڈاکٹر یونس کو ہلاک کیا ہے''...... بلیک
نے کہا۔

''اسے لارا نے ہلاک کیا تھا اور اب تک لارا ہلاک ہو چ
گی اس لئے حساب برابر''...... عمران نے جواب دیتے ہو۔
اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھ

''ایکسٹو''...... عمران نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے مخصوص
میں کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں''......دوسری
سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو بے
چونک پڑے کیونکہ سلیمان بغیر کسی انتہائی ضرورت کے یہاں

کرتا تھا۔

''کیا ہوا ہے سلیمان۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

''ایکریمیا سے اولڈ گروش کا فون آیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے کوئی انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے اس لئے آپ اسے فون کر لیں''...... سلیمان نے کہا۔

''اچھا۔ ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے ڈائری نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔ عمران صفحے پلٹتا رہا۔ پھر ایک صفحے کو کچھ دیر تک غور سے دیکھ کر اس نے ڈائری بند کر کے رکھی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''برائٹ کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت تھا۔

''میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ اولڈ گروش سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ اولڈ گروش بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد اولڈ گروش کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں

پاکیشیا سے۔تم نے میرے فلیٹ پر فون کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے فون کیا تھا کیونکہ مجھے ایک ایسی خبر ملی ہے جس کا تعلق تمہارے ملک سے ہے اور خبر بھی انتہائی اہم ہے لیکن میرے پاس تمہارا فون نمبر نہ تھا اس لئے میں نے تمہارے شہر کی انکوائری سے تمہارا نمبر معلوم کیا اور وہاں فون کیا"...... اولڈ گروش نے کہا۔

"کیسی خبر"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تمہارے ملک کے کسی فارمولے کو گولڈن کراس نے اس انداز میں چرایا کہ اصل فارمولا جلا دیا اور اس کی مائیکرو فلم بنا لی۔ یہ مائیکرو فلم گولڈن کراس نے اسرائیل کے صدر کو پہنچا دی اور صدر نے اس مائیکرو فلم کو واش کر کے ضائع کر دیا۔ یہ خبر جب مجھے ملی تو میں بے حد حیران ہوا کہ اس قدر محنت سے حاصل کی گئی مائیکرو فلم کو واش کر دیا گیا ہے تو میں نے اپنے ذرائع سے اسرائیل سے اس بات کی تصدیق کرائی تو واقعی اس بات کی تصدیق کر دی گئی پھر میں نے وجہ معلوم کی تو مجھے بتایا گیا کہ اسرائیل اور ایکریمیا کے کسی خاص میزائل کے خلاف پاکیشیا نے اینٹی میزائل سسٹم فارمولا ایجاد کیا تھا اور اس میزائل کے تحفظ کے لئے اسرائیل نے گولڈن کراس کے ذریعے اصل فارمولا جلا دیا اور فلم حاصل کر لی یہ فلم اس لئے واش کر کے ختم کر دی گئی کہ پاکیشیا کے ساتھ ساتھ کوئی اور ملک بھی اس سے اینٹی سسٹم نہ بنا سکے کیونکہ یہ

اسرائیل اور ایکریمیا کے خصوصی میزائلوں کو ناکارہ کر سکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں"...... اولڈ گروش نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا ورنہ میں خواہ مخواہ اس فلم کے حصول کے لئے بھاگتا پھرتا۔ تھینک یو اولڈ گروش"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسی اطلاع ہے عمران صاحب۔ مجھے تو اس کی وجہ تسمیہ سمجھ نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گولڈن کراس اور اسرائیل کو اس بات کا واقعی علم نہیں ہے کہ لارا نے دوسری کاپی بنا لی تھی۔ انہوں نے گولڈن کراس کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کے لئے یہ اطلاع بھجوائی ہے جبکہ بقول ٹائیگر لارا پہلے ہی بتا چکی تھی کہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی بھیجی ہوئی کاپی اسرائیل میں ضائع کر دی گئی ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ یہ فارمولا بہرحال اسرائیل اور ایکریمیا کے سیکورڈ میزائلوں کے خلاف تھا۔ اب پاکیشیا خاموشی سے اس کو تیار کر کے یہاں نصب کر لے گا"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ مشن ختم ہو گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ٹائیگر موجود ہے یہاں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس لڑکی لارا کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دی گئی ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹائیگر سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میں آپ کی کال کے انتظار میں ہی یہاں رکا ہوا تھا"...... کچھ دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اس لڑکی سے گولڈن کراس کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ لارا گولڈن کراس کے بارے میں صرف اتنا جانتی ہے کہ اس کا باس جس کا نام آرتھر ہے ناراک میں رہتا ہے۔ اس کے

علاوہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔ البتہ اس نے ایک بات ایسی کہی ہے جس پر مجھے تو یقین نہیں آیا لیکن جس حالت اور کیفیت میں اس نے بتایا ہے وہ جھوٹ نہیں بول سکتی تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا بتایا ہے اس نے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ لارا نے بتایا ہے کہ گولڈن کراس کے تحت بحر ہند کے مشہور جزیرے اگالیگا جو گریٹ لینڈ کے تحت ہے ایک خفیہ میزائل بیس تیار کیا جا رہا ہے تاکہ وہاں سے اسرائیل کے خصوصی میزائلوں کو پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر فائر کیا جا سکے۔ لارا نے بتایا ہے کہ اس کے چیف نے اسے بتایا ہے کہ بیس تیار ہو چکا ہے اور ادھر اسرائیلی میزائل پر بھی کام مکمل ہونے والا ہے۔ جیسے ہی میزائل پر کام مکمل ہو گا اسے اگالیگا بھجوا دیا جائے گا اور وہاں سے اسے فوری طور پر پاکیشیا پر فائر کر دیا جائے گا۔ میرے مزید پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ایک ڈیڑھ ہفتے کے دوران ایسا ہو جائے گا لیکن وہ وہاں کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکی۔ البتہ اس نے یہ بتایا ہے کہ کافرستان نے اسرائیل سے رابطہ کیا تھا تاکہ کافرستان سے پاکیشیا پر میزائل فائر ہو سکے لیکن جب وہاں کا اسرائیلی سائنس دانوں نے جائزہ لیا تو ایسا ہونا ممکن نہیں تھا کیونکہ راستے میں ایسے پہاڑ آ جاتے ہیں جنہیں یہ میزائل عبور نہیں کر سکتا اس لئے کافرستان کی بجائے اگالیگا کا انتخاب کیا گیا اور پھر وہاں بیس کی تیاری شروع کر دی گئی اور اب وہ مکمل بھی ہو چکا ہے"...... ٹائیگر

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس بات پر یقین کیوں نہیں آیا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے باس کہ لارا کی اتنی اہمیت نہیں ہو سکتی کہ اس قدر اہم ترین پراجیکٹ کے بارے میں اسے بتایا جا سکے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارا دوسروں کو احمق بنانے کا فن جانتی تھی کیونکہ ڈاکٹر یونس کو اس نے جس طرح احمق بنایا ہے وہ انتہائی حیران کن ہے۔ ڈاکٹر یونس سائنس دان تھا اور سائنس دان بھی انتہائی سینیئر۔ ایسا خشک مزاج آدمی بھی اگر لارا کی انگلیوں پر ناچنے لگے تو یہ آرتھر تو بہرحال سائنس دان نہیں ہے۔ البتہ یہ بتاؤ کہ آرتھر کے بارے میں اس نے کچھ تفصیل بتائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس نے بتایا ہے کہ آرتھر ناراک کے معروف ہوٹل سکائی ویو کا مالک ہے اور بطور مالک وہ اس ہوٹل میں بیٹھتا ہے لیکن وہاں اس کا نام آرتھر نہیں بلکہ لارڈ ولسن ہے۔ آرتھر اس کا کوڈ نام ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ اس کی تصدیق کریں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تصدیق تو کرنا ہوگی۔ صرف ایک لڑکی کی بات پر تو

اگا لیگا نہیں جا سکتی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چاسکی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔ میں کافرستان سے بول رہا ہوں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف۔ سپیشل نمبر پر بات کرو"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ چیف بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رابرٹ۔ بول رہا ہوں چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"گولڈن کراس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ حساس اسلحے کو ڈیل کرنے والی تنظیم ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا ناراک میں چیف ہے آرتھر۔ اس کے بارے میں

جانتے ہو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

''نہیں چیف۔ میں نے اس میں دلچسپی نہیں لی کیونکہ اسلحے سے ہمارا کوئی تعلق ہی نہیں ہے''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''ناراک کا معروف ہوٹل ہے سکائی ویو۔ اس کا مالک لارڈ ولسن بطور مالک ہوٹل میں بیٹھتا ہے لیکن وہ کوڈ نام آرتھر کے ساتھ ناراک میں گولڈن کراس کا چیف ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اطلاع ملی ہے کہ اس آرتھر یا لارڈ ولسن نے بتایا ہے کہ بحر ہند کے جزیرے اگالیگا میں گولڈن کراس کے تحت ایک میزائل بیس تیار کیا گیا ہے جہاں سے اسرائیلی مخصوص میزائل فائر کر کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کیا جائے گا۔ میں نے اس اطلاع کی فوری طور پر تصدیق کرانی ہے اور یہ تصدیق آرتھر یا لارڈ ولسن ہی کر سکتا ہے۔ کیا تم اس سے پوچھ گچھ کر سکتے ہو''...... عمرلن نے کہا۔

''یس سر۔ بڑی آسانی سے''...... دوسری طررف سے کہا گیا۔

''تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کی تصدیق کراؤ اور اگر اس سے اس بیس کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم ہو سکیں تو معلوم کر کے سپیشل فون پر رپورٹ کرو''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ رابرٹ کو بہت کم کام دیتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ وہاں پاکیشیا کا سپیشل ایجنٹ ہے اور اسے دوسروں کی نظروں سے بچانے کے لئے مخصوص کاموں میں ہی ملوث کیا جا سکتا ہے ورنہ عام طور پر اگر یہ کام کرتا رہے تو بہرحال دوسرے ملکوں کے ایجنٹوں کی نظروں میں آ سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اگر واقعی یہ بیس ہے تو آپ اسے تباہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری ہے ورنہ تو پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو آسانی سے تباہ کر دیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ان کے پاس ایک میزائل فائر بیس تو نہیں ہو گا۔ وہ دوسرا بیس بنا کر میزائل فائر کر سکتے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ایک بیس تیار کرنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے اور میری سرداور سے تفصیلی بات چیت ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر یونس اس کام میں خاصی پیش رفت کر چکا تھا۔ ان کے ورکنگ نوٹس موجود ہیں لیکن اصل فارمولا نہ ہونے کی وجہ سے یہ ورکنگ نوٹس کام نہ آ سکتے تھے اس لئے پیش رفت رک گئی تھی۔ اب جبکہ اصل فارمولا مل گیا ہے تو اب ورکنگ نوٹس کام دے سکتے ہیں اس لئے سرداور کے بقول اب یہ نظام زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر اندر تیار ہو کر نصب ہو جائے

گا اور پھر سیکورڈ میزائل پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اس لئے ہم نے انہیں دو ماہ تک روکنا ہے اور اگر یہ بیس تباہ کر دیا جائے تو نیا بیس بنانے میں بہرحال دو ماہ سے زیادہ عرصہ لگ جائے گا۔ پھر ہمیں اس کی فکر نہ ہو گی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے اچانک عمران کو اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"جولیا اور اس کے ساتھی میرا انتظار کر رہے ہوں گے اور میرے نہ جانے کی وجہ سے وہ یقیناً میرا قصیدہ پڑھ رہے ہوں گے۔ میں وہاں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ صرف اس بیس کی تباہی کی بجائے اس گولڈن کراس کے ہیڈکوارٹر کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے تاکہ یہ لوگ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن فوری مسئلہ اس بیس کا ہے۔ اس کے بارے میں مصدقہ اطلاع مل جائے پھر سوچیں گے کہ اس کے علاوہ کیا ہونا چاہئے اور کیا نہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

گولڈن کراس کا سپر چیف فشر اپنے سپیشل آفس میں موجود تھا۔ اس نے گولڈن کراس کا ہیڈکوارٹر کلوز کر دیا تھا اور اب وہ ایک رہائشی کوٹھی میں بنائے گئے اپنے خصوصی آفس میں شفٹ ہو گیا تھا۔ پورے ایکریمیا اور یورپ میں گولڈن کراس کے بڑے عہدیداروں کو انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا تھا۔ البتہ اسلحے کے کاروبار کو روکا نہیں گیا تھا اور فشر نے اولڈ گروش کے ذریعے عمران تک یہ بات پہنچانے کا بندوبست بھی کر دیا تھا کہ فارمولا اسرائیل کے صدر نے ضائع کر دیا تھا اس لئے اسے امید تھی کہ اس کے بعد عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کارروائی کرنے سے باز آ جائے گی۔ وہ آفس میں بیٹھا ایک فائل دیکھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سپر چیف بول رہا ہوں"...... فشر نے سخت لہجے میں کہا۔

"اولڈ گروش بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ جو ٹاسک تمہارے ذمے لگایا گیا تھا وہ مکمل ہو گیا ہے یا نہیں"...... فشر نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے عمران سے بات کر لی ہے اور اسے یقین دلا دیا ہے کہ فارمولا ضائع کر دیا گیا ہے"...... اولڈ گروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا تم وہاں کے کسی ایسے گروپ کو جانتے ہو جو وہاں عمران وغیرہ کی مخبری کر سکے"...... فشر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میرا وہاں کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"...... اولڈ گروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تمہارا معاوضہ تو تمہیں مل چکا ہو گا"...... فشر نے کہا۔

"ہاں۔ البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے۔ کیا لارڈ ولسن جو ناراک کے سکائی ویو ہوٹل کا مالک ہے وہ آپ کا آدمی تھا اور اس کا کوڈ نام آرتھر تھا"...... اولڈ گروش نے کہا تو فشر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں۔ کیوں"...... فشر نے چونک کر کہا۔

"اسے اس کے آفس سے اغوا کر لیا گیا ہے اور پھر اس کی لاش پولیس کو بیچ پارک کے ایک کونے میں پڑی ملی ہے"...... اولڈ گروش نے جواب دیا۔

"یہ کس نے کیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"...... فشر نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ معلوم تو ہے لیکن۔ سپر چیف صاحب۔ یہ میرا بزنس ہے"...... اولڈ گروش نے کہا۔

"تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ مل جائے گا۔ فکر مت کرو"۔ فشر نے کہا۔

"تو پھر سن لیں کہ اسے اغوا کرنے والا ایک آدمی رابرٹ گروپ سے تعلق رکھتا ہے اور اس رابرٹ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... اولڈ گروش نے کہا تو فشر کو یوں محسوس ہوا جیسے کرسی میں اچانک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... فشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سپر چیف صاحب۔ میں نے کبھی غیر حتمی بات منہ سے نہیں نکالی۔ جو کچھ میں آپ کو بتا رہا ہوں وہ حتمی ہے"...... اولڈ گروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے کیوں اغوا کرایا گیا ہے۔ وجہ"...... فشر نے کہا۔

"اس کے لئے آپ کو مزید رقم خرچ کرنا پڑے گی"...... اولڈ گروش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بولو۔ کتنا معاوضہ لو گے تمام تفصیلات فراہم کرنے کا"...... فشر نے کہا۔

"زیادہ نہیں۔ صرف دس لاکھ ڈالر"...... اولڈ گروش نے کہا۔

"اوکے۔مل جائیں گے۔کب تک اطلاع دے سکتے ہو"۔فشر نے کہا۔

"ایک گھنٹے کے اندر اندر"...... اولڈ گروش نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں انتظار کروں گا"...... فشر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آرتھر تک یہ لوگ کیسے پہنچ گئے۔ ناراک میں تو کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ آرتھر کون ہے لیکن یہ لوگ اس تک بھی پہنچ گئے۔ کیوں۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اور پھر ایک گھنٹہ اس نے بڑی بے چینی کی حالت میں گزارا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے سے بھی دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فشر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"سپر چیف بول رہا ہوں"...... فشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اولڈ گروش بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اولڈ گروش کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... فشر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"آرتھر سے معلوم کیا گیا ہے کہ بحر ہند کے جزیرے اگالیگا میں گولڈن کراس کے تحت جو میزائل فائر بیس تیار کیا گیا ہے وہ کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں لیکن آرتھر کو صرف ا معلوم تھا کہ اس بیس کو وہاں گولڈن کراس کے تحت تیار کیا گ ہے۔ اس سے زیادہ اسے معلوم نہ تھا اور آرتھر نے بتایا ہے کہ ا

اس بات کا علم اگالیگا میں اس بیس پر کام کرانے والی گولڈن کراس کی ڈائریکٹر مس لوسیا سے ہوا تھا"...... اولڈ گروش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس قدر تفصیل کا علم اتنی جلدی کیسے ہو گیا"...... فشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی یقین نہیں آ رہا تھا کہ اولڈ گروش اتنے کم وقت میں اتنی تفصیل معلوم کر لے گا۔

"مجھے پہلے سے معلوم تھا کہ آپ اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں گے اس لئے میرے آدمیوں نے اس ایجنٹ رابرٹ کی فون کال انتہائی جدید ترین آلات کی مدد سے ٹیپ کر لی اور جو تفصیل میں نے بتائی ہے وہ اس ایجنٹ رابرٹ نے پاکیشیا میں اپنے چیف کو بتائی ہے"...... اولڈ گروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ یہ سب غلط ہے۔ گولڈن کراس کا کسی میزائل بیس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ یہ کام تو ہماری لائن کا ہی نہیں ہے اور نہ ہی گولڈن کراس کی کوئی ڈائریکٹر لوسیا ہے"...... فشر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"غلط ہے یا صحیح۔ یہ تو آپ بہتر جانتے ہوں گے۔ میں نے تو اپنا کام کیا ہے۔ آپ کی بات درست ہو گی۔ آرتھر نے انہیں ڈاج دیا ہو گا"...... اولڈ گروش نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے کام کیا ہے۔ تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے

گا۔ گڈ بائی‘‘...... فشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر ہتھیلی کی پشت سے پیشانی پر آ جانے والا پسینہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ گو اس نے اولڈ گروش کو چکر دینے کے لئے یہ کہہ دیا تھا کہ ساری معلومات غلط ہیں لیکن وہ جانتا تھا کہ ساری معلومات درست ہیں۔ اسرائیل نے گولڈن کراس کی نگرانی میں یہ میزائل بیس اس لئے تیار کرایا تھا تاکہ روسیاہ اور دوسرے ممالک کے ایجنٹوں کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے ورنہ اسرائیلی ایجنٹوں کو سب پہچانتے تھے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ لوسیا اور آرتھر دونوں ایک دوسرے کے گہرے دوست بھی رہے ہیں اس لئے لامحالہ آرتھر کو لوسیا کی زبانی اس بات کا علم ہوا ہو گا لیکن اصل بات جو اس کے ذہن میں کھٹک رہی تھی وہ یہ تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیسے معلوم ہوا کہ آرتھر اس بارے میں جانتا ہے اور آرتھر، لارڈ ولسن ہے۔ وہ اب بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ اس سلسلے میں اسے کیا کرنا چاہئے۔ کافی دیر تک سوچنے کے بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’رافٹ بول رہا ہوں‘‘...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’سپر چیف بول رہا ہوں‘‘...... فشر نے سرد لہجے میں کہا۔

’’یس سر۔ حکم سر‘‘...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

’’ناراک میں آرتھر کا سیکنڈ چیف کون ہے‘‘...... فشر نے پوچھا۔

’’راسٹن ہے جناب‘‘...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

’’اس سے میری بات کراؤ‘‘...... فشر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فشر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... فشر نے کہا۔

’’راسٹن بول رہا ہوں سپر چیف۔ ناراک سے جناب‘‘۔ دوسری طرف سے ایک منمناتی ہوئی آواز سنائی دی۔

’’آرتھر کے ساتھ کیا ہوا ہے‘‘...... فشر نے سرد لہجے میں پوچھا۔

’’جناب۔ چیف آرتھر کو ان کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا۔ رہائش گاہ پر موجود تمام گارڈز اور ملازمین کو ہلاک کر دیا گیا۔ پھر چیف آرتھر کی لاش پولیس کو ایک پارک سے دستیاب ہوئی اور ان پر خوفناک انداز میں تشدد کیا گیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

’’اغوا کنندگان کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے‘‘...... فشر نے سرد لہجے میں کہا۔

’’یس سر۔ ایک آدمی رابرٹ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ اس اغوا میں ملوث ہے اور وہ یہاں کا گینگسٹر ہے۔ ہم اسے شدت سے تلاش کر رہے ہیں لیکن وہ غائب ہو گیا ہے۔ جیسے ہی اس کا

سراغ ملا اس کو پکڑ کر اس سے اس پورے گینگ کا پتہ چلا کر ان
سب کا خاتمہ کر دیا جائے گا''...... راسٹن نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
''ٹھیک ہے۔ اب تم آرتھر کی جگہ سنبھال لو اور یہ کام اب تمہارا
پہلا ٹاسک ہے''...... فشر نے کہا۔
''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
''ہیڈکوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ اس رابرٹ کا تعلق پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے ہے اور آرتھر کو اس لئے اغوا کرایا گیا تھا کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سے کوئی راز حاصل کرنا چاہتی تھی۔ کیا
تمہیں اس بارے میں معلوم ہے''...... فشر نے کہا۔
''نہیں جناب۔ البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ پاکیشیا میں ہماری
ایجنٹ سابقہ لارا اور موجودہ کارلا ہے''...... راسٹن نے جواب دیا۔
''کیا شروع سے اب تک وہی ہے''...... فشر نے پوچھا۔
''یس سر۔ پہلے لارا کو واپس بلا لیا گیا تھا۔ پھر آرتھر نے اس
کے چہرے کی سرجری کرا کر اس کا چہرہ بدل دیا اور اس کا نام کار
رکھ دیا۔ اس کے لئے نئے کاغذات تیار کرائے گئے اور پھر وہ اس
نئے چہرے اور نئے نام اور کاغذات کے ساتھ دوبارہ پاکیشیا چلی گ
اور ابھی تک وہیں ہے''...... راسٹن نے جواب دیا۔
''کیا یہ لڑکی لارا، آرتھر کی دوست تھی''...... فشر نے پوچھا۔
''یس سر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو فشر نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔
''پاکیشیا سے معلوم کرو کہ کارلا کس پوزیشن میں ہے اور اگر وہ
زندہ ہو تو اسے فوراً ایکریمیا کال کرو تاکہ میں اس سے بات کر
سکوں''...... فشر نے کہا۔
''یس سر''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
''مجھے فوری اطلاع دینا''...... فشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب
اس کے ذہن میں یہ بات تقریباً واضح ہو گئی تھی کہ اس لڑکی لارا
کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگالیگا بیس کے بارے میں معلوم
ہوا ہو گا کیونکہ لازماً آرتھر نے لارا کو اس بارے میں بتایا ہو گا لیکن
اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس بارے میں مزید کیا کیا جا سکتا ہے۔ وہ
کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
''پریذیڈنٹ ہاؤس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔
''گولڈن کراس کا سپر چیف بول رہا ہوں۔ جناب صدر
صاحب سے بات کرنی ہے۔ اٹ از موسٹ ایمرجنسی''...... فشر نے
تیز لہجے میں کہا۔
''یس سر۔ ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔
''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... کچھ دیر بعد لڑکی کی آواز

سنائی دی۔

’’یس‘‘...... فشر نے جواب دیا۔

’’جناب صدر صاحب سے بات کیجئے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’جناب۔ میں فشر بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ سپر چیف گولڈن کراس‘‘...... فشر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’یس۔ کیوں کال کی ہے‘‘...... صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

’’سر۔ مجھے حتمی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگالیگا بیس کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے‘‘...... فشر نے کہا۔

’’یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا آپ کی تنظیم سے یہ راز لیک آؤٹ ہوا ہے‘‘...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’یس سر۔ لیکن لیک آؤٹ کرنے والوں کو موت کی سزا دے دی گئی ہے‘‘...... فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’وری بیڈ۔ اس سزا سے اسرائیل کو کیا فائدہ ہوگا۔ میں نے گولڈن کراس کو اس لئے سامنے رکھا تھا کہ اس پر کسی کو شک نہ پڑے گا۔ اب جبکہ فارمولا ختم ہوگیا ہے اب لازماً یہ سیکرٹ سروس اس بیس کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گی تاکہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر سیکورڈ میزائل کا اٹیک نہ کیا جا سکے۔ وری بیڈ‘‘...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

’’یس سر۔ لیکن اگر آپ حکم دیں تو گولڈن کراس اس بیس کی

حفاظت کرے‘‘...... فشر نے کہا۔

’’آپ کے بارے میں اگر اسے معلوم ہو چکا ہے تو اب سوائے اس کے کہ آپ اپنا سب کچھ تباہ کر بیٹھیں اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ اب مجھے اس سلسلے میں ایکریمیا سے بات کرنا ہو گی۔ آپ کا شکریہ‘‘...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فشر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... اس نے تیز لہجے میں کہا۔

’’ناراک سے راسٹن بول رہا ہوں سپر چیف‘‘...... دوسری طرف سے راسٹن کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

’’کیا رپورٹ ہے‘‘...... فشر نے پوچھا۔

’’جناب۔ پاکیشیا میں لارا اچانک اپنے کلب سے غائب ہو گئی ہے اور ابھی تک اس کی لاش بھی سامنے نہیں آئی۔ البتہ اس کی کار ایک پارکنگ میں کھڑی مل گئی ہے۔ آخری بار اس سے ملنے جو آدمی گیا اس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا کے ایک خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران سے ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں معلوم ہو سکا‘‘...... راسٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرو‘‘...... فشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب بات واضح ہو چکی تھی کہ لارا پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ لارا کو آرتھر نے بتایا تھا اور آرتھر کو لوسیا نے۔ اس طرح یہ بات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی تھی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ اس سلسلے میں لوسیا سے بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ اب اس سلسلے میں مزید کوئی پیش رفت نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ بیس مکمل ہو چکا تھا۔ اسے یہ سوچ کر ہی خوشی ہو رہی تھی کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس گولڈن کراس کا پیچھا چھوڑ کر اس بیس کی طرف متوجہ ہو جائے گی اور اس طرح ان کا بزنس پوری رفتار سے جاری رہ سکے گا۔ ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فشر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... فشر نے تیز لہجے میں کہا۔

''لوسیا بول رہی ہوں سپر چیف''...... دوسری طرف سے لوسیا کی آواز سنائی دی تو فشر بے اختیار چونک پڑا۔

''لیں۔ کوئی خاص بات''...... فشر نے چونک کر پوچھا۔

''سپر چیف۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ناراک میں آرتھر کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے''...... لوسیا نے کہا۔

''ہاں۔ اور یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے''...... فشر نے سخت لہجے میں کہا۔

''میری وجہ سے۔ وہ کیوں سپر چیف۔ میں سمجھی نہیں آپ کی بات''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''تمہاری نگرانی میں میزائل بیس اگالیگا میں بنایا گیا۔ تم نے یہ بات آرتھر کو بتا دی۔ آرتھر سے یہ بات لارا تک پہنچ گئی اور لارا سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو گئی۔ یہ بیس پاکیشیا کے خلاف بنایا گیا تھا اور اسرائیل اس لئے سامنے نہ آیا تھا کہ کسی کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے لیکن تمہاری وجہ سے یہ سیکرٹ لیک آؤٹ ہو گیا اور مجھے اسرائیل کے صدر کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا''...... فشر نے تیز لہجے میں کہا۔

''تو کیا اسرائیل کے صدر صاحب نے آپ کو اصل بات نہیں بتائی''...... لوسیا نے کہا تو فشر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اصل بات۔ کیا مطلب''...... فشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سپر چیف۔ یہ بیس اگالیگا میں نہیں بنایا گیا بلکہ اگالیگا میں ایک مصنوعی بیس بنایا گیا ہے جبکہ اصل بیس بحرہند کے مشہور ترین جزیرے مالاگوسی میں بنایا گیا ہے۔ مالاگوسی میں بھی ہمارے آدمیوں کی نگرانی میں ہی بنایا گیا ہے اور اگالیگا میں بھی لیکن اسرائیلی پلان کے مطابق ہم نے کسی صورت مالاگوسی کا نام نہ لینا تھا جبکہ اگر کوئی ہم سے پوچھے تو ہم اگالیگا ہی کا نام لیں۔ چنانچہ جب آرتھر نے مجھ سے اس بارے میں بات کی تو میں نے اسے بھی یہی بتایا کہ بیس اگالیگا میں بنایا گیا ہے اور وہاں واقعی ایک

بیں بنایا گیا ہے لیکن میزائل اگالیگا کی بجائے مالاگوسی سے فائر کیا
جائے گا“...... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوہ۔ شاید اسی لئے صدر صاحب نے مجھے اس بارے میں
مزید پیش رفت سے منع کر دیا ہے“...... فشر نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔
”انہیں آپ کو بتانا چاہئے تھا کہ گولڈن کراس کی وجہ سے اصل
بات سامنے نہیں آئی“...... لوسیا نے کہا۔
”ان کی اپنی کوئی مصلحت ہو گی۔ بہرحال اب مجھے مزید
اطمینان ہو گیا ہے۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس خود ہی ٹکریں مارتی
پھرے گی“...... فشر نے کہا۔
”یس۔ سپر چیف۔ ویسے مجھے آرتھر کی موت پر شدید صدمہ پہنچا
ہے کیونکہ وہ میرا دوست تھا“...... لوسیا نے افسوس بھرے لہجے میں
کہا۔
”ہاں۔ میرے بھی ایسے ہی جذبات ہیں لیکن اب کیا کیا جا
سکتا ہے“...... فشر نے جواب دیا۔
”اگر آپ اجازت دیں تو میں آرتھر کی موت کا انتقام ان سے
لوں“...... لوسیا نے کہا۔
”وہ کیسے“...... فشر نے کہا۔
”یہ لوگ اب لامحالہ اگالیگا آئیں گے۔ میں وہاں طویل عرصہ
رہ چکی ہوں اور میرا سیکشن بھی وہاں رہ چکا ہے۔ ہم وہاں ان

لوگوں کا آسانی سے خاتمہ کر دیں گے“...... لوسیا نے کہا۔
”مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اسرائیلی صدر صاحب کو اعتراض
نہ ہو“...... فشر نے کہا۔
”ان کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ الٹا ان کو تو فائدہ ہی ہو گا۔ ہم
اس سروس کو وہیں اگالیگا میں ہی پھنسا لیں گے اور اس دوران
اسرائیل مالاگوسی میں اپنا مشن مکمل کر لے گا۔ اس طرح تو اسے
فائدہ ہو گا“...... لوسیا نے کہا۔
”اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ ایسی صورت حال میں واقعی اسرائیل کا ہی
فائدہ ہو جائے گا۔ اوکے۔ تمہیں اجازت دی جاتی ہے“...... فشر نے
کہا۔
”تھینک یو سپر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اسرائیل کے صدر کو
آپ کی اور آپ کی تنظیم کی تعریف کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا“۔
لوسیا نے کہا۔
”اوکے“...... فشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے رسیور رکھ دیا کیونکہ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ لوسیا
ان لوگوں کا صحیح جواب بن سکے گی اور اسرائیل جس سروس سے اس
قدر خوفزدہ رہتا ہے اس کے خاتمے کا سہرا بھی گولڈن کراس کے سر
پر ہی بندھے گا۔

جولیا کے فلیٹ میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ ان سب نے عمران کی قیادت میں ناراک جانا تھا اور چیف نے انہیں کہا تھا کہ عمران، جولیا کے فلیٹ پر پہنچنے والا ہے تاکہ فوری روانگی کا انتظام کیا جا سکے لیکن چار گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تھا اور ابھی تک عمران آیا ہی نہ تھا جبکہ اس کے فلیٹ پر فون کر کے جب معلوم کیا گیا تو سلیمان نے صرف اتنا بتایا کہ وہ چار گھنٹے پہلے فلیٹ سے جا چکا ہے۔

"اس عمران نے ہمیں واقعی تماشہ بنا رکھا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں یہ ذلیل کرنے پر تل گیا ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"وہ کسی نہ کسی کام میں مصروف ہو گا۔ وہ لیڈر ہے اور لیڈر پر بے پناہ ذمہ داریاں ہوتی ہیں"...... جولیا نے عمران کی حمایت

کرتے ہوئے کہا۔

"جب چیف نے کہا ہے کہ وہ پہنچنے والا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ روانگی کے علاوہ یہاں اور کوئی کام نہیں ہے۔ وہ جان بوجھ کر کسی ہوٹل میں جا کر بیٹھ گیا ہو گا تاکہ ہم یہاں اس کے انتظار میں بیٹھے سوکھتے اور ذلیل ہوتے رہیں"...... تنویر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں تنویر۔ عمران وقت ضائع کرنے کا قائل نہیں ہے اس لئے لازماً وہ کسی خاص چکر میں ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"تم سارے اس کی حمایت کرتے ہو۔ نجانے اس نے کیا گھول کر پلا دیا ہے تمہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں کافی پلائی جائے تاکہ تمہارا غصہ دور ہو سکے"...... جولیا نے کہا تو تنویر اس کی بات سن کر ہی بے اختیار کھل اٹھا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیئے۔ ظاہر ہے جولیا کا التفات تنویر کے لئے باعث مسرت ہی ہونا تھا۔ جولیا اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"اس بار چیف نے مشن کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا۔ اس کی وجہ"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ابھی صرف ابتدائی کام ہو رہا ہے۔ اصل مشن سامنے آیا ہی نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر

سیار چونک پڑے۔

"چیف بغیر اصل مشن سامنے آئے ٹیم غیر ملک کیسے بھیج سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو چیف لازماً کوئی نہ کوئی اشارہ دیتا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ اصل مشن میں وقت تھوڑا رہ گیا ہو اور ہم ناراک سے ہی اصل مشن پر روانہ ہو جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جولیا ٹرالی دھکیلتی ہوئی واپس سٹنگ روم میں آئی۔ ٹرالی میں کافی کا سامان موجود تھا۔ پھر اس نے کافی کی پیالیاں تیار کر کے ایک ایک سب کے سامنے رکھ دیں۔

"کیا باتیں ہو رہی تھیں"...... جولیا نے اپنی پیالی اٹھاتے ہوئے پوچھا تو صفدر نے اسے کیپٹن شکیل کی بات بتا دی۔

"ہاں۔ عمران انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ وہ ایسے منہ اٹھائے مشن پر نہیں چل پڑتا۔ پہلے وہ تمام معلومات حاصل کرتا ہے۔ مشن کو مکمل طور پر سمجھتا ہے پھر اس انداز میں مخالفوں کے گرد گھیرا ڈالتا ہے کہ مخالفوں کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہیں رہتا"۔ جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے چہروں پر اس کی بات سن کر مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ تنویر کے چہرے پر حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"کیا بات ہے مس جولیا۔ آج آپ عمران کی بڑی سنجیدگی ۔

تعریف کر رہی ہیں"...... صفدر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"ہاں۔ کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہے۔ ہم لوگوں نے غلط طور پر اسے احمق، مسخرہ اور دوسروں کے جذبات سے کھیلنے والا سمجھ لیا ہے حالانکہ تم خود سوچو کہ اگر عمران نہ ہوتا تو اب تک پاکیشیا کو کتنا نقصان پہنچ چکا ہوتا"...... جولیا نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ساتھ ساتھ وہ کافی بھی سپ کر رہی تھی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران نہ ہوتا تو پاکیشیا خدانخواستہ ختم ہو جاتا"......تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کوئی انسان ملک کے لئے ناگزیر نہیں ہوتا۔ انسان فانی ہے جبکہ ملک قائم رہتے ہیں۔ میرا مقصد تھا کہ عمران کی ذہانت اور کارکردگی کی وجہ سے پاکیشیا کو کس قدر فائدے مل چکے ہیں اور آج پاکیشیا کا نام پوری دنیا میں گونج رہا ہے اور ہم اسے احمق، مسخرہ اور باتونی سمجھ کر اس کا مذاق اڑتے رہتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"آج تو لگتا ہے کہ تمہاری کایا ہی پلٹ چکی ہے"......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں گزشتہ کئی دنوں سے اس پر سوچتی رہی ہوں اور پھر میں اس حتمی نتیجے پر پہنچی ہوں کہ مجھے جذباتی اور ابنارمل ہونے کی بجائے بالکل اسی طرح سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ ملک کی خدمت کرنی چاہئے جیسے عمران کرتا ہے۔ عمران تو سرے سے سیکرٹ

سروس کا ممبر ہی نہیں ہے اور وہ اس قدر کام کرتا ہے تو میں تو
سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہوں اس لئے مجھے عمران سے بھی بڑھ
کر ملک کی خدمت کرنی چاہئے''...... جولیا نے اسی طرح سنجیدہ لہجے
میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی
آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ عمران صاحب ہوں گے۔ میں دروازہ کھولتا ہوں''۔
صفدر نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''مس جولیا۔ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر قائم بھی رہیں۔
آپ میں عمران سے زیادہ صلاحیتیں ہیں اور مجھے خوشی ہو گی کہ آپ
کی صلاحیتیں جذباتیت کی بھینٹ چڑھنے کی بجائے ملک وقوم کے
کام آئیں''...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہو گا''...... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا جبکہ
تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔

''ارے واہ۔ دو گواہ۔ ایک دلہن ایک دلہن کا بھائی اور باقاعد
دعوت۔ واہ''...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی اپ
مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہم تمہارے ملازم ہیں۔ کیوں۔ چار گھنٹوں سے بیٹھے تمہار۔
انتظار میں سوکھ رہے ہیں''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں سمجھا تھا کہ تم لوگ ایسے ہی گپ شد
کے لئے اکٹھے ہوئے ہو۔ مجھے پہلے بتاتا تھا کہ میں سر کے بل

ہوا آ جاتا''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا انداز بتا رہا ہے کہ آپ فوری طور پر
مشن پر جانے کا فیصلہ کر چکے ہیں''...... کسی کے جواب دینے سے
پہلے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کچھ عرصہ پہلے والدین جب اپنے نوجوان لڑکے کو کسی غیر
ملک تعلیم یا سروس کے لئے بھجواتے تھے تو اس سے پہلے ان کی
انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ نوجوان کی شادی کر کے اسے بھیجا جائے
تاکہ وہ وہاں جا کر کسی چکر میں نہ پھنس جائے۔ میرا خیال ہے کہ
اب چیف نے یہ کلچر نبھانے کی کوشش کی ہے''...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''کوئی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چیف کے پاس اس
قسم کی فضولیات کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ تم بتاؤ کہ ہم نے کیا کرنا
ہے۔ کہاں جانا ہے اور کب جانا ہے''...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

''کمال ہے۔ کیا زمانہ آ گیا ہے کہ اب دلہن ڈولی میں بیٹھنے
سے پہلے خود پوچھتی ہے کہ بتاؤ کہاں جانا ہے۔ کب جانا ہے اور
وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔ حیرت ہے''...... عمران بھلا کہاں آسانی
سے باز آنے والا تھا۔

''عمران صاحب۔ مس جولیا نے سنجیدگی اور ذمہ داری سے
فیصلہ کر لیا ہے کہ اب وہ جذباتی ہونے کی بجائے اپنی صلاحیتوں کو

ملک وقوم کے لئے بھرپور انداز میں استعمال کریں گی اور پچھلے چار گھنٹوں سے وہ آپ کی ذہانت، سمجھ داری اور کارکردگی کی تعریف کر رہی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے دلہن نے دولہا کی ہی تعریف کرنی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ مذاق کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھیں۔ چیف نے بتایا ہے کہ ٹیم آپ کی سرکردگی میں مشن پر ناراک جارہی ہے۔ ہم لوگ تیار ہو کر آئے ہیں اور آپ کے انتظار میں چار گھنٹوں سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن آپ اب یہاں پہنچ رہے ہیں اور اب بھی آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ کو کوئی جلدی نہیں ہے اس لئے آپ سنجیدگی سے بتائیں کہ کیا کرنا ہے"...... صفدر نے اور زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ اب یہ بھی میں بتاؤں کہ کیا کرنا ہے۔ کمال ہے۔ نکا پڑھایا جائے گا، چھوہارے بانٹے جائیں گے، مبارک سلامت آوازیں گونجیں گی۔ آتش بازی کا مظاہرہ کیا جائے گا اور دوسر روز دعوت ولیمہ ہو گی جس میں دولہا صاحب سوٹ پہنے اس طر دعوت ولیمہ میں گھومتے دکھائی دیں گے جیسے گیلے آنگن میں چلتا ہے"...... عمران کی زباں رواں ہو گئی اور سوائے تنویر کے بے اختیار ہنس پڑے۔

"واہ۔ کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے تم نے اپنی دعوت ولیم

میں تمہاری اماں بی کو فون کر کے پوچھتی ہوں کہ وہ کب ہمیں تمہاری دعوت ولیمہ کھلا رہی ہیں"...... جولیا نے باقاعدہ لطف لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑنا شروع کر دیں جیسے اسے اچانک نظر آنا بند ہو گیا ہو۔

"یعنی کہ تم اماں بی سے بات کرو گی۔ دعوت ولیمہ کے بارے میں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ اپنی بات کا خود ہی لطف لے رہی ہو۔

"اور اگر اماں بی نے پوچھ لیا کہ تمہیں میرے ولیمے سے کیا دلچسپی ہے تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"تو میں بتا دوں گی کہ تم راہ جاتی لڑکیوں کو ترستی نظروں سے دیکھنے لگ گئے ہو۔ بزرگوں کے لئے اتنا اشارہ ہی کافی ہوتا ہے"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"پھر دعوت ولیمہ میں نہیں بلکہ قل خوانی میں تمہیں شرکت کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ناراک میں ہمارا مشن کیا ہے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"ناراک میں مشن۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے اس

طرح چونک کر کہا جیسے وہ پہلی بار یہ بات سن رہا ہو۔

''ہمیں چیف نے بتایا ہے کہ ہم نے آپ کی سرکردگی میں مشن پر ناراک جانا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''ارے ہاں۔ کہا تو مجھے بھی تھا لیکن میں نے ناراک جانے سے صاف انکار کر دیا۔ دراصل ناراک مجھے پسند نہیں ہے۔ انتہائی تیز رفتاری ہے وہاں۔ یوں لگتا ہے جیسے اگلے لمحے قیامت ٹوٹنے والی ہو اور سب لوگ قیامت ٹوٹنے سے پہلے اپنے سارے کام مکمل کر لینا چاہتے ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''تمہاری جرأت ہے کہ تم چیف کو انکار کرو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس انکار کی وجہ سے ہی تو مجھے چار گھنٹے غائب رہنا پڑا ہے۔ بڑی بھاگ دوڑ کر کے چیف کا ذہن کچھ کچھ بدلا ہے تو میں ادھر آیا ہوں تاکہ تمہیں بھی خوشخبری سنا دوں کہ اب ہم ناراک نہیں ج رہے''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے کوئی بہت بڑ کارنامہ سرانجام دے دیا ہو اور اب توقع رکھتا ہو کہ سارے ساتھ اس کے اس کارنامے پر اسے سراہیں گے۔

''تو اب ہم نے کہاں جانا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''تم بھی اس کی باتوں میں آ گئے ہو صفدر۔ یہ ایسے ڈرامے ک ہی رہتا ہے۔ جب چیف نے کہا ہے کہ ناراک جانا ہے تو ناراک ہی جانا ہو گا۔ اس کے کہنے سے تو مشن تبدیل نہیں

سکتا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران غلط بات نہیں کرتا تنویر۔ تم اب تک اسے سمجھے ہی نہیں ہو''...... جولیا نے کہا تو عمران اس طرح چونک کر جولیا کو دیکھنے لگا جیسے اسے جولیا کی بات پر حیرت ہو رہی ہو۔

''اس طرح اس کی تعریفیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ یہ انتہائی ڈھیٹ آدمی ہے۔ یہ آسانی سے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گا''...... تنویر نے برہم سے لہجے میں کہا۔

''چلو تم تو ڈھیٹ نہیں ہو۔ تم چھوڑ دو پیچھا''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر کے چہرے پر کھسیاہٹ کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی تو جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس چیف۔ حکم''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور چیف کا سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

''عمران پہنچ گیا ہے''...... چیف نے پوچھا۔

''یس سر۔ چار گھنٹوں کے شدید انتظار کے بعد ابھی پہنچا ہے''۔ جولیا نے کہا۔

"اسے رسیور دو"...... ایکسٹو نے اس کے انتظار والی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ مس جولیانا بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"حتمی اطلاع ناراک سے مل چکی ہے۔ اگالیگا میں میزائل بیس ہے اس لئے اب تمہیں ٹیم لے کر اگالیگا جانا ہو گا۔ اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے اس انداز میں اپنے ساتھیوں کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا کیسے میں نے اپنی بات منوا لی ہے۔ جولیا نے رسیور اس کے ہاتھ سے لے کر کریڈل پر رکھ دیا تھا۔

"تو اب ہمیں اگالیگا جانا ہو گا۔ یہ تو میرے خیال میں بحرہند کا جزیرہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھا تم نے۔ میں نے جب ناراک جانے سے انکار کر دیا تو چیف کو مجبوراً جگہ بدلنا پڑی"...... عمران نے کہا۔

"بس۔ بس۔ زیادہ اکڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چیف کو کوئی اطلاع ملی ہے تو اس نے جگہ بدلی ہے۔ چلو اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے مبہم سا جواب دیا اور

جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اسے کھولا اور میز پر بچھا دیا۔ وہ سب چونک کر نقشے کو دیکھنے لگے۔ یہ دنیا کا بڑا تفصیلی نقشہ تھا۔ عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور اس نے بال پوائنٹ سے نقشے پر بحرہند میں واقع جزیرہ اگالیگا کے گرد دائرہ لگا دیا۔ پھر اس نے پاکیشیا کے گرد دائرہ لگایا اور پھر نقشے پر جھک گیا۔ اس نے نقشے کی سائید پر موجود خالی جگہ پر نقشے پر دیکھ کر ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ وہ بڑی توجہ سے یہ کام کر رہا تھا جبکہ سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑا سا نقشے کی سائید پر حساب کتاب کرنے کے بعد اس نے بال پوائنٹ سے اگالیگا جزیرے سے پاکیشیا تک لکیر کھینچی اور پھر اس طرح غور سے اس لکیر کو دیکھنے لگا جیسے لکیر کی بناوٹ اسے بے حد پسند آئی ہو۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بال پوائنٹ کو واپس جیب میں ڈالا اور نقشہ بھی تہہ کر کے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

"اگالیگا بھی ناراک کی طرح مجھے پسند نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص

آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ جولیانا بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں شوخی کی بجائے سنجیدگی تھی۔

''تم ابھی تک فلیٹ پر ہو۔ کیوں''...... ایکسٹو نے قدرے برہم سے لہجے میں کہا۔

''جس نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ مشن اگالیگا میں ہے اس سے معلوم کر لیا ہے کہ اسے کس نے بتایا ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ وجہ''...... ایکسٹو نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے نقشے پر چیکنگ کی ہے اور چیکنگ کے نتیجے میں اگالیگا سے پاکیشیا پر سیکورڈ میزائل کامیابی سے فائر ہی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ میزائل کس اینگل سے فائر کیا جاتا ہے اور اس اینگل سے اگر پاکیشیا اور اگالیگا کے فاصلے کو مدنظر رکھا جائے تو اگالیگا سے فائر ہونے والا سیکورڈ میزائل پاکیشیا کی بجائے کافرستان پر تو فائر ہو سکتا ہے پاکیشیا پر ہرگز فائر نہیں ہو سکتا''۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اس نے بتایا ہے کہ آرتھر نے اسے بتایا تھا کہ اسے اس بات کا علم گولڈن کراس کی ایک ڈائریکٹر لوسیا سے ہوا تھا۔ اگالیگا میں

میزائل بیس اس لوسیا کی زیر نگرانی بنا تھا''...... ایکسٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پہلے اس لوسیا کو ٹریس کرنا ہو گا پھر ہی اس مشن پر کام ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ڈاج دیا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ڈاج دینے کے لئے اگالیگا میں بھی میزائل بیس بنایا ہو لیکن اصل بیس کہیں اور ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ تم اس وہم میں ہی رہ جاؤ اور پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے جائیں''...... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے جناب کہ وہ ہمیں جان بوجھ کر اگالیگا میں الجھا کر روکنا چاہتے ہوں اور خود وہ کسی اور جگہ سے سیکورڈ میزائل فائر کر دیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہودی ایسی چالوں کے ماہر ہوتے ہیں۔ بہرحال اب تم لیڈر ہو اس لئے تیزی سے حرکت میں آ جاؤ۔ مجھے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کا تحفظ ہر صورت میں چاہئے''...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''نادر شاہی حکم جاری کرنا بڑا آسان ہے۔ بیٹھے بیٹھے حکم جاری کر دیا لیکن اس حکم کی تعمیل کیسے ہو گی اس کی کسی کو فکر ہی نہیں ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر تم نے اس نقشے کی مدد سے چیک کر لیا ہے کہ اگالیگا سے پاکیشیا پر سیکورڈ میزائل فائر نہیں ہو سکتا تو اس نقشے کی مدد سے تم یہ بھی چیک کر سکتے ہو کہ کہاں سے سیکورڈ میزائل فائر کیا جا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ تم نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔ ویری گڈ۔ کاش تنویر بھی تمہاری جتنی عقل رکھتا تو اب تک نجانے کتنے چیاؤں میاؤں کا والد محترم ہوتا''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ عمران نے جیب سے نقشہ نکال کر اسے دوبارہ میز پر پھیلا دیا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر وہ نقشے پر جھک گیا جبکہ جولیا کا چہرہ عمران کے فقرے کے پہلے حصے پر بے اختیار کھل اٹھا تھا۔ پھر اس کے فقرے کے آخری حصے پر بجھ سا گیا تھا اور اسے نقشے پر جھکے دیکھ کر ایک بار پھر کھل اٹھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے اسی پر طنز نہیں کیا بلکہ واقعی اس کی تجویز پر وہ عمل کر رہا ہے۔ عمران نے ایک بار پھر نقشے کی سائیڈ پر موجود خالی جگہ پر حساب کتاب کرنا شروع کر دیا اور پھر کافی دیر بعد اس نے اگالیگا سے کافی فاصلے پر ایک اور بڑے جزیرے مالاگوسی کے گرد دائرہ لگا دیا اور پھر اس نے پاکیشیا سے مالاگوسی تک لائن لگائی اور پھر کافی دیر تک نقشے کو دیکھنے کے بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''میرے خیال میں اگر کوئی بیس بنایا گیا ہے تو وہ اگالیگا کی بجائے مالاگوسی جزیرے پر ہی ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اسے چیک کیا جائے''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن ہو سکتا ہے کہ میرا حساب کتاب غلط ہو''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ایسا ہے کہ ہم دو گروپوں میں تقسیم ہو کر دونوں جگہوں پر کام کریں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح نہیں۔ مجھے پہلے کنفرم ہونا پڑے گا۔ بغیر کنفرمیشن کے صرف اندازوں پر کام نہیں ہو سکتا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کنفرمیشن کیسے ہو گی اور وہ بھی بہت جلد''...... جولیا نے کہا۔

''گولڈن کراس کے کسی بڑے کو ہی گھیرنا پڑے گا''...... صفدر نے کہا۔

''بڑا سڑک کے کنارے بیٹھا بھٹے تو نہیں بیچ رہا ہو گا کہ ہم اسے گھیر لیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم کیوں مرچیں چبانے لگے ہو۔ صفدر درست کہہ رہا ہے۔ بہرحال تم لیڈر ہو اس لئے تم جانو اور تمہارا کام''...... جولیا نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارا کیا کام ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیڈر کے احکامات کی تعمیل''...... جولیا نے بے ساختہ جواب دیا۔

''سنا تم نے تنویر۔ اب تم بتاؤ۔ جب میں جولیا کو حکم دوں گا کہ ہاں کر دو تو جولیا کیسے انکار کرے گی''...... عمران کا سنجیدہ موڈ یکلخت بدل گیا تھا۔

''بے شک حکم دے کر دیکھ لو''...... تنویر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم رقابت سے ریٹائر ہو گئے ہو یا ذہنی طور پر بالغ ہو گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''میرے حق میں حکم دو گے تم۔ اور کیا کرو گے''...... تنویر نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی تنویر کے اس معصوم سے جواب پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو دو گروپ بنانے ہی پڑیں گے۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم کنفرمیشن کرتے پھریں''...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن اس کا فیصلہ چیف ہی کر سکتا ہے۔ میں نہیں ورنہ تمہارا چیف تو مجھے چھوٹا سا چیک نہ دینے کا بہانہ ڈھونڈتا رہتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس بات سے چیک کا کیا تعلق''...... جولیا نے حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا۔

''کیوں نہیں۔ فرض کرو کہ میں جس گروپ کے ساتھ ہوں وہ جس جگہ بھی جائے وہاں میزائل بیس نہ ہو بلکہ دوسری جگہ پر ہو اور وہاں جو گروپ پہنچ جائے وہ مشن مکمل کر لے تو تمہارا چیف فوراً ہی کوئی چیک دینے سے انکار کر دے گا کہ میں نے تو مشن مکمل ہی نہیں کیا۔ اس طرح چیف جب مجھے خود کسی جگہ بھیجے گا تو پھر چاہے میزائل بیس وہاں ہو یا نہ ہو اسے چیک بہرحال دینا پڑے گا''۔ عمران نے کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی بات کی تائید کر رہے ہوں۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب وہ کافی دیر تک نمبر پریس کرتا رہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر سوالیہ نشان ابھر آئے۔ ظاہر ہے چیف کا نمبر تو اتنا طویل نہیں تھا۔ عمران نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''فاک بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ حکم دیجئے''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''حکم دینے کے بعد انعام بھی دینا پڑے گا اس لئے درخواست

ہی کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ آپ تو پرنس ہیں۔ آپ انعام دینے سے کیوں گھبرا رہے ہیں''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''جب کنگ صاحب خزانے پر قبضہ کئے بیٹھے ہوں تو بے چارہ پرنس درخواست ہی کر سکتا ہے''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف سے فاک کافی دیر تک ہنستا رہا۔

''آپ کی یہی دلچسپ باتیں تو مدتوں یاد رہتی ہیں۔ بہرحال آپ حکم دیجئے۔ میرا وعدہ کہ آپ سے کوئی انعام طلب نہیں کیا جائے گا''...... فاک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''انعام طلب نہیں کیا جاتا، دیا جاتا ہے یا پہنچا دیا جاتا ہے۔ تمہیں کہنا چاہئے تھا کہ انعام نہ دیجئے گا۔ پھر میرا کچھ حوصلہ بندھ جاتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''چلیں ایسے ہی سہی''...... فاک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے یاد ہے کہ تقریباً تین سال پہلے تم سے ملاقات ہوئی تھی تو تم نے بتایا تھا کہ تمہارا بزنس بحر ہند کے ایک جزیرے اگالیگا تک پھیلا ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ نہ صرف اگالیگا بلکہ اردگرد کے اور جزیروں میں بھی ہماری تنظیم کے آفسز ہیں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا اگالیگا کا کوئی مسئلہ ہے''...... فاک نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اور تمہارے حکم بجا لانے کے باوجود انعام نہ لینے کا وعد

کرنے سے ہی یہ ثابت ہو گیا ہے کہ تم یہودی نہیں ہو''...... عمران نے کہا تو فاک اس بار بھی کافی دیر تک ہنستا رہا۔

''آپ واقعی نتیجہ نکالنے کے ماہر ہیں۔ میں واقعی یہودی نہیں ہوں''...... فاک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر تھوڑی سی تفصیل سن لو۔ اسرائیل، پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کرنا چاہتا ہے اس لئے اس نے ایک ایسا سیکورڈ میزائل تیار کیا ہے یا کر رہا ہے جسے اب تک ایجاد کردہ کوئی اینٹی میزائل سسٹم نہیں روک سکے گا لیکن اس میزائل کو درست نشانے پر فائر کرنے کے لئے باقاعدہ بیس بنایا جانا ضروری ہے جس میں کافی عرصہ لگ سکتا ہے اور چونکہ یہ پاکیشیا پر حملہ کے لئے بنایا جائے گا اس لئے اسے لازماً خفیہ بھی رکھا گیا ہو گا لیکن ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہودیوں کی ایک تنظیم گولڈن کراس ہے جو بظاہر حساس اسلحے کو ڈیل کرتی ہے لیکن وہ دراصل یہودیوں کے مفادات کے لئے دوسرے ملکوں کے خلاف بھی کام کرتی رہتی ہے۔ اس کی ایک ڈائریکٹر لوسیا نامی عورت ہے۔ اسرائیل نے پاکیشیا سے اس میزائل بیس کو خفیہ رکھنے کی خاطر گولڈن کراس کو آگے کر دیا ہے اور اطلاع کے مطابق یہ بیس اگالیگا میں گولڈن کراس نے تیار کر لیا ہے لیکن پاکیشیائی سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ایسا بیس اگالیگا کی بجائے مالاگوسی میں بنایا جا سکتا ہے۔ اب میں نے کنفرمیشن کرنی ہے۔ تم بتاؤ کہ اس معاملے میں کیا مدد کر سکتے ہو کیونکہ تمہاری تنظیم یہاں اسلحہ ڈیل

کرتی ہے اور تمہارے بقول اگالیگا میں بھی تمہارا آفس ہے''۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ بیس وغیرہ تو میں تلاش نہیں کرا سکتا البتہ لوسیا تک میں آپ کو پہنچا سکتا ہوں''...... فاک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اچھا۔ وہ کیسے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''لوسیا کو میں بہت اچھی طرح جانتا ہوں کیونکہ لوسیا بڑے طویل عرصے تک گولڈن کراس کی انچارج کے طور پر اگالیگا میں ان کے آفس میں رہی ہے اور یہ انتہائی دل پھینک عورت ہے۔ میرا بھی اپنے بزنس کے سلسلے میں اگالیگا آنا جانا رہتا ہے اور پھر چونکہ ہم دونوں کا بزنس بھی اسلحے کی اسمگلنگ ہے اس لئے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا پڑا ہے۔ اس طرح لوسیا کے ساتھ میرے کافی گہرے تعلقات رہے ہیں۔ لوسیا چھ ماہ تک اگالیگا میں رہی ہے۔ پھر سنا ہے کہ اس کا تبادلہ ولنگٹن کر دیا گیا لیکن میں کل اگالیگا گیا تھا اور کل ہی میری لوسیا سے ایئر پورٹ پر اتفاقاً ملاقات ہو گئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ اب کچھ عرصہ کے لئے دوبارہ اگالیگا آ گئی ہے''...... فاک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا ایڈریس بتا دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''اگالیگا میں اس کا آفس سٹاجو کلب کے نیچے ہے اور اس کا

راستہ بھی سٹاجو کلب سے ہی جاتا ہے۔ سٹاجو کلب گولڈن کراس کی ہی ملکیت ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس لوسیا کا حلیہ اور قدوقامت کی کیا تفصیل ہے''...... عمران نے کہا تو فاک نے اس بارے میں بھی بتا دیا۔

''وہاں اس کا نام لوسیا ہی ہے یا کچھ اور ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''لوسیا ہی نام ہے۔ ویسے میں نے سنا ہوا ہے کہ وہ فیلڈ کی بے حد خطرناک عورت ہے''...... فاک نے کہا۔

''ہم نے صرف اس کی زیارت کرنی ہے اور بس۔ بہرحال تم نے واقعی انعام کے قابل کام کیا ہے اس لئے اب بتاؤ کتنے گاؤں کی جاگیریں تمہیں بخش دی جائیں''...... عمران نے کہا تو فاک بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ سے اتنی دیر باتیں ہو گئی ہیں میرے لئے یہی انعام ہے''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''اوکے۔ تھینک یو۔ گڈ بائی''...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب تیاری کرو۔ ہم نے اس لوسیا کو گھیرنا ہے۔ اس طرح اگر یہ بیس اگالیگا میں ہو گا تب بھی کنفرمیشن ہو جائے گی اور اگر نہیں ہو گا تب بھی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لوسیا ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں کرسی پر بیٹھی ایک فائل سامنے رکھے اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔ وہ خاصی پرکشش عورت تھی۔ خاص طور پر اس کی آنکھیں خوابیدہ سی نظر آتی تھیں۔ اس کے گہرے براؤن رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ کے اوپر سیا لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی کہ سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹ بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... لوسیا نے کہا۔

”میڈم۔ ونگٹن سے کارسن کی کال ہے۔ وہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتا ہے“...... دوسری طرف سے ایک نسوانی لیکن انتہا مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کارسن۔ وہ کون ہے“...... لوسیا نے چونک کر پوچھا۔

”وہ فاک کا سیکنڈ چیف ہے اور یہاں بھی فاک کے ساتھ آتا رہا ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اچھا۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ کراؤ بات“۔ لوسیا نے کہا۔

”ہیلو۔ کارسن بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لوسیا بول رہی ہوں کارسن۔ کوئی خاص بات جو تم نے فون کیا ہے“...... لوسیا نے کہا۔

”کیا تمہارا کوئی تعلق پاکیشیا کے علی عمران سے ہے“...... کارسن نے کہا تو لوسیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم کیوں پوچھ رہے ہو“...... لوسیا نے کہا۔

”پہلے بتاؤ تو آگے بات ہو گی“...... کارسن نے کہا۔

”ہاں ہے“...... لوسیا نے کہا۔

”اس عمران کے بارے میں اگر میں تمہیں ایک ایسی بتا دوں جس سے تمہاری جان بچ جائے تو مجھے کیا انعام دو گی“...... کارسن نے کہا۔

”کھل کر بات کرو۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... لوسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

”فاک اور عمران کے درمیان طویل فون کال ہوئی ہے۔ میں

نے وہ کال سن لی ہے۔ اس میں تمہارا بھی نام آیا ہے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر میں مخبری کروں تو کیا دو گی“...... کارسن نے کہا۔

”تم کیا لینا چاہتے ہو“...... لوسیا نے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالر دو تو بات ہو سکتی ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے بشرطیکہ اس کال میں میرے فائدے کی کوئی بات ہوئی تو“...... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں فون پر کال ٹیپ سنوا دیتا ہوں“...... کارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد دو آدمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دینے لگی۔ جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھ رہی تھی لوسیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے اور اس کے ہونٹ بھنچتے چلے جا رہے تھے اور پھر جب گفتگو ختم ہوئی تو لوسیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم نے سن لی ٹیپ۔ اب بتاؤ کہ یہ تمہارے لئے فائدے مند ہے یا نہیں“...... کارسن نے کہا۔

”تم نے بہت اہم خبر دی ہے کارسن اس لئے میں تمہیں ڈبل معاوضہ بھجوا سکتی ہوں لیکن ایک شرط کے ساتھ“...... لوسیا نے کہا۔

”کون سی شرط“...... کارسن نے چونک کر پوچھا۔

”شرط یہ ہے کہ تم کسی بھی پیشہ ور قاتل کے ذریعے حتمی طور پر

اس فاک کا خاتمہ کرا دو۔ اس قتل کا معاوضہ بھی میں علیحدہ دوں گی۔ فاک نے میرے خلاف مخبری کر کے موت کو اپنا مقدر بنا لیا ہے“...... لوسیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تمہاری شرط پر بھی کام ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے تمہیں میرا تحفظ بھی کرنا ہوگا اور مجھے فاک کی تنظیم پر قبضہ کرنے کے لئے مدد بھی دینا ہو گی“...... کارسن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم بے فکر ہو کر کام کرو۔ میں آج ہی تمہیں ڈبل معاوضہ بھجوا دیتی ہوں اور جب فاک ختم ہو جائے گا تو پھر تمہاری اطلاع پر باقی کام بھی ہو جائے گا۔ یہ میرا وعدہ رہا“...... لوسیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جلد ہی میں تمہیں خوشخبری سناؤں گا“...... کارسن نے کہا تو لوسیا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”اس عمران کو مالاگوسی کے بارے میں بھی علم ہو چکا ہے اور یہاں کے بارے میں بھی اور اب لامحالہ یہ لوگ یہاں آئیں گے یا مالاگوسی جائیں گے یا دو گروپ بنا کر دونوں جگہوں پر جائیں گے“۔ لوسیا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھی سوچتی رہی۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”آرتھر بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں اگالیگا سے"...... لوسیا نے کہا۔

"اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے آرتھر نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آرتھر۔ تمہیں یہ اطلاع تو مل چکی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میزائل بیس کے خلاف کام کرنے کے لئے پر تول رہی ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایسا تو اس صورت میں ہو سکتا ہے جب انہیں معلوم ہو کہ میزائل بیس کہاں ہے۔ وہ اسے اسرائیل میں ہی تلاش کرتے رہ جائیں گے"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"وہ بے حد ذہین اور فعال لوگ ہیں۔ پہلے گولڈن کراس کے سپر چیف کو اطلاع ملی کہ انہیں علم ہو گیا ہے کہ میزائل بیس اگالیگا میں ہے اس لئے سپر چیف نے اسرائیل کے صدر سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم اگالیگا مین انہیں الجھائیں تا کہ اس دوران تمہارے ہاں میزائل کو نصب کر کے فائر کیا جا سکے۔ چنانچہ میں اپنے سیکشن سمیت یہاں آ گئی اور ابھی ابھی مجھے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع بھی پہنچ چکی ہے کہ میزائل بیس اگر ہو سکتا ہے تو مالاگوسی میں ہو سکتا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے"۔ آرتھر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے لوسیا کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ میں نے خود اپنے کانوں سے وہ بات چیت سنی ہے جس میں ایس سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ عمران نے خود یہ بات کی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ کب تک اسرائیل کا مشن مکمل ہو جائے گا تا کہ ہم اتنی دیر تک انہیں یہاں اس انداز میں الجھائیں کہ وہ تمہاری طرف اس دوران رخ ہی نہ کر سکیں"...... لوسیا نے کہا۔

"چار ہفتے لگ جائیں گے"...... آرتھر نے کہا۔

"یہ تو خاصا طویل عرصہ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دو گروپوں کی صورت میں دونوں جگہوں پر پہنچ جائے اس لئے میں نے تمہیں فون کر کے آگاہ کیا ہے۔ تم چاہو تو اسرائیل کے صدر کو اطلاع دے سکتے ہو تا کہ وہ اپنی کوئی ایجنسی وہاں اپنے بیس کی حفاظت کے لئے بھیج دیں"...... لوسیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اطلاع دے دوں گا"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... لوسیا نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لوسیا بول رہی ہوں بلیک"...... لوسیا نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ بلیک اس کے سیکشن کا عملی طور پر انچارج تھا اس لئے

سب اسے سوائے لوسیا کے بلیک باس کہتے تھے۔ بلیک ایکریمین ایجنسیوں میں طویل وقت گزار چکا تھا اس لئے وہ بے حد تربیت یافتہ اور تیز آدمی تھا۔ اس کی وجہ سے لوسیا سیکشن نے بے شمار شاندار کارنامے سرانجام دیئے تھے۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگالیگا پہنچ رہی ہے اور اب ہم نے ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے''...... لوسیا نے کہا۔

''یس میڈم۔ لیکن ان کے بارے میں اطلاع اگر پیشگی مل جائے تو زیادہ آسانی ہوگی''...... بلیک نے جواب دیا۔

''پیشگی تو بتا رہی ہوں تمہیں۔ پھر کیسی پیشگی اطلاع''...... لوسیا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ یہ لوگ پاکیشیا سے لازماً کسی قریبی ملک پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ طیارہ یا بذریعہ بحری جہاز اگالیگا آئیں گے اور ظاہر ہے یہ میک اپ میں ہوں گے۔ اگر پاکیشیا سے ان کے بارے میں اطلاع مل جائے کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ ان میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی ہیں تو انہیں ٹریس کرنے میں آسانی ہو گی''...... بلیک نے کہا۔

''نہیں زیادہ سے زیادہ اتنا معلوم ہے کہ میزائل بیس اگالیگا میں ہے لیکن اگالیگا اتنا چھوٹا جزیرہ بھی نہیں ہے کہ ایئر پورٹ سے باہر

آتے ہی انہیں میزائل بیس نظر آ جائے گا اس لئے لامحالہ وہ یہاں کسی ہوٹل میں یا کسی پرائیوٹ رہائش گاہ میں رہیں گے اور ان کے لئے میزائل بیس کو ٹریس کرنے کا سب سے آسان راستہ یہی ہو گا کہ وہ مجھے ٹریس کر لیں اور مجھ سے پوچھیں۔ انہیں میرے آفس اور میرے کلب کے بارے میں مکمل معلومات مل چکی ہیں اس لئے لامحالہ وہ سیدھے یہاں آئیں گے اس لئے ان کے خاتمے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت اس کلب اور آفس کو گھیر لو اور ہر مشکوک آدمی کا خاتمہ کر دو''...... لوسیا نے کہا۔

''آپ اپنے آفس میں ہی رہیں گی''...... بلیک نے کہا۔

''نہیں۔ میں سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہی ہوں اس لئے اگر ان کے خاتمے کے لئے تمہیں آفس اور کلب دونوں کو میزائلوں سے اڑانا پڑے تب بھی تم دریغ نہ کرنا۔ البتہ میں اپنے طور پر بارسانا کے ساتھ مل کر ان کے خلاف کام کروں گی''...... لوسیا نے کہا۔

''یس میڈم۔ میں آج ہی تمام انتظامات مکمل کراتا ہوں''۔ بلیک نے جواب دیا۔

''اوکے''...... لوسیا نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"روبی۔ ہم فوری طور پر اس آفس کو کلوز کر کے سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہے ہیں۔ تم بھی وہاں پہنچ جانا اور بارسانا کو میرے آفس میں بھجوا دو"...... لوسیا نے کہا۔

"کیوں میڈم"...... دوسری طرف سے روبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے اور وہ لوگ یہاں حملہ کریں گے جبکہ اب یہ آفس ان کے لئے ٹریپ کا کام دے گا"...... لوسیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم۔ میں فون کو وہاں شفٹ کر کے خود بھی وہاں پہنچ جاتی ہوں"...... روبی نے جواب دیا۔

"بارسانا کو بھجوا دو"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لوسیا نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ایکریمین تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کی جسامت کی طرح چوڑا اور بڑا تھا۔ یہ بارسانا تھا۔ لوسیا کا ڈرائیور اور اس کا ایکشن میں ساتھی بھی تھا۔ لوسیا نے بارسانا کی مدد سے بے شمار کام سرانجام دیئے تھے۔ بارسانا فطری طور پر بے حد دلیر، انتہائی حوصلہ مند اور بہترین لڑاکا تھا۔

"بارسانا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام کرنے یہاں آ رہی ہے۔ انہیں اس کلب اور آفس کے بارے میں معلومات مل

چکی ہیں اس لئے میں نے بلیک کو کہہ دیا ہے کہ وہ یہاں کا گھیراؤ کرے اور پھر چاہے اس پورے کلب اور اس آفس کو میزائلوں سے اڑانا پڑے تو اڑا دے۔ اس سروس کا خاتمہ ضروری ہے۔ ہم اب سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو رہے ہیں لیکن ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہیں گے بلکہ ہم علیحدہ اس سروس کے خلاف کام کریں گے۔ تمہارے اندر مشکوک افراد کو چیک کرنے کی خصوصی حس موجود ہے۔ تم اب مجھے سیکنڈ پوائنٹ پر پہنچا دو اور پھر جب کسی فلائٹ کی آمد ہو گی تو تم ایئر پورٹ پر رہو گے اور اس کے بعد شہر میں چیکنگ کرو گے۔ جیسے ہی کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تم نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں انہیں چیک کر کے ان کا خاتمہ کر سکوں"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں پاتال سے بھی گھسیٹ لاؤں گا"...... بارسانا نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جا کر گاڑی تیار کراؤ۔ میں اپنا مخصوص سامان لے کر آ رہی ہوں"...... لوسیا نے کہا تو بارسانا سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

تانازیہ براعظم افریقہ کا ملک تھا اور اگالیگا جزیرے کا تمام تر رابطہ تانازیہ سے ہی تھا۔ تانازیہ سے لوکل فلائٹ بھی اگالیگا کے لئے چلتی تھی اور بڑے مسافر بردار جہاز بھی جسے عرف عام میں فیری کہا جاتا تھا وہ سب تانازیہ سے ہی اگالیگا آتے جاتے رہتے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت تانازیہ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے یہاں تانازیہ پہنچا تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کے پاس سیاحت کے بین الاقوامی کارڈز بھی موجود تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے صرف ایک کمرہ بک کرایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ یہاں رہنے کا ارادہ نہیں رکھتے“۔ صفدر نے کہا۔

”ہم نے اگالیگا جانا ہے لیکن اگالیگا سے پہلے کچھ آرام کر

لئے تو بہتر نہیں ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اب تم ہمارے سامنے بچوں جیسی باتیں نہ کیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم براہ راست مشن پر جانے سے پہلے اس کے متعلق حتمی معلومات حاصل کرتے ہو اور چونکہ اگالیگا کے لئے تمام آمد و رفت تانازیہ سے ہوتی ہے اس لئے لامحالہ میزائل بیس کے لئے بھی یہیں سے سامان وغیرہ بھجوایا جاتا رہا ہو گا اس طرح یہاں سے آسانی سے اس بارے میں معلومات مل سکتی ہیں“...... جولیا نے جواب دیا تو عمران سمیت سب ساتھیوں نے چونک کر جولیا کی طرف دیکھا۔

”کمال ہے۔ افریقی ملک میں شاید خواتین کی عقل کام کرنا شروع کر دیتی ہے“...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ اب مس جولیا نے جذباتیت جھٹک دی ہے اس لئے اب وہ دوبارہ فارم میں آ رہی ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”اچھا۔ پھر تو تنویر سے باقاعدہ ہمدردی کا اظہار کیا جانا چاہئے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ وہ کیوں“...... تنویر نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیونکہ جولیا نے جذباتیت کو جھٹک دیا ہے اور جذباتیت کا مسئلہ تمہارے ساتھ ہی رہتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں جولیا نے تمہیں جھٹک دیا ہے اس لئے تم سے ہمدردی ضروری ہے“...... عمران نے

مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے تم دونوں سے چھٹکارہ حاصل کر لیا ہے۔ اب تم دونوں صرف میرے ورکنگ ساتھی ہو اور بس۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پھر بھی تنویر کو مبارک باد دینی چاہئے''...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

''پھر میری بات''...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ تمہیں ورکنگ کی شکایت تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے انداز میں ورکنگ نہیں کرتی۔ بس جاسوسی، تعاقب اور نگرانی وغیرہ کرتی رہتی ہے۔ اب جولیا نے کہہ دیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ورکنگ کرے گی اور میری ساتھی ہو گی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا جولیا''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''فضول باتوں کی ضرورت نہیں ہے''...... تنویر کے بولنے سے پہلے جولیا نے سرد اور انتہائی غیر جذباتی لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ جب آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ لوسیا کہاں موجود ہے تو آپ اب یہاں رک کر کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں''۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مجھے ایئر بیس سے دلچسپی زیادہ ہے لوسیا سے کم۔ ہو سکتا ہے کہ لوسیا یہاں سے واپس ایکریمیا چلی جائے تو کیا ہم اس کے

پیچھے ایکریمیا چلے جائیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہاں سے آپ کو اس بارے میں معلومات مل جائیں گی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ جولیا نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ معلومات یہاں سے زیادہ آسانی سے مل سکتی ہیں۔ میں نے ٹائیگر کو پہلے ہی یہاں بھجوا دیا تھا۔ اس کی کال آئے گی تو بات آگے بڑھے گی''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کو معلومات فاک سے ملی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ فاک کے ادارے والوں نے یہ اطلاع لوسیا تک پہنچا دی ہو کیونکہ اس نے خود بتایا ہے کہ اس کے بڑے گہرے تعلقات لوسیا سے رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''فاک کی فطرت کو میں جانتا ہوں۔ وہ اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے۔ البتہ اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہاں ایسی کون سی ایجنسی یا گروپ ہو سکتا ہے جو اگالیگا میں میزائل بیس کے لئے سامان وغیرہ مہیا کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے بتا سکتا ہے۔ وہ تو ایکریمیا میں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہاں وہ آتا جاتا رہتا ہے اور یہاں اس کی تنظیم کا آفس بھی ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا

اور فون کے نیچے موجود چھوٹے سے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے ایکریمیا اور ناراک کے رابطہ نمبر بتا دیں''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''فاک بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی فاک کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) تانازیہ سے بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ عمران صاحب۔ میں آپ کو خود فون کرنے کے لئے انتہائی بے چین تھا لیکن آپ کا کوئی نمبر مجھے معلوم نہ تھا۔ میں نے پاکیشیا دارالحکومت کی انکوائری سے معلوم کیا تو آپ کے نمبر سے کسی سلیمان نے بتایا کہ آپ ملک سے باہر ہیں اور اس کا کوئی رابطہ آپ سے نہیں ہے''...... فاک نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ میرے نائب کارسن نے میری اور آپ کے

درمیان ہونے والی گفتگو ٹیپ کر کے اگالیگا میں لوسیا کو سنوائی اور پھر لوسیا سے میرے قتل کا باقاعدہ سودا کر لیا کہ وہ کسی پیشہ ور قاتل کے ذریعے مجھے فوری طور پر ہلاک کرا دے گا کیونکہ میں نے لوسیا کے بارے میں تفصیل آپ کو بتائی تھی۔ اس طرح وہ ساتھ ہی میری تنظیم اور میری پراپرٹی پر بھی قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ مجھے اس کی اطلاع مل گئی اور میں نے اس سے پوچھ گچھ کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔ میں آپ کو بھی بتانا چاہتا تھا کہ لوسیا اب پوری طرح ہوشیار ہو چکی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب وہ فوری طور پر سٹاجو کلب کے نیچے اپنے آفس سے بھی غائب ہو جائے اور لوسیا کا گروپ اب یقیناً آپ کو اگالیگا میں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا''...... فاک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب لوسیا کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب ہمیں اس میزائل بیس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا یہاں تانازیہ میں کوئی ایسا گروپ ہے جو اس بارے میں کوئی کلیو دے سکے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ میرا تو ایسا کوئی گروپ واقف نہیں ہے کیونکہ میں تو وہاں صرف ایک دو روز کے لئے جاتا ہوں اور وہ بھی اگالیگا میں اور وہاں اپنا کام کر کے واپس آ جاتا ہوں۔ البتہ اگر آپ کہیں تو اگالیگا میں میرا اسسٹنٹ ٹونی آپ کو اسسٹ کر سکتا ہے''...... فاک نے کہا۔

"کیا نمبر ہے ٹونی کا"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"تم اسے پرنس عمران کا نام بتا دو۔ مجھے ضرورت ہوئی تو میں خود ہی اس سے رابطہ کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں"...... فاک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ ہمارا یہاں رکنا فائدہ مند ثابت ہوا"۔ صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس لوسیا سے آپ کو سب کچھ معلوم ہو سکتا تھا۔ ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مارنے کی بجائے ہمیں اس لوسیا کا سراغ لگانا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اب یہ لوسیا لامحالہ کہیں چھپ گئی ہوگی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اگالیگا سے ایکریمیا یا کسی یورپی ملک چلی گئی ہو"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہاں تانازیہ میں ابھی تک ایسا کوئی گروپ ٹریس نہیں ہو سکا۔ صرف ایک آدمی ملا ہے جس نے بتایا ہے کہ اگالیگا میں اسرائیل سے براہ راست بحری جہاز آ کر اگالیگا پہنچتے تھے جن میں بڑے بڑے کنٹینرز ہوتے تھے لیکن یہ سلسلہ بھی اب کافی عرصے سے بند ہو چکا ہے اور اسے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس آدمی کو لازماً اس عورت لوسیا کے بارے میں معلوم ہو گا جو وہاں کام کرتی رہی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ تانازیہ پہنچ گئے ہیں یا نہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں تانازیہ کے ہوٹل بلیو مون کے کمرہ نمبر بارہ اے میں موجود ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں اس آدمی کو ساتھ لے آتا ہوں۔ آپ اس سے تفصیل خود ہی معلوم کر لیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ آدمی کون ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اس آدمی کا نام جاسپر ہے اور یہ اگالیگا کے ساحل پر ایک ہوٹل ریڈ نائٹ میں بطور سپروائزر طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ پھر وہاں اس کا جھگڑا کسی بڑے گروپ سے ہو گیا تو یہ تانازیہ آ گیا اور اب یہاں ایک ہوٹل میں سپروائزر ہے۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے لے کر آ جاؤ لیکن جلدی۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"کیا یہ ضروری ہے عمران صاحب کہ اس آدمی کو لوسیا کے بارے میں تمام تفصیل کا علم ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ضروری تو نہیں ہے لیکن ساحل سمندر پر واقع ریڈ نائٹ کلب میں کام کرنے والا آدمی ضرورت سے زیادہ ہوشیار ہوتا ہے ورنہ ایسے ماحول میں وہ چند روز بھی نہیں چل سکتا اور ٹائیگر نے بتایا ہے کہ وہ وہاں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے کافی کچھ معلوم ہو گا اور ویسے بھی ہم نے امکانات پر کام کرنا ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو کچھ ہم سوچیں وہ درست بھی ہو"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم سب باہر لابی میں جا کر بیٹھو۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ آدمی ہم سب کو اکٹھے دیکھے۔ جولیا چاہے تو یہاں بیٹھی رہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی جا رہی ہوں۔ ہم ذرا ادھر ادھر گھومیں پھریں گے"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کمرے میں اکیلا رہ گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ باہر

ایکریمین میک اپ میں ٹائیگر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جو اپنے قد و قامت اور انداز سے قدیم دور کا کوئی بحری قذاق دکھائی دیتا تھا۔ بڑے بڑے بال اور بڑی بڑی اور بھاری مونچھوں نے اس کے چہرے کو واقعی رعب دار بنا رکھا تھا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ رنگ کی فل بازو شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

"آ جاؤ اندر"...... عمران نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اور وہ آدمی اندر آ گئے۔ عمران نے دروازہ بند کر دیا اور پھر ان دونوں کو بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی جیب سے بھاری مالیت کے کرنسی نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھ لی۔ گڈی دیکھ کر جاسپر نہ صرف چونک پڑا بلکہ اس کی آنکھوں میں تیز چمک بھی ابھر آئی تھی۔

"مسٹر جاسپر۔ یہ پوری گڈی آپ کی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ آپ میرے سوالوں کے درست جواب دے دیں اور یہ بھی میں بتا دوں کہ اگر ہم اتنی مالیت کے نوٹ آپ کو چند معمولی باتوں کے عوض دے سکتے ہیں تو اگر آپ نے غلط بیانی کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر انہیں کئی گنا کر کے واپس بھی لیا جا سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ جو پوچھیں گے اگر وہ مجھے معلوم ہوا تو میں درست جواب دوں گا"...... جاسپر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ اگالیگا میں طویل عرصہ رہے ہیں اور آپ نے اسرائیل
سے بحری جہازوں پر کنٹینرز بھی آتے دیکھے ہیں۔ وہاں ایک اسرائیلی
عورت جس کا نام لوسیا ہے سٹاجو کلب کے نیچے رہتی تھی۔ مجھے اس
لوسیا کے بارے میں تفصیلات چاہئیں''...... عمران نے جاسپر کو غور
سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ تو انتہائی دل پھینک عورت ہے اور پورے اگالیگا میں اسے
سب جانتے ہیں۔ آپ اس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔
ویسے میں سٹاجو کلب تو بے شمار بار گیا ہوں لیکن مجھے نیچے آفس
وغیرہ کا علم نہیں ہے''...... جاسپر نے جواب دیا۔

''لوسیا اگالیگا میں ہے لیکن کہیں چھپ گئی ہے۔ ہم نے اسے
ٹریس کرنا ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ اسے کیسے ٹریس کیا جا سکے
ہے۔ کوئی ایسا کلیو بتائیں جو قابل عمل بھی ہو''...... عمران نے کہا۔

''لوسیا کے بارے میں سنا تھا کہ اس کا پورا گروپ ہے لیکن
اس کے ایک آدمی کو میں جانتا ہوں۔ اس کا نام بارسانا ہے۔
سائے کی طرح ہر وقت لوسیا کے ساتھ رہتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ
لوسیا کا باڈی گارڈ بھی ہے، ڈرائیور بھی اور اس کا دوست بھی
ویسے وہ قوی ہیکل آدمی ہے اور وہ بہترین لڑاکا بھی ہے اور انتہائی
اچھا نشانے باز بھی۔ میں نے ایک بار اسے ایک کلب میں لڑتے
ہوئے دیکھا تھا۔ چار انتہائی خوفناک لڑاکوں سے وہ ایک ہی
لڑ رہا تھا اور پھر اس نے ان چاروں کا خاتمہ کر دیا۔ اگر آپ

بارسانا کو ٹریس کر لیں تو لوسیا تک آپ آسانی سے پہنچ سکتے ہیں''۔
جاسپر نے جواب دیا۔

''اس کا حلیہ اور اس کے قدوقامت کی تفصیل بتاؤ''...... عمران
نے کہا تو جاسپر نے تفصیل سے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں
بتا دیا اور خود ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ وہ عام طور پر ایک مخصوص
ٹائپ کا لباس پہنتا ہے۔

''اس کے علاوہ اور کچھ''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ سوری جناب۔ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں بتا
سکتا''...... جاسپر نے جواب دیا۔

''اس لوسیا کا حلیہ اور تفصیل''...... عمران نے کہا تو جاسپر نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

''ٹھیک ہے۔ یہ گڈی تمہاری ہوئی''...... عمران نے گڈی اس
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جاسپر نے اس طرح گڈی جھپٹی
جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے گڈی
جیب میں ڈال لی۔

''شکریہ جناب۔ اب ایک بات میں ازخود بتا دوں کہ اگر آپ
بارسانا کو تلاش کرنا چاہتے ہیں تو اگالیگا میں ایک کلب ہے جسے
راڈش کلب کہا جاتا ہے۔ بڑا بدنام کلب ہے اور اس کا مالک
راڈش، بارسانا کا انتہائی گہرا دوست ہے اور بارسانا روزانہ لازماً اس
کلب میں شراب پینے جاتا ہے اور اگر بارسانا اگالیگا سے باہر جاتا

ہے تو اس راڈش کو اس کا لازماً علم ہوتا ہے''...... جاسپر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا تو جاسپر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تم اسے باہر چھوڑ کر میری بات سنو''...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر وہ جاسپر سمیت کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''لوسیا کو ہمارے اگالیگا پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہے اس لئے لازماً اس نے وہاں ہمارے خلاف جال بچھا رکھا ہو گا اور میں ابھی صرف اس لوسیا سے کنفرمیشن چاہتا ہوں کہ کیا یہ میزائل بیس اگالیگا میں ہے یا مالاگوسی میں اس لئے تم فوری طور پر اگالیگا پہنچو۔ وہاں اس بارسانا کو تلاش کر کے اس کے ذریعے لوسیا کے بارے میں معلومات حاصل کرو لیکن یہ کام تمہیں جس قدر جلد ممکن ہو سکے کرنا ہو گا کیونکہ ہم تمہاری اطلاع کے بعد یہاں سے روانہ ہوں گے''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں ابھی طیارہ چارٹرڈ کرا کر چلا جاتا ہوں''۔ ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس رقم ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے آتے ہی یہاں کے ایک کلب سے مشین

کے ذریعے بڑی بھاری رقم حاصل کر لی تھی''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے ٹریس کر کے مجھے اطلاع دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے سلام کیا اور مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران کے ساتھی کمرے میں آئے تو عمران نے انہیں ساری بات بتا دی۔

''اب تم کمرے لے لو۔ شاید ہمیں کل تک یہاں رہنا پڑے''۔ عمران نے کہا۔

''ہم وہاں کیوں نہ چلے جائیں اور جیسے ہی یہ بارسانا ملے اس کے ذریعے لوسیا کو ٹریس کر کے کام کو آگے بڑھایا جائے''...... صفدر نے کہا۔

''لوسیا اکیلی نہیں ہے۔ اس کا پورا سیکشن اگالیگا میں کام کر رہا ہو گا اور یقیناً وہ کسی گروپ کے منتظر ہوں گے اس لئے اکیلا ٹائیگر زیادہ آسانی سے کام کر لے گا۔ پھر وہ بدنام کلبوں کے لوگوں کو ڈیل کرنا جانتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لوسیا کا سیکنڈ پوائنٹ ایک رہائشی کوٹھی تھی۔ یہاں اس نے باقاعدہ ٹارچنگ روم بھی بنایا ہوا تھا اور آفس بھی۔ یہاں کا انچارج ایک آدمی کارس تھا جو مستقل یہاں رہتا تھا۔ لوسیا اس وقت اس پوائنٹ کے آفس میں موجود تھی۔ بارسانا اور بلیک دونوں اگالیگا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کو ٹریس کر رہے تھے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تھی کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لوسیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لوسیا بول رہی ہوں"...... لوسیا نے کہا کیونکہ اس کے نزدیک یہ انتہائی محفوظ نمبر تھا۔

"بارسانا بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے بارسانا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کوئی خاص بات"...... لوسیا نے چونک کر کہا۔

"میڈم۔ ایک آدمی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اکیلا تانازیہ سے اگالیگا پہنچا ہے۔ میں ایئر پورٹ پر موجود تھا کیونکہ ایک گھنٹے بعد ریگولر فلائٹ آنے والی تھی اور میں اسے چیک کرنا چاہتا تھا۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ وہ آدمی اچانک مجھے دیکھ کر چونک پڑا اور اس کے انداز سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ مجھے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی اس پر توجہ کی۔ وہ آدمی وہیں ایئر پورٹ پر ہی گھومتا رہا۔ پھر ایک گھنٹے بعد جب ایک اور فلائٹ آئی تو میں نے اسے چیک کیا لیکن اس میں کوئی مشکوک گروپ نہ تھا تو میں وہاں سے نکل کر راڈش کلب چلا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ آدمی بھی راڈش کلب پہنچ گیا تھا جس پر مجھے شک ہوا تھا۔ اب بھی وہ راڈش کلب میں موجود ہے جبکہ میں کاؤنٹر سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ وہ اکیلا آدمی ہے۔ ایکریمین ہے اور بظاہر عام سا آدمی لگتا ہے"...... بارسانا نے کہا۔

"لیکن وہ تمہاری نگرانی کیوں کر رہا ہے۔ اگر اسے کوئی ایمرجنسی تھی اور وہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر آیا تھا پھر ایک گھنٹہ وہاں ایئر پورٹ پر ہی کیوں گھومتا رہا۔ وہ یقیناً کوئی مشکوک آدمی ہے۔ تم اسے یہاں لے آؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لوسیا نے رسیور رکھا اور میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد آفس کا دروازہ کھلا اور

ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"کارس۔ بارسانا ایک آدمی کو لے کر آ رہا ہے۔ اسے ٹارچنگ روم میں کرسی پر جکڑ کر پھر مجھے اطلاع دینا"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... اس آدمی نے جواب دیا اور واپس باہر چلا گیا۔

"یہ آدمی کون ہو سکتا ہے۔ بارسانا سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... لوسیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اپنے اس سوال کا جواب وہ خود تو نہ دے سکتی تھی۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اس نے کال بیل کی مخصوص آواز سنی تو وہ سمجھ گئی کہ بارسانا اس آدمی کو لے کر آیا ہے۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور بارسانا اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... لوسیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں اسے بے ہوش کر کے لے آیا ہوں میڈم۔ کارس اسے ٹارچنگ روم میں لے گیا ہے۔ آپ نے اسے ہدایت کی تھی"...... بارسانا نے کہا۔

"ہاں۔ بیٹھو"...... لوسیا نے کہا۔

"شکریہ میڈم"...... بارسانا نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیسے اسے بے ہوش کیا اور کیسے اسے لے کر آئے۔ تفصیل بتاؤ"...... لوسیا نے پوچھا۔

"آپ سے فون پر بات کرنے کے بعد میں خود اس کی سیٹ پر چلا گیا۔ میں نے اس سے اپنا تعارف کرایا تو اس نے جوابی تعارف میں کہا کہ اس کا نام ٹائیگر ہے اور اس کا تعلق ایکریمیا کی ایک تنظیم ریڈ وائر سے ہے اور وہ اس تنظیم کے ایک کام کے سلسلے میں پہلی بار یہاں آیا ہے جس پر میں نے اسے کہا کہ میں اس کام میں اس کی بھرپور مدد کر سکتا ہوں جس پر اس نے کام بتایا کہ راڈش سے اس نے ملنا ہے۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ راڈش میرا بہترین دوست ہے اور میں اس کی ملاقات اس سے کرا سکتا ہوں تو وہ خوش ہو گیا۔ میں نے کاؤنٹر پر جا کر ویسے ہی رسیور اٹھا کر بات کی اور پھر میں نے جا کر اسے بتایا کہ راڈش ملنے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ فوراً میرے ساتھ چل پڑا۔ میں اسے ایک کمرے میں لے آیا اور اندر داخل ہوتے ہی میں نے یکلخت اس کی کنپٹی پر مڑی ہوئی انگلی کی ضرب لگا دی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تو میں اسے اٹھا کر عقبی راستے سے باہر آ گیا۔ پھر اسے کار میں ڈال کر یہاں لے آیا"...... بارسانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر وہ اتنی آسانی سے مار کھا گیا ہے تو پھر وہ واقعی عام آدمی ہی ہو گا"...... لوسیا نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔ بارسانا کے منہ سے تفصیل سن کر اسے خاصی مایوسی ہوئی تھی۔

"پھر کیا حکم ہے۔ گولی مار کر اس کی لاش گٹر میں ڈال دی جائے"...... بارسانا نے کہا۔

"چلو اب آ ہی گیا ہے تو اس سے پوچھ گچھ بھی کر لیتے ہیں"۔
لوسیا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی بارسانا بھی اٹھ
کر کھڑا ہو گیا۔ وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے نکل کر
ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل
ہوئے جہاں ٹارچنگ کا تقریباً ہر طرح کا سامان موجود تھا اور
سامنے دیوار کے ساتھ لوہے کی کرسیاں قطار میں موجود تھیں جن
میں سے کونے والی ایک کرسی پر ایک آدمی کڑوں میں جکڑا ہوا
موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ کمرے میں کارس بھی
موجود تھا۔

"اس کی تلاشی لی ہے کارس"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم۔ اس کی جیب سے ایک زیرو فائیو ٹرانسمیٹر اور
بھاری تعداد میں کرنسی نکلی ہے"...... کارس نے جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعی کسی بڑی تنظیم کا
آدمی ہے"...... لوسیا نے چونک کر کہا۔

"یس میڈم۔ میرا خیال ہے کہ جس تنظیم کا اس نے نام لیا ہے
وہ صرف دھوکہ ہے۔ یہ ہمارے دشمنوں کا ہی آدمی ہے"...... بارسانا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کارس۔ سپیشل میک اپ واشر سے اس کا میک اپ واش کرو"۔
لوسیا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... کارس نے کہا اور ایک کونے میں موجود ٹرالی

طرف بڑھ گیا جس پر ایک بڑا سا میک اپ واشر موجود تھا جس
رخ رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ کارس ٹرالی کو دھکیلتا ہوا اس بے
ں آدمی کی کرسی کے قریب لے آیا اور پھر اس نے کپڑا ہٹا کر
طرف رکھا اور ایک شفاف شیشے کا بنا ہوا بڑا سا کنٹوپ اٹھا کر
نے اس بے ہوش آدمی کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اسے
کر دیا اور پھر اس نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔
لمحوں بعد کنٹوپ میں سرخ رنگ کی گیس بھرنا شروع ہو گئی اور
اس آدمی کا چہرہ اس سرخ رنگ کی گیس میں غائب ہو گیا۔ کچھ
بعد گیس غائب ہونا شروع ہو گئی اور اس کا چہرہ نظر آنے لگ
لیکن ہلکی سی سرخی کی وجہ سے ابھی اس کا چہرہ پوری طرح واضح
نہ آ رہا تھا۔ پھر اس کارس نے کلپ کھول کر کنٹوپ ہٹایا تو
نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس آدمی کا چہرہ ویسے ہی

"اس کا مطلب ہے کہ یہ اپنے اصل چہرے میں ہے اس لئے
کیشائی تو نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ان کا ایکریمین
ایجنٹ ہو"...... لوسیا نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا میڈم"...... بارسانا نے فوراً ہی ہاں میں ہاں
ئے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... لوسیا نے کہا تو
انے آگے بڑھ کر اس آدمی کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ

مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر اس آدمی نے
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو کارسن پیچھے ہٹ گیا۔ اس
آدمی نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر
ہے کرسی میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔
اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... لوسیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تمہارے اس آدمی کو بتا چکا ہوں کہ میرا نام ٹائیگر ہے اور
اسے یہ بھی بتا چکا ہوں کہ میرا تعلق کس تنظیم سے ہے اور یہ بھی
دوں کہ میری تنظیم انتہائی طاقتور ہے۔ اسے جیسے ہی خبر ملی کہ
لوگوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو پھر تم پر عذاب ٹو
پڑے گا اور تمہیں کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی"...... ٹائیگر نے غ
لہجے میں کہا۔

"دھمکیاں دینا بند کرو۔ تمہاری تنظیم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی
نہ تمہاری لاش کبھی سامنے آئے گی۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارا
سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے"...... لوسیا نے غصیلے لہجے میں کہا

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ وہ کون ہے"...... ٹائیگر نے
بھرے لہجے میں کہا اور اس کے انداز سے ہی لوسیا سمجھ گئی
آدمی کا کوئی تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے نہیں ہے ورنہ وہ ا
میں کبھی جواب نہ دیتا بلکہ چونک پڑتا۔

"سنو۔ جو سچ ہے وہ بتا دو تو تمہاری زندگی بچ سکتی

ارز ڈ طیارے کے ذریعے تانازیہ سے اگالیگا آئے اور پھر تم بارسانا
ودیکھ کر اس کے گرد وہیں ایئر پورٹ پر ہی گھومتے رہے۔ پھر تم
ل کے پیچھے راڈش کلب پہنچ گئے۔ تمہاری ان حرکات کی وجہ کیا
ے۔ تم بارسانا کی نگرانی اور تعاقب کیوں کر رہے تھے"...... لوسیا
نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میرا نام لوسیا ہے"...... لوسیا نے جواب دیا۔

"یہ بارسانا تمہارا آدمی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"...... لوسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ آدمی راڈش کا خاص آدمی ہے اور مجھے
ں کا باقاعدہ حلیہ بھی بتایا گیا تھا کیونکہ اس آدمی کا کوئی مستقل
کانہ نہ تھا۔ پھر یہ مجھے ایئر پورٹ پر ہی نظر آ گیا تو میں وہیں رک
لیا۔ پھر یہ راڈش کلب گیا تو میں کنفرم ہو گیا کہ میں درست آدمی
ک پہنچ گیا ہوں۔ اس کے بعد یہ خود ہی میری ٹیبل پر آ گیا اور
اس نے مجھے راڈش سے ملوانے کا کہا اور پھر مجھے ایک کمرے میں
یا اور وہاں میری کنپٹی پر ضرب لگا کر اس نے مجھے بے ہوش
یا اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... ٹائیگر نے تفصیل
ہوئے کہا۔

تمہیں کس نے اس کے بارے میں بتایا تھا"...... لوسیا نے

"ایکریمیا کے ایک کلب ریڈ وائر کے جنرل مینجر ہاکی نے۔ وہ یہاں اگالیگا میں طویل عرصے تک اس راڈش کلب میں بطور اسسٹنٹ مینجر کام کرتا رہا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہمارے کام کے آدمی نہیں ہو اور تم ہمارے لئے بے کار ہو۔ تمہیں گولی مار دینی چاہئے"...... لوسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم مجھے ہلاک کر دینا چاہتی ہو۔ میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے، کوئی مخالفت بھی نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اسی لئے تو تمہیں گولی ماری جا رہی ہے۔ کارس۔ اسے گولی مار کر اس کی لاش گٹڑ میں پھینک دینا"...... لوسیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"...... کارس نے جواب دیا۔

"آؤ بارسانا۔ یہ کام اب کارس خود کر لے گا"...... لوسیا نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے ساتھ کھڑے بارسانا سے کہا۔

"یس میڈم"...... بارسانا نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے میڈم"...... بارسانا نے کہا۔

"وہی کام کرتے رہو جو پہلے کر رہے تھے۔ یہ گروپ کسی وقت آ سکتا ہے"...... لوسیا نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی

اپنے آفس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ آفس میں پہنچ کر وہ بیٹھی ہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ لوسیا بول رہی ہوں"...... لوسیا نے کہا۔

"بلیک بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے بلیک کی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"میڈم۔ ابھی تک تو کوئی مشکوک گروپ سامنے نہیں آیا۔ ہم پورے اگالیگا میں چیکنگ کر رہے ہیں"...... بلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چیکنگ کرتے رہو۔ یہ لوگ کسی بھی وقت یہاں آ سکتے ہیں"...... لوسیا نے جواب دیا۔

"یس میڈم۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو میں تانازیہ میں کسی گروپ سے رابطہ کروں کیونکہ یہ لوگ بہرحال تانازیہ سے ہی یہاں پہنچیں گے"...... بلیک نے کہا۔

"وہ کیسے انہیں چیک کرے گا"...... لوسیا نے پوچھا۔

"یہی مشکوک سمجھ کر۔ ابھی تو ہمارے پاس بھی کوئی واضح اطلاع نہیں ہے"...... بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم الجھ بھی سکتے ہیں۔ تم یہیں چیکنگ کرتے رہو۔ وہ آئیں گے تو بہرحال یہیں"...... لوسیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... بلیک نے جواب دیا تو لوسیا نے اوکے کہہ کر

رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ آخر کیوں نہیں آ رہے۔ کہیں یہ مالاگوسی نہ چلے گئے ہوں"...... لوسیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ وہ مالاگوسی میں آرتھر سے بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس کے ذمے یہاں کی ڈیوٹی تھی اور وہ یہاں تک ہی محدود رہنا چاہتی تھی۔

مالاگوسی بہت بڑا جزیرہ تھا۔ اس کا شمالی حصہ گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا جبکہ تمام تر آبادی جنوبی سمت میں تھی۔ مالاگوسی پر قدیم دور سے ایک بادشاہ کی حکومت تھی اور اس بادشاہ کی نسل ہی اس جزیرے پر مسلسل حکومت کر رہی تھی لیکن مالاگوسی میں بادشاہ کو کنگ کی بجائے پرنس کہا جاتا تھا۔ پرنس کا تعلق مالاگوسی کے ایک قدیمی لیکن طاقتور قبیلے سے تھا۔ اس قبیلے کا نام مازاتو تھا اس لئے بادشاہ کو پرنس مازاتو ہی کہا جاتا تھا۔

موجودہ دور میں پرنس مازاتو صرف نام کا ہی بادشاہ تھا جبکہ وہاں ایک کونسل تھی جس کے ارکان کی تعداد دس تھی۔ ان میں سے پانچ ممبران کو عوام باقاعدہ انتخاب کے ذریعے منتخب کرتے تھے جبکہ باقی پانچ میں سے دو کو پرنس مازاتو نامزد کرتا تھا اور باقی تین کا تعلق مازاتو قبیلے سے ہی ہوتا تھا۔ ان کی یہ سیٹیں موروثی ہوتی

تھیں۔ کونسل کا فیصلہ تقریباً حتمی ہوتا تھا۔ البتہ اس کے خلاف اپیل پرنس کو کی جا سکتی تھی لیکن پرنس کونسل کے معاملات میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مالاگوسی پر عملی طور پر اصل حکمرانی اس کونسل کی ہی تھی جسے پرنس کونسل کہا جاتا تھا۔

مالاگوسی ایسا جزیرہ تھا جو قدرتی حسن سے مالا مال تھا اور یہاں کے قوانین اس انداز کے بنائے گئے تھے کہ یہاں سوائے قتل اور دوسروں پر جبر کرنے کے باقی سب کچھ کیا جا سکتا تھا جو دوسرے کسی علاقے میں نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہاں بے شمار نائٹ کلب بھی تھے۔ کیسنیو اور جوئے خانے بھی تھے جن کے معاملات میں وہاں کی پولیس سرے سے مداخلت ہی نہ کرتی تھی۔ البتہ پرنس کونسل نے شمالی علاقے سے جنگلات کو کاٹنا جرم قرار دیا ہوا تھا کیونکہ اس قدر گھنے جنگلات ہی سیاحوں کے لئے بے حد کشش رکھتے تھے۔ البتہ حکومت کی طرف سے ان جنگلات میں شکاریوں اور سیاحوں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں اور انہی جنگلات کی وجہ سے ہی پوری دنیا سے سیاح مرد اور عورتیں مالاگوسی آتی جاتی رہتی تھیں کیونکہ ان گھنے جنگلات میں ابھی تک قدیم دور کے رہنے والے قبیلے اسی طرح قدیم انداز میں ہی رہتے تھے۔

البتہ وہ اب وحشی قبیلے نہ رہے تھے اس لئے سیاح ان کی قدیم بستیوں میں جاتے، فلمیں بناتے، ان کے رقص دیکھتے تھے جبکہ جنوبی مالاگوسی میں انتہائی جدید ترین آبادی تھی۔ یہاں جدید ترین ماڈلز کی

کاریں ہر وقت سڑکوں پر دوڑتی نظر آتی تھیں۔ جوئے خانوں میں کروڑوں ڈالرز کا جوا ہوتا تھا اور یہاں کے جوئے خانوں کی ایک روایت شروع سے ہی چلی آ رہی تھی اور اس پر آج بھی انتہائی سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ یہاں بے ایمانی نہیں کی جاتی تھی اور نہ کسی کو دانستہ لوٹا جاتا تھا اس لئے کوئی عام سا آدمی بھی لاکھوں ڈالرز جیت کر اطمینان سے واپس چلا جاتا تھا۔

اس وقت مالاگوسی کی ایک سڑک پر جدید ماڈل کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے شمالی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر لمبے قد اور طاقتور جسم کا مالک آرتھر بیٹھا ہوا تھا جبکہ کار اس کا ڈرائیور چلا رہا تھا جو مقامی آدمی تھا اور اس کا نام ساگون تھا۔ وہ یہاں مالاگوسی میں اسرائیل کی ایک خصوصی ایجنسی بلیک برڈ کا انچارج تھا۔ بلیک برڈ نامی ایجنسی اسرائیل کی انتہائی خصوصی اور خفیہ ایجنسی تھی اور اس کا کام اسرائیل سے باہر دوسرے ممالک میں اسرائیل کے مفادات کا تحفظ کرنا تھا۔ یہ ایجنسی بے حد تربیت یافتہ افراد پر مشتمل تھی لیکن یہ ایجنسی سامنے نہ آتی تھی۔ اس کے آدمی دوسرے کاموں میں ملوث نظر آتے تھے اس لئے ان پر کوئی شک نہ کر سکتا تھا۔

آرتھر بھی مالاگوسی کے ایک کلب کا مالک تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ جنگلات سے ملنے والی ایک کیمیکل گوند کا بھی بڑا ڈیلر تھا۔ یہ گوند ادویات میں کام آتی تھی اور پوری دنیا میں اس کی مانگ تھی

اور آرتھر اس کیمیکل گوند جسے یہاں مقامی طور پر کاسر کہا جاتا تھا، کا بڑا ایجنٹ اور ڈیلر تھا۔ جنوبی مالاگوسی میں اس کا علیحدہ آفس تھا جو کاسر انٹرنیشنل کے نام سے قائم تھا اور آرتھر اس کا جنرل مینجر تھا۔ اس وقت بھی وہ بظاہر اس گوند کی سپلائی کے سلسلے میں ہی جا رہا تھا لیکن اصل کام ایجنسی کا ہی تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیل نے جو خفیہ میزائل بیس تیار کرایا ہے وہ شمالی مالاگوسی کے جنگلات کے ایک کونے میں ہے۔ یہ میزائل بیس زیر زمین تھا البتہ اس کے اوپر جو درخت تھے وہ ہٹا دیئے گئے تھے اور ان کی جگہ ان درختوں کی نقل لگائی گئی تھی جو دور سے دیکھنے میں اصل درخت ہی نظر آتے تھے۔

اسرائیل نے مالاگوسی کے پرنس اور پرنس کونسل کو اس کے لئے بے پناہ مراعات دے کر اجازت حاصل کی تھی اور اس سلسلے کو بھی اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ سوائے آرتھر اور اس کے آدمیوں، پرنس اور پرنس کونسل کے ممبران کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہ تھا۔ البتہ اسرائیل سے بحری جہازوں پر مشینری آتی رہی تھی جو آرتھر کے آدمیوں کے ذریعے یہاں بھیجی جاتی رہی تھی۔ اب یہ بیس تیار تھا لیکن ابھی میزائل نے یہاں نصب ہونا تھا اور آرتھر کو آج ہی اطلاع ملی تھی کہ میزائل تیار ہونے کے قریب ہے اس لئے آئندہ دو ہفتوں کے اندر کسی بھی روز اس کی تنصیب کی جا سکتی ہے۔ آرتھر اس لئے وہاں جا رہا تھا تاکہ میزائل کے آنے پر اسے انتہائی خفیہ طریقہ سے اس بیس تک لے جائے اور میزائل کے

ساتھ آنے والے سائنس دانوں اور مشینری کو بیس تک پہنچانے کے تمام انتظامات کا بذات خود جائزہ لے سکے۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد کار جنگل میں داخل ہو گئی اور جنگل میں تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ جنگل میں بنے ہوئے لکڑی کے ایک بڑے سے کیبن کے سامنے پہنچ گئے تو ڈرائیور نے کار روک دی۔ کیبن کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے جنہوں نے آرتھر کے کار سے نیچے اترتے ہی اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ آرتھر سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن سے ایک سرنگ نما راستہ نیچے جا رہا تھا۔ وہ اس راستے پر چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جو آرتھر کو دیکھ کر تیزی سے اٹھا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

”کیا پوزیشن ہے ہیرٹ“...... آرتھر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”آل از اوکے باس“...... ہیرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بیٹھو“...... آرتھر نے خود ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ہیرٹ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ہیرٹ۔ جس کام کے لئے بیس تیار کیا گیا تھا وہ کام اب مکمل ہونے والا ہے۔ اسرائیل سے اطلاع ملی ہے کہ دو ہفتوں کے اندر میزائل یہاں پہنچ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی سائنس دانوں کی ٹیم

اور دوسری مشینری بھی ہو گی اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس میزائل بیس کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے اعلیٰ حکام نے ہدایت کی ہے کہ اس کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو اور کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے اس لئے میں آیا ہوں تاکہ تمہیں بتا سکوں کہ اب تم لوگوں نے ہر وقت ریڈ الرٹ رہنا ہے''...... آرتھر نے کہا۔

''ہم مسلسل ریڈ الرٹ رہتے ہیں باس۔ ان پورے علاقے میں جو سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں ان کی موجودگی میں کوئی پرندہ بھی ہماری مرضی کے بغیر نہیں اڑ سکتا لیکن کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہے کہ یہاں کوئی بیس بنایا گیا ہے''...... ہیرٹ نے کہا۔

''نہیں۔ اسی لئے تو حکومت نے انہیں ڈاج دینے کے لئے اگالیگا میں بھی ایک فرضی بیس بنایا ہوا ہے تاکہ اگر انہیں معلوم بھی ہو جائے تو وہ یہاں کی بجائے اگالیگا میں ہی ٹکریں مارتے پھریں اور اگالیگا میں گولڈن کراس کی سیکشن انچارج لوسیا اپنے سیکشن سمیت موجود ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگالیگا اور مالاگوسی دونوں کے بارے میں علم ہو گیا ہے لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آیا کیونکہ مالاگوسی میں تو یہ کام اس قدر خفیہ انداز میں ہوا ہے کہ باہر کے لوگ تو باہر کے لوگ ہیں مالاگوسی کے رہنے والوں کو اس کا آج تک علم نہیں ہو سکا۔ پھر

ہی ہمیں ریڈ الرٹ تو رہنا ہی ہے''...... آرتھر نے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے بھی اگر وہ لوگ آئیں ے تو جنوبی مالاگوسی میں ہی آئیں گے۔ وہاں آپ کے آدمی وجود ہیں''...... ہیرٹ نے کہا۔

''وہاں ہمارا پورا سیکشن کام کر رہا ہے۔ تمام بڑے چوکوں، ندرگاہ اور ایئر پورٹ پر ہم نے میک اپ چیک کرنے والے اسٹارم فیہ کیمرے نصب کر رکھے ہیں۔ جیسے ہی یہ لوگ مالاگوسی میں داخل وں گے انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا''...... آرتھر نے جواب یا۔

''یس باس۔ پھر یہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے''...... ہیرٹ نے لہا۔

''نہیں۔ سنا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس ہے۔ اس ے اسرائیل تو اسرائیل، ایکریمیا بھی خوف کھاتا ہے اس لئے ہم نے کسی صورت بھی غافل نہیں رہنا''...... آرتھر نے کہا تو ہیرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر چارٹرڈ طیارے سے تانازیہ سے اگالیگا پہنچا اور پھر ایئر
پورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچتے ہی اسے بارسانا نظر آ گیا جس
کے بارے میں تفصیل اس آدمی نے بتائی تھی جسے ٹائیگر، عمران کے
پاس لے گیا تھا۔ بارسانا کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ یہاں کچھ دیر تک
رہے گا اور پھر ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ تانازیہ سے آنے والی فلائٹس کو
چیک کر رہا ہے۔ اسے یقین ہو گیا کہ یہ آدمی اسے کام دے جائے
گا۔ فلائٹ کے بعد بارسانا کار میں بیٹھ کر راڈش کلب پہنچ گیا۔
ٹائیگر بھی ایک ٹیکسی میں اس کے پیچھے راڈش کلب پہنچ گیا۔ یہاں
جب بارسانا نے اسے دیکھا تو وہ کاؤنٹر کی طرف مڑا اور پھر اس
نے وہاں سے فون کرنا شروع کر دیا۔
ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ اس کے بارے میں کسی کو اطلاع دے رہا
ہے کیونکہ اس نے اسے وہاں دیکھ کر جو ردعمل ظاہر کیا تھا اس ۔

ہی اسے پتہ چل گیا تھا۔ ٹائیگر واش روم جانے کا بہانہ کر کے اٹھا
اور اس کے عقب سے گزرا تو اس کے کانوں میں میڈم کے الفاظ
پڑ گئے۔ اب ٹائیگر کنفرم ہو گیا تھا کہ وہ اس لوسیا کو ہی کال کر رہا
ہے اس لئے اب اس نے اسے یہاں سے اغوا کر کے کہیں لے
جانے کے بارے میں سوچا۔ وہ واپس میز پر پہنچا ہی تھا کہ بارسانا
خود ہی اس کی میز پر پہنچ گیا اور ٹائیگر نے اسے کہا کہ وہ راڈش
سے ملنے آیا ہے تو اس نے خود ہی یہ کام کرنے کی حامی بھر لی اور
پھر وہ اسے لے کر ایک خالی کمرے میں داخل ہوا لیکن پھر اس سے
پہلے کہ ٹائیگر اسے بے ہوش کرنے کے لئے کوئی کارروائی کرتا
بارسانا نے اس پر سبقت حاصل کر لی اور ٹائیگر کی کنپٹی پر پڑنے
والی بھرپور ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بے نیاز کر دیا تھا اور
پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو راڈز میں جکڑا ہوا
ایک ہال کمرے میں کرسی پر بیٹھے پایا۔
سامنے ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ
ہی بارسانا کھڑا تھا۔ قریب ہی ایک اور آدمی بھی موجود تھا اور ٹائیگر
فوراً سمجھ گیا کہ سامنے بیٹھی ہوئی عورت ہی لوسیا ہے۔ اس کے
چہرے پر موجود گرمی کا احساس بتا رہا تھا کہ اس کا میک اپ بھی
واش کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ اس کا سپیشل
میک اپ کسی بھی میک اپ واشر سے واش نہیں ہو سکے گا اور پھر
اس لوسیا سے ہونے والی بات چیت سے اس بات کی تصدیق بھی

ہو گئی کہ یہی عورت ہی لوسیا ہے۔ پھر لوسیا سے بات چیت ہوتی
رہی۔ گو لوسیا نے کوشش کی کہ اسے پاکیشیائی ایجنٹ ثابت کر سکے
لیکن ٹائیگر نے بہرحال اسے یقین دلا دیا کہ اس کا تعلق پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ اس پر لوسیا نے اپنے آدمی کارس کو
اسے گولی مارنے کا حکم دیا اور خود وہ بارسانا کے ساتھ کمرے سے
باہر چلی گئی۔

”اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ“...... کارس نے جیب سے
مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میں بے گناہ مارا جا رہا ہوں اس لئے کیا
تم انسانیت کے نام پر اتنا کر سکتے ہو کہ مرنے سے پہلے مجھے چند
منٹ دعا مانگنے کے لئے دے دو اور ایک بوتل پانی بھی پلا دو کیونکہ
میرا تعلق جس مذہب سے ہے وہاں خصوصی دعا اور مرنے سے پہلے
پانی پینے والے کو نجات مل جاتی ہے“...... ٹائیگر نے بڑے منت
بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ تم چونکہ واقعی بے گناہ مارے جا رہے ہو اس لئے میں
تمہاری یہ آخری خواہش ضرور پوری کروں گا۔ مجھے اس سے کوئی
فرق نہیں پڑتا کہ تم چند منٹ پہلے ہلاک ہوتے ہو یا چند منٹ بعد
میں“...... کارس نے کہا اور مشین پسٹل جیب میں ڈال کر وہ ایک
کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ شاید
پانی کی بوتل اٹھانا چاہتا تھا اور اس کے مڑتے ہی ٹائیگر نے تیزی

، ٹانگ موڑی اور چند لمحوں بعد اس کے بوٹ کی ٹو بٹن پر جم چکی
ا۔ یہاں کرسیوں کی ایک پوری قطار موجود تھی لیکن ٹائیگر کو
انی نفسیات کے مطابق پہلی کرسی پر جکڑا گیا تھا اس لئے اسے
ی موڑ کر عقب میں لے جانے کی گنجائش مل گئی تھی۔ اسی لمحے
رس نے الماری کھول کر اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکالی اور
الماری بند کر کے وہ واپس مڑا۔ چونکہ ٹائیگر کی مڑی ہوئی ٹانگ
ری کے مخالف سمت میں تھی اس لئے کارس کو اس کی مڑی ہوئی
ک کا علم تک نہ ہو سکا۔ وہ پانی کی بوتل اٹھائے ٹائیگر کے قریب
یا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر پانی کی بوتل ٹائیگر کے منہ
ے لگا دی۔ ٹائیگر نے دو گھونٹ پانی پیا اور اس کے ساتھ ہی اس
ے پیر کا دباؤ بٹن پر ڈالا تو اچانک کٹاک کٹاک کی آوازوں کے
ھ ہی اس کی کرسی کے راڈ غائب ہو گئے۔

”یہ۔ یہ کیا“...... کارس نے بے اختیار پیچھے ہٹتے ہوئے کہا
ن دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اٹھا اور
رہا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ پانی کی
ا اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر گئی تھی۔ ٹائیگر نے اس کے
ے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہوئے ایک ہاتھ اس کی گردن پر
لا اور اسے مخصوص انداز میں گھما کر نیچے پٹخ دیا تھا۔ نیچے گرتے
ا کارس کا جسم آہستہ آہستہ پھڑکنے لگا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ
تا جا رہا تھا کیونکہ گردن میں بل پڑ جانے کی وجہ سے اس کا

سانس رک گیا تھا۔ ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پھڑکتے
ہوئے کارس کے سر پر ایک ہاتھ رکھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے
پر رکھ کر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو انتہائی تیزی سے
کارس کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ اس کا
سانس بحال ہو گیا تھا لیکن وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اب اس کا جسم
ساکت ہو گیا تھا۔

ٹائیگر نے جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لی اور پھر اس کی
جیب میں موجود مشین پسٹل نکال کر اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا
اور پھر اس نے کارس کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور کرسی کے عقب
میں جا کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ کٹاک کٹاک کی
آوازوں کے ساتھ ہی کارس کے جسم کے گرد کڑے نمودار ہو گئے
اور وہ اب کڑوں میں جکڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے دانستہ قطار کی
تیسری کرسی پر جکڑا تھا تاکہ وہ پیر موڑ کر بٹن پریس نہ کر سکے کیونکہ
وہ بہرحال یہاں کا انچارج تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ایسا بھی
ہو سکتا ہے۔

ٹائیگر واپس مڑا۔ اب اس نے لوسیا کو کور کرنا تھا۔ چونکہ اس
ہال کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں وہ پہلے ہی سن چکا تھا
اس لئے اسے معلوم تھا کہ ٹارچنگ ہال ساؤنڈ پروف ہے۔ وہ ایک
طرف رکھی ہوئی میز کی طرف بڑھا۔ اس پر اس کا ٹرانسمیٹر اور دوسرا
سامان موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آف کر دیا تاکہ

ئنگ کال نہ آ جائے۔ ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے دروازہ کھولا
ر باہر چلا گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ وہ دبے قدموں آگے بڑھتا
لا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس پوری کوٹھی میں گھوم گیا لیکن
اں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ایک کمرے کے دروازے کی
یز سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس
رے کے اندر کوئی نہ کوئی موجود ہو گا لیکن وہ اسے چھیڑنے سے
لے مکمل چیکنگ کر لینا چاہتا تھا اور پھر ایک کمرے کی الماری میں
ے اسے اسلحہ کے ساتھ ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کے
ل بھی مل گئے۔

ٹائیگر نے ایک پسٹل اٹھایا۔ اس میں میگزین ڈالا اور پھر اسے
ھ میں پکڑے وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے
نی باہر آ رہی تھی۔ وہ چند لمحے دروازے کے سامنے رک کر کان
ئے اندر سے آنے والی ہلکی سی آوازیں سنتا رہا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ
ف نہ تھا اس لئے ہلکی ہلکی آوازیں باہر آ رہی تھیں اور اندر کوئی
رت بول رہی تھی۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ فون پر کسی سے
ت کر رہی ہو۔ ٹائیگر اس کی آواز پہچان گیا۔ بولنے والی لوسیا
ی۔ ٹائیگر نے پیچھے ہٹ کر دروازے پر لات ماری اور دروازہ
ک دھماکے سے کھلا تو ٹائیگر نے گیس پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔
دوسرے لمحے پسٹل سے نکلنے والے یکے بعد دیگرے کئی کیپسول

کمرے کے فرش پر گر کر پھٹ گئے۔ سامنے میز کی دوسری طرف
لوسیا بیٹھی اب صاف نظر آ رہی تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس
نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تھا لیکن پھر کیپسولوں کے
فرش پر ٹوٹنے سے پھیلنے والی گیس کی وجہ سے وہ کرسی سے اٹھتے
اٹھتے ہی دوبارہ کرسی پر گری اور اس کا جسم کرسی پر ہی ڈھیر ہو گیا۔
ٹائیگر ایک طرف ہٹ کر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی
سانس بھی روک لی تھی۔ گیس کی رنگت دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ
یہ کون سی گیس ہے اس لئے اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ جس قدر
زود اثر گیس ہے اتنی جلدی ہی فضا میں سے اس کے اثرات غائب
ہو جاتے ہیں۔ کچھ دیر بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر
جب اسے گیس کے اثرات محسوس نہ ہوئے تو اس نے تیز تیز
سانس لینا شروع کر دیا۔ پھر وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں کرسی
پر لوسیا ڈھلکی ہوئی پڑی تھی۔

ٹائیگر نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر اس آفس
کمرے سے نکل کر وہ سیدھا اس ٹارچنگ روم میں آ گیا جہاں
کارس ویسے ہی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے لوسیا کو اس کے
ساتھ والی کرسی پر ڈالا اور پھر کرسیوں کے عقب میں جا کر اس
بٹن پریس کر دیا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی کڑے
نمودار ہوئے اور لوسیا بھی ان کڑوں میں جکڑی گئی۔ ٹائیگر
کرسیوں کے عقب سے نکل کر سامنے آ کر لوسیا کے جسم اور کڑوں

کو چیک کیا اور جب اسے تسلی ہو گئی کہ لوسیا ان کڑوں سے عورت
ہونے کی وجہ سے آسانی سے نہ نکل سکے گی تو وہ ایک بار پھر واپس
مڑا۔

بارسانا تو اسے کوٹھی میں کہیں نہ ملا تھا اس کا مطلب تھا کہ وہ
اس کوٹھی سے باہر جا چکا ہے۔ ٹائیگر لوسیا کو ہوش میں لے آنے
سے پہلے لوسیا کے آفس کی چیکنگ کرنا چاہتا تھا کہ شاید میزائل بیس
کے بارے میں کوئی فائل اسے مل جائے لیکن مکمل تلاشی لینے کے
باوجود جب اسے وہاں سے کچھ بھی نہ ملا تو ٹائیگر نے فون کا رسیور
اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا اور پھر اس آفس سے نکل کر وہ بیرونی
پھاٹک کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ پھاٹک اندر
سے لاکڈ نہ تھا۔ شاید بارسانا کے جانے کے بعد کارس نے اسے
اندر سے بند کرنا تھا لیکن کارس کو اسے بند کرنے کی مہلت ہی نہ ملی
تھی۔

ٹائیگر نے پھاٹک کو اندر سے لاکڈ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا
ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے بے ہوش کر
دینے والی گیس کا پسٹل اٹھایا تھا۔ اس نے الماری میں اینٹی گیس کی
کئی بوتلیں پڑی دیکھی تھیں لیکن اس وقت اس نے انہیں اٹھایا نہ
تھا۔ ایک بوتل اٹھا کر وہ واپس مڑا اور پھر اس ٹارچنگ روم میں پہنچ
گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود بوتل کا ڈھکن کھولنا شروع کیا ہی تھا
کہ رک گیا۔ اس کے ذہن میں نجانے بار بار خلش کیوں لہرا رہی

تھی کہ کہیں لوسیا عورت ہونے کی وجہ سے ان راڈز سے باہر نہ آ جائے۔ اس نے بوتل کو جیب میں ڈالا اور ایک بار پھر مڑ کر ٹارچنگ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے اب رسی کا بنڈل تلاش کر کے راڈز کے ساتھ ساتھ لوسیا کو رسی کی مدد سے بھی کرسی سے باندھنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ اس کی خلش دور ہو سکے۔ اس نے لوسیا سے بہت کچھ پوچھنا تھا اس لئے وہ کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا اور پھر ایک سٹور سے اسے نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل مل گیا تو وہ اسے اٹھا کر واپس ٹارچنگ روم میں آیا تو کارس ہوش میں آ چکا تھا اور وہ راڈز سے نکلنے کی کوشش میں مصروف تھا۔

''تم۔ تم کس طرح راڈز سے آزاد ہو گئے''...... کارس نے ٹائیگر کو دیکھتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے ٹانگ موڑ کر پیر کی مدد سے عقبی بٹن پریس کر دیا تھا''۔ ٹائیگر نے رسی کا بنڈل کھولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کاش۔ میں تمہیں دعا مانگنے کی مہلت نہ دیتا''۔ کارس نے کہا۔

''پھر تم ایک بے گناہ پر ظلم کرتے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش پڑی ہوئی لوسیا کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھنا شروع کر دیا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو جبکہ میڈم تو پہلے ہی راڈز میں جکڑی ہوئی ہیں''...... کارس نے کہا۔

''تم مرد ہو اور تمہارا جسم پھیلا ہوا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم ان راڈز سے باہر نہیں آ سکتے جبکہ یہ عورت ہے اور سمارٹ بھی ہے اس لئے یہ راڈز سے نکل سکتی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تم۔ تم مجھے کھول دو ورنہ کسی بھی وقت تم پر قیامت ٹوٹ سکتی ہے''...... کارس نے کہا۔

''میں تمہاری زبان بند کرنے کے لئے تم پر قیامت توڑ دیتا ہوں''...... ٹائیگر نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو کارس نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے کبھی نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ ٹائیگر نے رسی سے لوسیا کو باندھ کر جیب سے اینٹی گیس کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ لوسیا کی ناک سے لگا دیا اور چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے لوسیا بیٹھی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد لوسیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز اور رسی کی وجہ سے وہ اس قدر سختی سے جکڑی ہوئی تھی کہ پوری طرح کسمسا بھی نہ سکتی تھی۔

''یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم آزاد ہو۔ کارس۔ کارس تم نے اسے چھوڑ دیا۔ کیوں''...... لوسیا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے مجھے دعا مانگنے کی مہلت دی اور میں نے ٹانگ موڑ کر کرسی کے عقبی طرف موجود بٹن کو پریس کر کے راڈز کھول لئے اور پھر اسے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد تمہاری اس کوٹھی کے ایک کمرے سے میں نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھایا اور تمہارے آفس کا دروازہ کھول کر گیس اندر فائر کر دی اور تم بے ہوش ہو گئی۔ میں تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا اور راڈز میں جکڑ دیا۔ چونکہ تم عورت بھی ہو اور تربیت یافتہ بھی اس لئے میں نے تمہیں رسی سے بھی باندھ دیا ہے۔ یہ سب کچھ میں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم مزید وقت ضائع نہ کرو''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم اب کیا چاہتے ہو''...... لوسیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تمہارا خیال درست ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ گو میرا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران میرا استاد ہے اور اس نے مجھے یہاں اس لئے بھیجا تھا کہ میں یہاں بارسانا کو ٹریس کر کے اس کی مدد سے تمہیں ٹریس کروں۔ اسے معلوم تھا کہ بارسانا تمہارا خاص آدمی ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ تم اور تمہارا گروپ یہاں ان کی تلاش میں مصروف ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ

فاک کے نائب کارسن نے تمہیں فاک اور اس کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ سنوا دیا تھا۔ پھر کارسن چیک ہو گیا اور اسے ہلاک کر دیا گیا لیکن ظاہر ہے اب تم سٹاجو کلب کے نیچے موجود اپنے آفس میں نہیں رہ سکتی تھی اور چونکہ اکیلے آدمی پر شک نہ پڑ سکتا تھا اس لئے میں یہاں اکیلا آیا تھا اور باقی تمہیں معلوم ہے کہ بارسانا الٹا مجھے یہاں تمہارے پاس لے آیا۔ اس طرح مجھے تمہیں تلاش نہ کرنا پڑا''...... ٹائیگر نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیکن تمہارا میک اپ تو واش نہیں ہو سکا''...... لوسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ نسخہ میرے استاد کا ایجاد کردہ ہے۔ دنیا کا کوئی میک اپ واشر اس میک اپ کو واش نہیں کر سکتا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم لوگ واقعی میرے تصور سے بھی زیادہ ایڈوانس ہو۔ اب بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو''...... لوسیا نے کہا۔

''یہاں اگالیگا میں اسرائیل کا میزائل بیس بنایا گیا ہے۔ اس کی بھی تفصیل بتاؤ اور جو میزائل بیس مالاگوسی میں بنایا گیا ہے اس کی بھی تفصیل بتاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہ ہی یہاں کوئی بیس بنایا گیا ہے اور نہ ہی مالاگوسی میں۔ یہ صرف ڈرامہ ہے''...... لوسیا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال ہے کہ تم اس طرح مجھے ڈاج دے دو گی تو یہ تمہاری بھول ہے اور مجھے عورتوں پر مخصوص انداز کا تشدد کر کے بڑا لطف آتا ہے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو۔ میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد باس جانے اور تم جانو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے"...... لوسیا نے دوٹوک اور سخت لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب یہ تمہارا آدمی کارس بتائے گا"...... ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ میں تو بس میڈم کا ملازم ہوں"۔ کارس نے فوراً ہی کہا۔

"سنو کارس۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوسیا کے ملازم ہو لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جو کچھ بڑوں کو معلوم نہیں ہوتا وہ سب کچھ ملازموں کو معلوم ہوتا ہے اور میں نے تمہیں اسی لئے زندہ رکھا تھا۔ اب اگر تم نہیں بتاؤ گے تو تمہیں زندہ رکھنے کا کوئی جواز نہ ہو گا اس لئے میں صرف ٹریگر دبا دوں گا اور تم زندگی سے محروم ہو جاؤ گے اور زندگی سب سے بڑی دولت ہے۔ اگر تم ہلاک ہو گئے تو پھر نہ لوسیا تمہاری کوئی مدد کر سکے گی اور نہ ہی کوئی اور۔ بولو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم حلف دیتے ہوئے کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... کارس

نے کہا۔

"کارس۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... لوسیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے زندگی چاہئے میڈم"...... کارس نے جواب دیا۔

"میں حلف دیتا ہوں کہ تمہیں گولی نہیں ماروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ یہاں اگالیگا کے شمال مغربی علاقے روناکا میں ایک بیس بنایا گیا ہے لیکن یہ ڈاجنگ بیس ہے۔ اصل بیس مالاگوسی میں بنایا گیا ہے۔ وہاں بھی میڈم انچارج تھی۔ میں وہاں میڈم کے ساتھ گیا تھا لیکن مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ بیس مالاگوسی کے شمالی جنگلات میں بنایا گیا ہے اور اب اسرائیل کی تنظیم بلیک برڈ اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ وہاں آرتھر اس بلیک برڈ کا انچارج ہے اور اس کا تعلق ایک کلب سے ہے جسے ریڈ کلب کہا جاتا ہے۔ آرتھر اس کا مالک ہے"...... کارس نے کہا اور پھر ٹائیگر کے پوچھنے پر اس نے آرتھر کے بارے میں وہ تمام تفصیل بتا دی جو وہ جانتا تھا۔

"اوکے۔ تم نے اپنی زندگی بچا لی ہے۔ ہاں تو لوسیا۔ اب تم بتاؤ"...... ٹائیگر نے لوسیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری مرضی ہے کہ تم کارس کی بات پر اعتماد کرو یا نہ کرو۔ اس نے صرف جان بچانے کے لئے تم سے جھوٹ بولا ہے"۔ لوسیا نے جواب دیا۔ وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ عورت تھی۔

"اوکے۔ ابھی تمہاری زبان بھی سب کچھ اگل دے گی"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور کوٹ کی ایک مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر وہ اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ لوسیا کچھ سمجھتی ٹائیگر کا بازو گھوما اور ہال لوسیا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے اس کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دوسری چیخ مارتی ٹائیگر کا بازو دوبارہ گھوما اور لوسیا کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ لوسیا کا جسم یکلخت اس طرح جھٹکے کھانے لگا جیسے اس کی روح نکل رہی ہو اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ وہ واقعی ہلاک ہو چکی تھی۔

"ویری بیڈ۔ اس کیا بیماری تھی کہ صرف نتھنے کاٹنے سے یہ ہلاک ہو گئی"...... ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میڈم ہلاک ہو گئی۔ ویری سیڈ"...... کارس نے کہا۔

"اب تم بتاؤ کہ یہاں کہاں میزائل بیس بنایا گیا ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے کارس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف یہاں رہتا تھا"...... کارس نے جواب دیا لیکن ٹائیگر نے فوراً محسوس کر لیا کہ لوسیا کی ہلاکت کے ساتھ ہی کارس کا بولنے کا انداز تبدیل ہو گیا ہے۔ خنجر ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود تھا۔

"سنو۔ تمہارا میرا معاہدہ اس وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب تم سچ بولو اور اب تم جھوٹ بول رہے ہو"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں نے جو کچھ پہلے بتایا ہے وہ بھی میڈم لوسیا نے مجھے بتایا تھا۔ میڈم کے آدمی بارسانا کو سب علم ہو گا۔ مجھے نہیں"...... کارس نے کہا۔

"اس بارسانا کو کہاں بلایا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے تو میڈم ہی بلا سکتی تھی"...... کارس نے جواب دیا۔

"میڈم کا باقی سیکشن کہاں ہے اور کون اس کا انچارج ہے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"سیکشن انچارج بلیک ہے۔ اس کے ساتھ تمام افراد ہیں"۔ کارس نے جواب دیا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ یہاں کبھی نہیں آئے۔ صرف فون پر ان سے بات ہوتی ہے"...... کارس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم چھٹی کرو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم نے حلف دیا ہے"...... کارس نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم جھوٹ بول رہے ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ بول رہا ہوں"...... کارس نے کہا لیکن

دوسرے لمحے ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کو اس کی شہ رگ میں اتار دیا۔ کارس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ ہلاک ہو گیا تو ٹائیگر نے خنجر اس کی گردن سے نکالا اور اسے اس کے لباس سے صاف کر کے اس نے جیب میں رکھا اور پھر مڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آفس والے کمرے میں موجود تھا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر کے اس پر عمران کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر تھا اس لئے ٹائیگر کو بھی معلوم تھا اور عمران کو بھی کہ اس کی کال کیچ بھی ہو جائے تب بھی سمجھی نہیں جا سکتی اس لئے اس نے جواب میں اگالیگا ایئر پورٹ پر اترنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے اور کارس اور لوسیا سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"گڈ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ اوور"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اب آپ حکم دیں تو میں اس بارسانا کو ٹریس کر کے اسے سے پوچھ گچھ کروں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ کارس نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ میں نے اسرائیل سے معلوم کر لیا ہے کہ اصل بیس مالاگوسی میں ہے۔ اگالیگا

ں بھی بیس موجود ہے لیکن وہ صرف ڈاجنگ بیس ہے اور ویسے بھی ں نے چیک کر لیا تھا کہ اصل جیس مالاگوسی میں ہی ہونا چاہئے ھا۔ تم نے بڑی اہم بات معلوم کر لی ہے کہ یہ بیس شمالی مالاگوسی ں ہے اور آرتھر اس کا انچارج ہے۔ تم اب میک اپ کر کے ہاں سے براہ راست مالاگوسی پہنچ جاؤ۔ ہم بھی وہیں پہنچ رہے ں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے اتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے یب میں ڈالا اور پھر وہ ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں نہ رف مردانہ لباس موجود تھے بلکہ وہاں میک اپ باکس بھی موجود ا۔ شاید یہ کمرہ کارس کے استعمال میں تھا۔ ٹائیگر نے لباس تبدیل یا اور پھر اس نے میک اپ باکس سے اپنے چہرے پر موجود میک پ کے اوپر دوسرا میک اپ کر لیا تا کہ بارسانا اسے پہچان نہ کے۔ چونکہ اگالیگا سے مالاگوسی اور تانازیہ آنے جانے میں کاغذات ا چیکنگ نہیں ہوتی تھی اس لئے اسے کاغذات کی فکر نہیں تھی۔ ک اپ کر کے اور لباس تبدیل کرنے کے بعد وہ اطمینان سے ا کوٹھی سے نکلا اور ایک طرف موجود مین روڈ کی طرف بڑھتا چلا یا۔ کچھ دیر بعد ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"ایئر پورٹ چلو"...... ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور ٹیکسی ائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

بارسانا نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر
کر وہ ستون کی طرف بڑھا ہی تھا کہ کال بیل کا بٹن دبائے کہ وہ
چھوٹے پھاٹک کو کھلا دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے
پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کارس
اس طرح کی لاپرواہی کا عادی نہیں ہے۔ اس نے چھوٹے پھاٹک
کو دھکیل کر مزید کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اسے غیر فطری سی
خاموشی کا احساس ہوا تو وہ جیب سے مشین پسٹل نکال کر تیزی سے
آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ٹارچنگ ہال میں داخل
ہوا تو وہ اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے کسی نے اس پر جادو کی
چھڑی گھما کر اسے انسان سے مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو۔ اس کی
نظریں سامنے کرسیوں پر جکڑے ہوئے کارس اور لوسیا پر جم سی گئی
تھیں۔

"ویری بیڈ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ میڈم کو ہلاک کر دیا گیا۔
ویری بیڈ"...... چند لمحوں بعد بارسانا کے منہ سے جیسے لاشعوری طور
پر الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا
اس کمرے سے نکل کر اس نے پوری کوٹھی چھان ماری لیکن اس
آدمی ٹائیگر کا کوئی پتہ نہ تھا۔ وہ واپس ٹارچنگ روم میں آیا اور
آگے بڑھ کر اس نے غور سے لوسیا کو دیکھا۔ لوسیا کی ناک کے
دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹے ہوئے تھے لیکن اس کو نہ گولی
ماری گئی تھی اور نہ ہی کارس کی طرح اس کی شہ رگ کاٹی گئی تھی۔

"مادام کیسے ہلاک ہو گئیں"...... بارسانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ دوڑا اور واپس آفس نما کمرے
میں آ گیا۔ یہاں فون کا رسیور کریڈل سے ہٹا کر ایک طرف رکھا
گیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر
اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ چیف سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی گولڈن کراس
کے سپر چیف کی بھاری آواز سنائی دی۔

"سپر چیف۔ میں اگالیگا سے بارسانا بول رہا ہوں"...... بارسانا
نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کیوں کال کر رہے ہو۔ لوسیا کہاں ہے"...... دوسری طرف
سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"میڈم لوسیا کو ہلاک کر دیا گیا ہے سپر چیف"...... بارسانا نے

جواب دیا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کام کر رہے ہیں"...... سپر چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں سپر چیف۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ میڈم لوسیا کو ایکریمیا سے ایک آدمی نے اطلاع دی کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران نے اس اطلاع دینے والے کے باس سے جس کا نام فاک ہے، بات کی ہے اور فاک نے اسے بتایا ہے کہ لوسیا کا آفس کہاں ہے اور اس نے میزائل بیس کے بارے میں بھی اگالیگا اور مالاگوسی کا نام لیا ہے۔ اس آدمی نے باقاعدہ اس گفتگو کی ٹیپ میڈم کو سنوائی تو میڈم نے فوری طور پر شاجو کلب والا آفس چھوڑ دیا اور سیکنڈ پوائنٹ پر شفٹ ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے بلیک کو حکم دے دیا کہ وہ پورے اگالیگا میں مشکوک گروپوں کو چیک کرے جبکہ مجھے انہوں نے حکم دیا کہ میں بھی اپنے طور پر اس گروپ کا سراغ لگاؤں"...... بارسانا نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایئر پورٹ پر ایک مشکوک ایکریمین کو چیک کرنے اور پھر راڈش کلب سے لوسیا کو فون کرنے اور پھر اس ایکریمین کو بے ہوش کر کے سیکنڈ پوائنٹ کے ٹارچنگ ہال میں کرسی پر جکڑنے اور پھر اس سے ہونے والی پوچھ گچھ سے لے کر آخر میں لوسیا کے اسے ہلاک کر دینے کا حکم دینے کی حد تک پوری تفصیل

بتا دی۔

"سپر چیف۔ کارس نے اس راڈز میں جکڑے ہوئے ایکریمین کو صرف گولی مارنی تھی اس لئے میڈم بھی مطمئن تھیں اور میں بھی۔ چنانچہ میڈم اپنے آفس میں چلی گئیں اور میں بھی دوبارہ چیکنگ کے لئے چلا گیا۔ اب شام کو جب میں رپورٹ دینے کے لئے یہاں سیکنڈ پوائنٹ پر آیا تو یہاں ٹارچنگ روم میں میڈم کو کرسی پر جکڑا ہوا پایا۔ ان کے دونوں نتھنے بھی کٹے ہوئے ہیں اور وہ ہلاک ہو چکی تھیں لیکن نہ ہی انہیں گولی ماری گئی ہے اور نہ ہی ان کے جسم پر کوئی اور زخم ہے جبکہ ساتھ ہی دوسری کرسی پر کارس راڈز میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کی شہ رگ میں خنجر اتار کر اسے ہلاک کیا گیا ہے۔ میڈم نہ صرف راڈز میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ ساتھ ہی انہیں رسیوں سے بھی باندھا گیا ہے اور وہ ایکریمین غائب ہے"...... بارسانا نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ایکریمین دراصل پاکیشیائی ایجنٹ تھا"...... سپر چیف نے کہا۔

"یس۔ سپر چیف"...... بارسانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اب لوسیا کی جگہ فوری طور پر چارج سنبھال لو۔ میں ٹرانسمیٹر کال کر کے بلیک کو کہہ دیتا ہوں۔ اب جب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے تم اس سیکشن کو لیڈ کرو پھر بعد میں دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور اگر تم

نے اس پاکیشائی گروپ کا خاتمہ کر دیا تو پھر میرا وعدہ کہ تم لوسیا کی جگہ مستقل سیکشن چیف بنا دیئے جاؤ گے"...... سپر چیف نے کہا۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سپر چیف۔ لیکن اگر اس گروپ کو میڈم لوسیا سے معلوم ہو گیا ہے کہ اصل میزائل بیس مالاگوسی میں بنایا گیا ہے تو وہ یہاں آنے کی بجائے براہ راست وہاں بھی جا سکتے ہیں"...... بارسانا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن مالاگوسی میں اسرائیل کا اپنا سیٹ اپ ہے۔ ہم سے وہاں صرف اس وقت تک کام لیا گیا جب تک کہ میزائل بیس تیار ہوتا رہا۔ اس کے بعد اسرائیل نے اسے اپنی تنظیم کے سپرد کر دیا۔ وہاں اس تنظیم کا انچارج آرتھر ہے اور تمہاری بات درست ہے۔ لوسیا سے انہیں یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ اصل بیس مالاگوسی میں ہے اور اب وہ وہاں پہنچ جائیں گے کیونکہ انہوں نے اصل بیس کو تباہ کرنا ہے۔ ڈاجنگ بیس کو نہیں"...... سپر چیف نے کہا۔

"یس۔ سپر چیف۔ لیکن پھر وہ یہاں تو نہیں آئیں گے"۔ بار
نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ بلیک کو یہاں چھوڑ دو اور اس کے دو ساتھیو
لے کر مالاگوسی پہنچ جاؤ لیکن تم نے وہاں آرتھر اور اس کے معاملا
میں کوئی مداخلت نہیں کرنی بلکہ تم نے اپنے طور پر ان لوگو
سراغ لگا کر ان کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ ان کے خاتمے کے

اتھ ان سے لوسیا کی ہلاکت کا انتقام بھی بھرپور انداز میں لیا جا
کے"...... سپر چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سپر چیف۔ وہ آرتھر بھی تو ہمارے معاملات میں مداخلت
ر سکتا ہے"...... بارسانا نے کہا۔

"نہیں۔ تمام کام تم نے اپنے طور پر کرنا ہے۔ آرتھر کو اس
رے میں اس وقت تک معلوم نہیں ہونا چاہئے جب تک کہ ان
کیشائی ایجنٹوں کو لاشوں میں تبدیل نہیں کر دیا جاتا۔ میں چاہتا
ں کہ ان پاکیشائی ایجنٹوں کا خاتمہ گولڈن کراس کے ہاتھوں ہی
"...... سپر چیف نے کہا۔

"یس سپر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں
ک کو سمجھا دوں گا۔ وہ یہاں خیال رکھے گا جبکہ میں وہاں کام
روں گا۔ میں نے اس آرتھر کو بھی دیکھا ہوا ہے اور اس کے
نس آفس کو بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے پوری طرح معلوم
ہے کہ یہ بیس کہاں ہے اور یہ لوگ لامحالہ اس بیس پر ہی پہنچیں
گے اس لئے میں ان کا شکار آسانی سے کر لوں گا"...... بارسانا
نے کہا۔

"اوکے۔ تم نے مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے"...... سپر
یف نے کہا۔

"یس سپر چیف"...... بارسانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
سری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو بارسانا نے بھی ایک طویل

سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا تا کہ
سپر چیف، بلیک کو ٹرانسمیٹر کال کر کے اس کے سیکشن چیف بنائے
جانے کی بات کر دے تو وہ بھی بلیک کو کال کرے اور پھر اس سے
مل کر وہ اگالیگا اور مالاگوسی دونوں جگہوں پر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا
شکار کھیلنے کا انتظام کر سکے۔

آرتھر اپنے بزنس آفس میں موجود تھا کہ اس کی میز پر موجود
خ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ
ون تنظیم بلیک برڈ کے لئے مخصوص تھا جس کا وہ یہاں مالاگوسی
ں انچارج تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"لیس۔ آرتھر بول رہا ہوں"...... آرتھر نے رسیور اٹھا کر کان
ے لگاتے ہوئے کہا۔
"چیف آف بلیک برڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
ب بھاری سی آواز سنائی دی تو آرتھر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ
ف نے بڑے طویل عرصے بعد خود کال کی تھی ورنہ آرتھر ہی اسے
ہاں سے رپورٹیں دیتا رہتا تھا۔
"لیس چیف۔ حکم چیف"...... آرتھر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں
ہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو مالاگوسی میں میزائل بیس کے بارے میں حتمی علم ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ کیسے ہوسکتا ہے سپر چیف۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے"۔ آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بیس گولڈن کراس کی نگرانی میں بنایا گیا ہے اور اس کی تیاری کے دوران اس کی انچارج گولڈن کراس کی سیکشن انچارج لوسیا تھی۔ اگالیگا میں ڈاجنگ بیس بھی اس نے بنوایا تھا اور جب پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاعات ملیں تو لوسیا کو اس کے سیکشن سمیت اگالیگا بھجوایا گیا کیونکہ کسی کو بھی یہ تصور نہ تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو مالاگوسی کے بارے میں علم ہوسکتا ہے اس لئے سب کا خیال تھا کہ انہیں اگالیگا کے ڈاجنگ بیس میں الجھا کر ختم کر دیا جائے گا۔ لوسیا کا سیکشن پاکیشیائی ایجنٹوں کے گروپ کو تلاش کرتا رہا لیکن وہاں گروپ کی بجائے ایک آدمی گیا۔ وہ لوسیا کے آدمی بارسانا کے ہاتھ لگ گیا اور اسے لوسیا کے نئے ہیڈ کوارٹر میں راڈز چیئر میں جکڑ دیا گیا۔ اس کا میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن میک اپ واش نہ ہوا تو لوسیا نے اسے ہلاک کرنے کا حکم دیا اور خود وہ اپنے آفس میں چلی گئی جبکہ بارسانا دوبارہ اگالیگا میں کام کے لئے چلا گیا۔ پھر جب شام کو بارسانا لوسیا کو رپورٹ دینے کے لئے سپاٹ پر گیا تو وہاں راڈز چیئر میں جکڑی ہوئی لوسیا اور اس

کے آدمی کی لاشیں موجود تھیں جبکہ وہ آدمی غائب تھا۔ لوسیا پر تشدد کیا گیا تھا اور چونکہ لوسیا تمہارے بارے میں اور بیس کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی اس لئے ظاہر ہے انہوں نے اس پر تشدد کر کے اصل بات معلوم کر لی۔ بارسانا نے یہ اطلاع اپنے سپر چیف کو دی۔ سپر چیف نے اس بارے میں اسرائیل کے صدر کو اطلاع دی تو اسرائیل کے صدر نے مجھے حکم دیا کہ میں اس بیس کو بچانے کے لئے پوری تنظیم کو مالاگوسی بھجوا دوں کیونکہ اب پاکیشیائی ایجنٹ لازماً مالاگوسی کا رخ کریں گے"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو الٹ بات ہوگئی چیف۔ انہوں نے لوسیا سے سب کچھ معلوم کر لیا"...... آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ کسی کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس طرح لوسیا سے بھی اصل حقائق معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ وہ انتہائی فعال، تیز اور ذہین ایجنٹ تھی لیکن وہ ایک آدمی سے مار کھا گئی۔ بہرحال میں نے اسرائیل کے صدر کو گارنٹی دی ہے کہ مالاگوسی میں ہمارا سیٹ اپ اس انداز کا ہے کہ وہاں پاکیشیائی ایجنٹ چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ پہلے تو اسرائیل کے صدر میری بات پر یقین نہیں کر رہے تھے لیکن جب میں نے تمام سیٹ اپ کی تفصیل بتائی تو انہوں نے یقین کر لیا لیکن ساتھ ہی انہوں نے حکم دیا کہ آرتھر کو فوراً مستقل بیس میں شفٹ کر دیا جائے کیونکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہ خاص طریقہ ہے کہ وہ اصل آدمی کو ٹریس کر کے اس سے تمام

معلومات حاصل کر لیتے ہیں جس طرح انہوں نے لوسیا سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے۔ اس طرح ڈاجنگ بیس بنائے جانے کی ساری کارروائی فضول ثابت ہوئی۔ اس طرح اگر انہوں نے تم سے بیس کے تمام انتظامات کے بارے میں معلوم کر لیا تو وہ آسانی سے بیس کو تباہ کر دیں گے اس لئے ان کی بات درست ہے۔ چنانچہ اب تم ایسا کرو کہ اپنے نائب کو اپنی جگہ دے کر خود مستقل طور پر بیس میں شفٹ ہو جاؤ۔ جب تک وہاں سے میزائل فائر نہ ہو جائے اس وقت تک تم نے وہیں رہنا ہے جبکہ تمہارا نائب مالاگوسی میں ان لوگوں کو چیک کرے گا اور یہ بات سن لو کہ تم نے اس پر حرف بحرف عمل کرنا ہے کہ کسی بھی مشکوک گروپ کو پکڑ کر چیک کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ فوری طور پر اور بغیر کسی توقف کے گولیوں سے اڑا دو اور یہ بھی سن لو کہ چاہے تمہیں مالاگوسی کے ایک ایک آدمی کو کیوں نہ گولیوں سے اڑانا پڑے تم نے پیچھے نہیں ہٹنا۔ ہمیں اس بیس کو ہر صورت میں بچانا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر“۔ چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ سب کام آپ کے احکامات کے عین مطابق ہوگا“...... آرتھر نے جواب دیا۔

”میں نے اسرائیل کے صدر کو حلف دیا ہے کہ ہم ہر صورت میں پاکیشیائی ایجنٹوں سے بیس کو بھی بچا لیں گے اور انہیں ہلاک بھی کر دیں گے اس لئے تم نے میرے اس حلف پر پورا اترنا ہے۔

مجھے تمہاری صلاحیتوں پر چونکہ پورا اعتماد ہے اس لئے میں نے حلف دیا ہے“...... چیف نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے گی“...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ مجھے اہم معاملات میں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا“۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرتھر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”گراڈ بول رہا ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”آرتھر بول رہا ہوں“...... آرتھر نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

”میرے آفس میں آ جاؤ۔ فوراً“...... آرتھر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آفس کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ کم ان“...... آرتھر نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک گھنگھریالے بالوں والا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ یہ گراڈ تھا۔ آرتھر کا نمبر ٹو۔ آرتھر تو صرف آفس میں بیٹھ کر احکامات دینے تک ہی محدود تھا

جبکہ تمام عملی کام گراڈ ہی سرانجام دیتا تھا۔ گراڈ نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔

''بیٹھو گراڈ''...... آرتھر نے کہا تو گراڈ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ یہاں میزائل بیس کو پاکیشیائی ایجنٹوں سے خطرہ ہے''...... آرتھر نے کہا۔

''یہاں کے بارے میں تو انہیں علم ہی نہیں ہے باس۔ وہ تو اگالیگا میں ڈاجنگ بیس پر حملہ کرتے پھریں گے''...... گراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''انہیں معلوم ہو گیا ہے''...... آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے باس''...... گراڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آرتھر نے اسے چیف کی کال اور اس سے ہونے والی گفتگو کے متعلق بتا دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو اچھا ہوا باس۔ اب ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے''...... گراڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب ہم نے ان کا خاتمہ ہر صورت میں کرنا ہے۔ چیف نے اسرائیل کے صدر کو اس کا حلف دیا ہے''...... آرتھر نے کہا اور پھر اس نے چیف کی دی ہوئی ہدایات تفصیل سے بتا دیں۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ مالاگوسی کا ایک ایک آدمی ہماری نظروں میں ہے اور ہر طرف ہمارے آدمی موجود ہیں۔ یہاں کے

تمام ہوٹل ہمارے آدمیوں کی چیکنگ میں ہیں۔ یہاں جو رہائش گاہ یا کار کسی کو ہائر کی جاتی ہے اس کے بارے میں ہمیں اطلاع مل جاتی ہے۔ وہ لوگ اگر میک اپ میں بھی ہوں گے تو یہاں ہر طرف میک اپ چیک کرنے والے خفیہ کیمرے موجود ہیں اس لئے جیسے ہی یہ لوگ یہاں قدم رکھیں گے ہماری نظروں میں آ جائیں گے اور دوسرے ہی لمحے موت کا شکار ہو جائیں گے''۔ گراڈ نے کہا تو آرتھر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوکے۔ اب تم جاؤ اور مزید الرٹ ہو جاؤ۔ میں اب یہاں سے مستقل طور پر بیس میں شفٹ ہو جاؤں گا۔ وہاں تم ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ کر سکو گے''...... آرتھر نے کہا۔

''اوکے باس۔ جلد ہی آپ خوشخبری سنیں گے''...... گراڈ نے کہا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔ آرتھر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے وہاں موجود اپنا مخصوص سامان اکٹھا کرنا شروع کر دیا تاکہ وہاں سے بیس میں شفٹ ہو سکے۔ یہ چونکہ اس کا ذاتی سامان تھا اس لئے وہ اسے آفس میں چھوڑنے کی بجائے اپنی رہائش گاہ میں لے جا کر رکھنا چاہتا تھا۔

ٹائیگر چارٹرڈ طیارے سے اگالیگا سے مالاگوسی پہنچ گیا تھا۔ اس نے چونکہ لوسیا اور اس کے ملازم کارس سے پوچھ گچھ کی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہاں میزائل بیس کی حفاظت کرنے والی اسرائیلی ایجنسی بلیک برڈ کا انچارج آرتھر ہے۔ کارس سے اس نے آرتھر کے بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچے وہ آرتھر کو کور کر کے اس سے میزائل بیس کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کر لے۔ کارس نے اسے بتایا تھا کہ آرتھر ایک بزنس پلازہ میں کاسر نامی گوند کا کاروبار کرتا ہے لیکن ٹائیگر اس کے آفس نہ جانا چاہتا تھا کیونکہ ظاہر ہے وہاں کافی آدمی ہوں گے اس لئے ٹائیگر نے اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کا سوچا تھا۔

کارس نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ آرتھر کی رہائش گاہ جانسن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں ہے اور وہ رات گئے رہائش گاہ پر آتا ہے اس لئے ٹائیگر نے بھی رات گئے وہاں ریڈ کرنے کا پروگرام بنایا تھا اور پھر اس نے جانسن کالونی جا کر اس کوٹھی کا محل وقوع بھی چیک کر لیا تھا۔ وہ بظاہر تو عام سی کوٹھی تھی لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ اس کے اندر لازماً سائنسی انتظامات کئے گئے ہوں گے اس لئے اس نے ایک گٹڑ لائن کے ذریعے کوٹھی کے اندر داخل ہونے کا پروگرام بنایا۔ اس نے مارکیٹ سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا مخصوص پسٹل خرید لیا تھا اور پھر رات پڑنے تک وہ ادھر ادھر مختلف گلیوں میں گھومتا رہا۔

جب شام کے اندھیرے گہرے ہونے لگے تو اس نے جانسن کالونی کا رخ کیا۔ ٹیکسی اس نے کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل چلتا ہوا اس کوٹھی کی عقبی طرف پہنچ گیا جس میں آرتھر کی رہائش تھی۔ یہاں کی چیکنگ چونکہ وہ پہلے ہی کر چکا تھا اس لئے وہ سیدھا اس گٹڑ کے ڈھکن کی طرف بڑھ گیا جو عقبی طرف بند گلی کے آخر میں موجود تھا۔ گلی ویران تھی۔ اس نے ڈھکن اٹھایا اور اسے ایک طرف رکھ دیا۔ اندر گھپ اندھیرا تھا اور ڈھکن ہٹتے ہی انتہائی تیز بدبو کا بھبکا سا باہر آیا۔

ٹائیگر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تا کہ اندر موجود زہریلی گیس باہر نکل جائے اور تازہ ہوا اندر جا کر کسی حد تک گٹڑ لائن کی

فضا کو قابل برداشت بنا سکے۔ اسے خطرہ صرف اتنا تھا کہ اچانک کوئی آ نہ جائے لیکن تقریباً پندرہ منٹ تک وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا رہا لیکن کوئی ادھر نہ آیا تو اس نے جیب سے پنسل ٹارچ نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے ٹارچ کی روشنی میں چیکنگ کی تو لوہے کی سیڑھی اوپر سے نیچے جا رہی تھی۔ وہ اس سیڑھی سے نیچے اترا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈھکن کو گھسیٹ کر اس طرح دہانے پر رکھ دیا کہ وہ پوری طرح بند نہ ہو سکے اور کچھ نہ کچھ تازہ ہوا اندر آتی رہے۔ پھر اس نے ٹارچ جلائی اور سیڑھیاں اتر کر وہ گٹر کی سائیڈ میں خشک جگہ پر اتر کر اس سمت کو بڑھنے لگا جدھر کوٹھی تھی۔

چونکہ جس دہانے سے وہ اترا تھا وہ کوٹھی کے بالکل عقب میں تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ دوسرا دہانہ کوٹھی کے اندر ہو گا اور پھر واقعی تھوڑا آگے چل کر اسے وہ دہانہ نظر آ گیا۔ اس میں بھی سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ گٹر میں تیز بو موجود تھی لیکن تازہ ہوا اندر آ جانے کی وجہ سے بدبو بہرحال قابل برداشت ہو چکی تھی۔ ٹائیگر نے دوسرے دہانے کی سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر پنسل ٹارچ آف کر کے جیب میں ڈالی اور گھپ اندھیرے میں ہاتھوں سے سیڑھی کو ٹٹول کر وہ اس پر چڑھنے لگا۔ چار پانچ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس کا ہاتھ اوپر موجود ڈھکن سے ٹکرایا تو اس نے اپنے آپ کو سیڑھی پر ایڈجسٹ کیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر اس نے بھاری

ڈھکن کو اٹھا کر سائیڈ پر کر دیا۔ یہ تمام کام اس نے انتہائی احتیاط سے کیا تھا تاکہ کوئی آواز پیدا نہ ہو کیونکہ ظاہر ہے وہ اس وقت کوٹھی کے اندر تھا اور معمولی سا دھماکہ بھی مارک ہو سکتا تھا۔ ڈھکن ہٹ جانے سے ہلکی سی روشنی ہو گئی۔

ٹائیگر مزید دو سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا تو اس کا سر دہانے سے باہر آ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے اوپر آ گیا۔ وہ اندرونی عمارت کے عقبی حصے میں لان کے ایک کونے میں موجود تھا۔ اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے ڈھکن اٹھا کر واپس رکھا اور پھر آگے بڑھ کر وہ ایک ویسٹ پائپ کی طرف بڑھ گیا جو چھت سے نیچے آ رہا تھا حالانکہ سائیڈ گلی موجود تھی اور اس کی جیب میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل بھی موجود تھا لیکن وہ اسے فوری طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا اور گلی سے ہو کر وہ فرنٹ پر اس لئے نہیں جانا چاہتا تھا کہ فرنٹ پر یقیناً محافظ موجود ہوں گے اور پھر انہیں یا تو مشین پسٹل سے ہلاک کرنا پڑے گا یا پھر بے ہوش کر دینے والی گیس سے بے ہوش کرنا ہو گا اس لئے اس نے اس ویسٹ پائپ کی مدد سے چھت پر جا کر سیڑھیاں اتر کر نیچے جانے کا فیصلہ کیا۔

عمارت دو منزلہ تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی جگہ تلاش کر لے گا جہاں اس آرتھر کے آنے تک وہ آسانی سے چھپ سکتا ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کسی بندر کی طرح اس

پائپ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پیروں کی مدد سے اوپر چڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ چھت پر پہنچ چکا تھا۔ چھت سپاٹ تھی۔ البتہ ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوا تھا جس کا دروازہ بھی کھلا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ سیڑھیوں کا دروازہ ہے۔ وہ تیزی سے اس طرف بڑھا۔ یہ واقعی سیڑھیاں ہی تھیں۔ وہ محتاط انداز میں چلتا ہوا نیچے اترا اور دوسری منزل کی ایک راہداری میں پہنچ گیا جس میں بڑے بڑے روشن دان دونوں اطراف میں بنے ہوئے تھے۔

ایک روشن دان سے تیز روشنی نکل رہی تھی جبکہ باقی روشن دان تاریک تھے۔ ٹائیگر اس روشن دان کی طرف بڑھا۔ یہ روشن کمرہ تھا اور یہ روشن دان کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے نیچے جھانکا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرہ خالی تھا ابھی ٹائیگر اس کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ اسے دور سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں پھاٹک کھلنے کی ہلکی سی آواز بھی پڑی اور پھر کار چلنے آواز سنائی دی تو اس نے جیب میں موجود بے ہوش کر دینے گیس کا پسٹل نکال لیا۔ تھوڑی دیر بعد بھاری قدموں کی آواز سنائی دینے لگیں اور یہ آوازیں سنتے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ آنے آدمی کمرے کی طرف آ رہا ہے۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر کمرے میں ایک قد اور طاقتور لیکن ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ ٹائیگر

روشن دان کے کونے میں سمٹا ہوا کونے سے اندر دیکھ رہا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ دیکھتے ہی ٹائیگر کے جسم میں مسرت کی لہر سی دوڑ گئی کیونکہ یہ آرتھر تھا۔ اس کا حلیہ وہ کارس سے معلوم کر چکا تھا۔ اس نے گیس پسٹل کا رخ روشن دان کے کونے سے نیچے کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے تین کیپسول دیوار سے ٹکرا کر پھٹ گئے اور آرتھر جو ایک الماری کھولے اس پر جھکا ہوا تھا، آواز سن کر تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں اس طرح ہاتھ پیر ہلاتا ہوا گرا جیسے اندھے کسی خطرے کی صورت میں ہاتھ پیر چلاتے ہیں اور آرتھر فرش پر موجود قالین پر گر کر ساکت ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے ٹریگر دباتے ہی سانس روک لیا تھا۔ جب اس نے آرتھر کو نیچے گر کر ساکت ہوتے دیکھا تو وہ اسی طرح سانس روکے ہوئے تیزی سے مڑا اور راہداری کراس کر کے دوبارہ سیڑھیوں پر پہنچ کر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ اس نے سانس روکا ہوا تھا لیکن سیڑھیاں اترتے ہوئے اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا سینہ ابھی دھماکے سے پھٹ جائے گا تو اس نے آہستہ سے سانس لیا اور جب کوئی نامانوس بو اس کی ناک سے ٹکرائی تو اس نے بے اختیار تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔

اسے معلوم تھا کہ اس پسٹل میں جس گیس کے کیپسول لوڈ ہوتے ہیں وہ انتہائی زود اثر ہونے کے ساتھ ساتھ فضا میں موجود ہوا کے اثرات بھی خاصی تیزی سے غائب ہو جاتے ہیں اور یہ

گیس فضا میں پھیل بھی تیزی سے جاتی ہے اور پھر جب وہ نیچے برآمدے میں پہنچا تو وہاں مشین گنوں سے مسلح دو آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں فرش پر پڑے تھے۔ سامنے پورچ میں ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی کار موجود تھی جس کے ساتھ ہی ایک مقامی آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ کار کا ڈرائیور ہو گا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر ایک بار تو اس نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا تو اس آفس نما کمرے میں آرتھر، باہر برآمدے میں موجود دونوں مسلح افراد اور کار کے ساتھ فرش پر پڑے ہوئے اس ڈرائیور کے علاوہ دو اور آدمی جو اپنے حلیئے سے ملازم لگتے تھے اسے بے ہوش پڑے ہوئے ملے تھے۔

ٹائیگر نے سوائے آرتھر کے باقی سب کے سینوں پر مشین پسٹل رکھ کر ٹریگر دبائے اور ان سب کو ہلاک کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے آرتھر سے طویل پوچھ گچھ کرنی ہے جبکہ ان لوگوں کو جلد ہی ہوش آ جائے گا اور اگر اس نے انہیں باندھ بھی دیا تب بھی خطرہ بہرحال باقی رہ جائے گا اس لئے اس نے ان سب کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ختم کر دیا تھا۔ اب وہ اطمینان سے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں آرتھر موجود تھا۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر اسے باندھنے کے لئے رسی کی تلاش میں وہ اس کمرے سے باہر آ گیا۔

پہلے راؤنڈ میں وہ ایک سٹور دیکھ چکا تھا اس لئے آفس نما

کمرے سے نکل کر وہ سیدھا اس سٹور میں گیا اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد وہ رسی کا بنڈل تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور واپس اس آفس نما کمرے میں پہنچ گیا۔ آرتھر ویسے ہی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر رسی کا بنڈل کھولنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کی پوری توجہ رسی کھولنے پر مرکوز تھی کہ اچانک اسے زور دار دھکا لگا اور وہ چونکہ بڑے ڈھیلے سے انداز میں کھڑا تھا اس لئے وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے قالین پر جا گرا۔ رسی کا بنڈل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ اسی لمحے اس کی کنپٹی پر ضرب لگی اور ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں ایٹم بم پھٹ پڑا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی وہ لاشعوری طور پر اچھل کر ایک طرف ہٹا اور پھر جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اس طرح اس کا جسم اوپر کو اٹھا لیکن اٹھتے ہوئے اس کی پشت پر زور دار ضرب لگی اور وہ اچھل کر میز کے کنارے پر اوندھے منہ گرا لیکن دوسرے لمحے وہ کسی سانپ کی سی تیزی سے پلٹ گیا اور اس طرح وہ میز کے نیچے جا گرا لیکن اب وہ خاصا سنبھل چکا تھا اور نیچے گرتے ہوئے اس نے اپنے عقب میں کھڑے آرتھر کو دیکھ لیا تھا۔

ٹائیگر کے نیچے گرتے ہی آرتھر تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ ٹائیگر کا جسم یکلخت کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح اڑتا ہوا آرتھر کے سینے سے ٹکرایا اور آرتھر چیختا ہوا پچھلی دیوار سے ٹکرایا اور ٹائیگر

قلابازی کھا کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کے مڑے ہوئے جسم پر آرتھر آ گرا اور ٹائیگر کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں احساس ہو گیا کہ آج اس کی ریڑھ کی ہڈی کو مکمل طور پر ٹوٹنے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ آرتھر نے اسے اس انداز میں جکڑ لیا تھا کہ وہ کسی صورت اس سے بچ نہ سکتا تھا اور صرف ایک جھٹکے کی دیر باقی تھی۔ ٹائیگر کا سانس رک گیا تھا۔ اس کا ذہن یکلخت تاریک پڑنے لگ گیا تھا کہ اچانک ٹائیگر کے ذہن میں جیسے فلیش سی چمکی اور اس کے ساتھ ہی اس کے مڑے ہوئے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف ہوتے چلے گئے۔ اس طرح اس کی کمان کی طرح دوہری ہوتی ہوئی کمر بھی چند انچ اونچی ہو گئی اور یہ سب کچھ آرتھر کے اس پر گرنے کے چند سیکنڈ کے اندر ہو گیا۔

اس طرح ہونے سے گو ٹائیگر بچ نہ سکتا تھا لیکن اس کے ذہن میں عمران کا سکھایا ہوا ایک سبق آ گیا تھا اور یہ بات اس کے ذہن میں فلیش کے انداز میں چمکی تھی اور اس پر عمل کرتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھوں کو پیروں کی طرف کیا تھا۔ اس کی پشت جو کمان کی صورت میں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی چند انچ مزید اونچی ہوئی ہی تھی کہ اسی لمحے آرتھر نے اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑنے کی کوشش میں جھٹکا دیا اور یہی اس کی غلطی تھی۔ ایسا کرتے وقت ظاہر ہے اسے ایک لمحے کے لئے اپنے جسم کو اوپر اٹھانا تھا اور چونکہ ٹائیگر کی پشت مزید اوپر ہو گئی تھی اس لئے اسے جھٹکا دینے کے لئے آرتھر کو اپنے

جسم کو کافی اوپر اٹھانا پڑا اور جیسے ہی ٹائیگر کی پشت پر آرتھر کے جسم کا دباؤ ختم ہوا یکلخت ٹائیگر نے دونوں ٹانگیں مینڈک کے انداز میں سائیڈوں پر کر دیں جس کے نتیجے میں ٹائیگر کا جسم کافی نیچے ہو گیا اور آرتھر جو اپنے انداز کے مطابق اپنے جسم کو ایڈجسٹ کر چکا تھا اس نے اپنے جسم کو روک لیا اور یہیں سے وہ مار کھا گیا۔

آرتھر کا جسم رکتے ہی ٹائیگر کا جسم کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلا اور آرتھر چیختا ہوا اچھل کر پیچھے جا گرا اور ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اپنی زندگی کے سب سے خطرناک داؤ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ آرتھر بھی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے لگا لیکن ٹائیگر کی لات گھومی اور آرتھر کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی۔ اس نے دونوں ٹانگیں جوڑ کر گھما کر ٹائیگر کو گرانے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے اچھل کر نہ صرف اس کی ضرب سے اپنے آپ کو بچا لیا بلکہ اس نے بوٹ کی دوسری ضرب اس کی کنپٹی پر جڑ دی اور اس بار آرتھر کے حلق سے تیز چیخ نکلی۔ اس نے پھڑک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ گئیں اور چند لمحوں بعد آرتھر کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون کی لکیریں سی نکل پڑی تھیں۔ ٹائیگر رک گیا اور وہ اب اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے وہ دور سے دوڑتا ہوا یہاں آیا ہو۔

آرتھر اور اس کے درمیان ہونے والی لڑائی گو زیادہ طویل نہیں

تھی لیکن اتنی دیر میں ہی ٹائیگر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ آرتھر نہ صرف مارشل آرٹ کا ماہر ہے بلکہ اس کے جسم میں طاقت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس نے جس انداز میں ٹائیگر کو ٹریپ میں پھنسایا تھا اس سے نکل جانا ٹائیگر کے بس میں نہ رہا تھا لیکن ٹائیگر کے ذہن میں عمران کا بتایا ہوا سبق فلیش کی صورت میں ابھرا تھا کہ ایسی صورت میں اسے فراگ سٹائل اپنا لینا چاہئے۔ اس طرح بچ نکلنے کا چانس دس فیصد بن جاتا ہے۔ باقی اس کی پھرتی اور بروقت کارروائی سے سکوپ بن سکتا تھا اور ایسا ہی ہوا۔ وہ اس خطرناک ٹریپ سے بچ نکلا تھا لیکن اس کے بعد بھی آرتھر نے زبردست جدوجہد کی تھی لیکن اب ٹائیگر چونکہ پوری طرح سنبھل چکا تھا اس لئے وہ اسے مسلسل اور تیز ضربیں لگا کر بے ہوش کر دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

اب ٹائیگر کو اپنے آپ پر غصہ آنے لگ گیا تھا کہ جب اسے معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس جس قدر زود اثر ہے اتنی جلدی ہی اس کے اثرات ختم بھی ہو جاتے ہیں تو اس نے سٹور میں رسی کا بنڈل تلاش کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی اور اگر لگائی بھی تھی تو اسے بنڈل کھولنے سے پہلے آرتھر کو ضرب لگا کر مزید کچھ عرصے کے لئے بے ہوش کر دینا چاہئے تھا۔ بہرحال اس نے جھک کر آرتھر کو اٹھایا اور اسے ایک بار پھر کرسی پر ڈال کر اس نے رسی اٹھائی اور اسے کھولنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے اس رسی کی مدد

سے اسے کرسی پر جکڑ دیا لیکن چونکہ اب اسے کافی وقت مل گیا تھا اس لئے اس نے آرتھر کو اس انداز میں باندھا تھا کہ آرتھر تربیت یافتہ ہونے کے باوجود اسے آسانی سے نہ کھول سکے۔ پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آرتھر کا نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی آرتھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا لیکن ٹائیگر نے فوراً ہی دوسرا وار کیا اور آرتھر کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ کمرہ اب آرتھر کے حلق سے نکلنے والی پے در پے چیخوں سے گونج اٹھا تھا لیکن ٹائیگر نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ مزید وقت ضائع نہیں کرے گا۔

گو نتھنے کٹنے سے لوسیا فوراً ہلاک ہو گئی تھی لیکن ٹائیگر کو یقین تھا کہ آرتھر جیسا طاقتور آدمی لوسیا کی طرح ہلاک نہیں ہو گا۔ لوسیا یقیناً کسی خاص بیماری میں مبتلا تھی جس کی وجہ سے وہ اس انداز میں ہلاک ہو گئی تھی اور ٹائیگر کا یقین درست ثابت ہوا تھا۔ آرتھر زندہ تھا۔ اس نے آرتھر کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر خنجر کا دستہ مار دیا اور آرتھر بندھا ہونے کے باوجود اس طرح پھڑکنے لگا جیسے اس کے جسم سے روح نکل رہی ہو۔ اس کا پورا چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔

''بولو۔ کہاں ہے میزائل بیس۔ بولو''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"...... آرتھر کے منہ سے رک رک کر نکلا تو ٹائیگر نے دوسری ضرب اس کی پیشانی پر لگا دی اور اس بار آرتھر کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا۔ اس کا پورا جسم اس طرح کانپنے لگ گیا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔

"بولو۔ کہاں ہے میزائل بیس۔ بولو"...... ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شمالی مالاگوسی میں۔ شمالی مالاگوسی میں"...... اس بار آرتھر نے جواب دیا اور پھر ٹائیگر اس سے سوالات کرتا رہا اور آرتھر اس انداز میں جواب دیتا رہا جیسے کوئی ہپناٹزم کا معمول ٹرانس میں آ جانے کے بعد اپنے عامل کو جواب دیتا ہے اور ٹائیگر نے اس سے اس میزائل بیس کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لیں۔

"یہاں کیا سیٹ اپ ہے تمہارا۔ مالاگوسی میں کتنے آدمی کام کر رہے ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا تو آرتھر نے اسے تمام تفصیل بتا دی کہ یہاں گراڈ کی ماتحتی میں بیس انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود ہیں۔ تمام چوراہوں، ایئر پورٹ اور بندرگاہ پر خفیہ کیمرے نصب ہیں جو میک اپ چیک کر لیتے ہیں اور پھر اس نے حکم دے رکھا ہے کہ مشکوک افراد کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ گراڈ کے ہیڈکوارٹر اور اس کے فون نمبر کے ساتھ ساتھ گراڈ کا حلیہ بھی ٹائیگر نے معلوم کر لیا اور جب اس نے محسوس کیا کہ اب اس کے پوچھنے

اور آرتھر کے لئے بتانے کے لئے کوئی بات نہیں رہ گئی تو اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی آرتھر کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا تو ٹائیگر نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کچھ دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں مالاگوسی سے بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آرتھر کی رہائش گاہ میں داخل ہونے سے لے کر آرتھر سے ملنے والی تمام معلومات دوہرا دیں۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ اس بار تو تم واقعی مجھے حیران کر رہے ہو۔ گڈ شو۔ تم وہیں رکو۔ ہم اس وقت فیری میں ہیں۔ ہمیں مالاگوسی بندرگاہ پر پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ تم وہیں گھاٹ پر آ جاؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن باس یہاں ہر طرف میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب ہیں۔ میں نے ڈبل میک اپ کیا ہوا ہے اس لئے شاید میرا میک اپ چیک نہیں ہو سکا۔ اوور"...... ٹائیگر نے

کہا۔

”تمہارا بیس میک اپ بھی یہ کیمرے چیک نہیں کر سکتے اس لئے بے فکر رہو۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھا اور پھر اس کمرے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

گراڈ اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے آدمی پورے مالاگوسی میں مختلف پوائنٹس پر موجود تھے۔ اس نے ایسا سیٹ اپ کر رکھا تھا کہ جیسے ہی اسے کسی پوائنٹ سے کسی مشکوک گروپ کے بارے میں اطلاع ملتی تو وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود اپنے چار خاص ساتھیوں کے ساتھ فوراً وہاں پہنچ جاتا اور پھر اس مشکوک گروپ کو خود چیک کر کے ہلاک کر دیتا۔ یہ سیٹ اپ اس نے اس لئے کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنے تمام آدمیوں کو ہر قسم کے مشکوک افراد کی ہلاکت کی اجازت دے دی تو شہر میں نجانے کتنے افراد مارے جائیں اور اس طرح پورے شہر کی انتظامیہ بوکھلا جاتی کیونکہ مالاگوسی میں سیاح کافی تعداد میں آتے رہتے تھے اور یہاں مالاگوسی کا سب سے بڑا بزنس ہی ان سیاحوں کی آمد کی وجہ سے تھا اس لئے یہاں سیاحوں کی انتہائی قدر کی جاتی تھی اور کوشش کی جاتی

تھی کہ سیاحوں کو یہاں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ گراڈ اپنے آفس میں بیٹھا کسی کال کا انتظار کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ گراڈ بول رہا ہوں''...... گراڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہیرٹ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے اس کے خاص آدمی کی آواز سنائی دی۔

''کوئی خاص بات''...... گراڈ نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

''باس۔ آپ کا دوست بارسانا اپنے دو ساتھیوں سمیت مالاگوی پہنچا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''بارسانا۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے پیچھے یہاں آیا ہو گا''...... گراڈ نے کہا۔

''یس باس کیونکہ اس کی باس لوسیا تو ہلاک ہو چکی ہے''۔ ہیرٹ نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم اسے میرا پیغام دے دو کہ وہ فوراً میرے ہیڈکوارٹر آ جائے۔ ہم دونوں مل کر واقعی ان کے گرد آسانی سے گھیرا ڈال سکتے ہیں۔ بارسانا بے حد تیز اور ذہین آدمی ہے''...... گراڈ نے کہا۔

''لیکن باس۔ ایسا نہ ہو کہ کریڈٹ گولڈن کراس لے جائے''۔ ہیرٹ نے کہا۔

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل مسئلہ اسرائیل کے مفادات کا تحفظ ہے اور بارسانا بھی یہودی ہے اور اس کی تنظیم بھی''۔ گراڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میں آپ کا پیغام پہنچا دیتا ہوں''...... ہیرٹ نے کہا۔

''تم ان تینوں کو اپنی کار میں بٹھا کر پہنچا جاؤ۔ پھر واپس چلے جانا''...... گراڈ نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراڈ نے رسیور رکھ دیا۔

''اوہ۔ مجھے چیف سے بھی پوچھ لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی ہیرٹ کی طرح کریڈٹ کے چکر میں ہوں''...... رسیور رکھ کر گراڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ آرتھر کی رہائش گاہ پر فون کر رہا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ آرتھر بیس پر چلا گیا ہو گا لیکن پھر بھی وہ اس کے آفس سے معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے کال رسیو نہ کی تو گراڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے بیس کنٹرول آفس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ٹموتھی بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹموتھی۔ میں گراڈ بول رہا ہوں۔ چیف یہاں پہنچ چکے ہیں"...... گراڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ چیف تو یہاں نہیں آئے۔ کیوں۔ انہوں نے یہاں آنا تھا کیا"...... ٹموتھی نے کہا۔

"ہاں۔ وہ مستقل طور پر بیس میں شفٹ ہونے کے لئے یہاں سے روانہ ہو گئے تھے۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں"...... گراڈ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے چیف کے بزنس آفس میں فون کر کے وہاں سے معلوم کیا تو اسے بتایا گیا کہ چیف اپنی کار میں ڈرائیور کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر گئے ہیں تو اس نے ایک بار پھر رہائش گاہ کا نمبر ملایا لیکن اس بار بھی وہاں کال اٹنڈ نہ کی گئی تو گراڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ گراڈ کالنگ۔ اوور"...... گراڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ روڈنی اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روڈنی۔ تم چیف کی رہائش گاہ کے قریب ہو۔ وہاں سے کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ تم وہاں جاؤ اور معلوم کر کے مجھے کال کرو۔

ور"...... گراڈ نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... روڈنی نے جواب دیا۔

"جلدی جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... گراڈ نے کہا اور اس کے اتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس دراز میں رکھ یا۔ اسی لمحے اسے دور سے کار کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ برٹ، بارسانا اور اس کے ساتھیوں کو لے کر آیا ہو گا۔ وہ اٹھ کر کرے سے باہر آیا اور پھر اسے دور سے بارسانا آتا دکھائی دیا۔

"خوش آمدید بارسانا"...... گراڈ نے آگے بڑھ کر مسکراتے وئے کہا۔

"تھینک یو گراڈ۔ کیا حال ہے۔ تم نے اب رابطے ہی ختم کر یئے ہیں"...... بارسانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے ڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔

"اب کیا کیا جائے۔ ہم دونوں ہی اپنے اپنے کاموں میں صروف رہتے ہیں۔ آؤ"...... گراڈ نے کہا اور پھر وہ بارسانا کو اتھ لے کر آفس میں آ گیا۔

"مجھے جیسے ہی تمہاری مالاگوسی آنے کی اطلاع ملی تو میں نے وچا کہ تم سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور تم یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں کے پیچھے یہاں آئے ہو اور ہم دونوں مل کر ان کا زیادہ مؤثر انداز یں گھیراؤ کر سکتے ہیں اور اسی لئے میں نے ہیرٹ سے کہا کہ وہ تمہیں یہاں لے آئے"...... گراڈ نے ریک میں سے شراب کی

بوتل اور دو گلاس اٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لوسیا کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اب لوسیا کی جگہ میں اس کے سیکشن کا انچارج ہوں"...... بارسانا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ لوسیا کا تو بہرحال افسوس ہے لیکن مجھے خوشی ہے کہ اب تم چیف ہو۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"...... گراڈ نے بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔ تم سناؤ۔ تمہارے چیف کا کیا حال ہے"۔ بارسانا نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گراڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس۔ گراڈ بول رہا ہوں"...... گراڈ نے کہا۔

"روڈنی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے روڈنی کی متوحش سی آواز سنائی دی تو گراڈ اس کی آواز اور لہجہ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں وہاں کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی تھی"۔ گراڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں تو قتل عام کیا گیا ہے۔ چیف آرتھر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ان کا ڈرائیور، ان کے محافظ اور ملازم سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چیف اپنے آفس میں ہی کرسی پر بندھے ہوئے ہیں۔ ان کے دونوں نتھنے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ ان کا چہرہ تکلیف کی

ثدت سے بری طرح مسخ ہوا نظر آ رہا ہے۔ ان کے سینے میں گولیاں ماری گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراڈ کو یوں حسوس ہوا جیسے روڈنی کی بات سننے کی بجائے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا گیا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ چیف کیسے ہلاک ہو سکتا ہے اور پھر ں کے نتھنے کٹے ہوئے ہیں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم"...... گراڈ نے بلقت چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بارسانا بے اختیار ونک پڑا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا اور وہ گراڈ سے کافی فاصلے بیٹھا ہوا تھا اس لئے رسیور سے نکلنے والی آواز اس تک نہ پہنچ ی تھی۔

"میں چیف کی رہائش گاہ سے ہی بول رہا ہوں باس۔ آپ خود ہاں آ کر دیکھ لیں"...... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے بجے میں کہا گیا۔

"تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں"...... گراڈ نے تیز لہجے میں کہا راس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح رسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے ارا قصور اس رسیور کا ہی ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے"...... بارسانا نے کہا تو گراڈ نے اسے ساری فصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی ہم سے بھی پہلے اں پہنچ گیا ہے اور اس نے یہاں بھی وہی کارروائی دوہرائی

ہے“...... بارسانا نے کہا تو گراڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہو تم“...... گراڈ
چونک کر پوچھا۔

”اسی ایکریمین ٹائیگر کی۔ اس نے ہی میڈم لوسیا کو اسی طر
ہلاک کیا تھا اور میڈم لوسیا کے بھی نتھنے کٹے ہوئے تھے اور تم
رہے ہو کہ تمہارے چیف آرتھر کے نتھنے بھی کٹے ہوئے ہیں۔ ا
کا مطلب ہے کہ یہ کارروائی اسی ٹائیگر کی ہے“...... بارسانا
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کیا ہوا ہے“...... گراڈ
یکلخت چونک کر کہا۔

”کیا سمجھ گئے ہو“...... بارسانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہ

”چیف آرتھر کی نشاندہی تمہاری چیف میڈم لوسیا نے کی ؟
کیونکہ چیف آرتھر اور میڈم لوسیا کے درمیان خاصے گہرے تعلق
تھے۔ اس آدمی جس کا نام تم ٹائیگر بتا رہے ہو اس نے میڈم
سے آرتھر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے یہاں آ
کارروائی کی ہے لیکن مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ وہاں
سخت حفاظتی انتظامات تھے اور تمہارے مطابق وہ اکیلا آدمی
پھر نجانے کس طرح سب کا خاتمہ کر کے اس نے چیف سے
کچھ کی“...... گراڈ نے کہا۔

”وہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے لیکن بے فکر رہو۔ میر

اسے دیکھا ہوا ہے اس لئے اب میں آسانی سے اسے یہاں ٹریس
کر لوں گا۔ اسے تو علم ہی نہ ہو گا کہ میں یہاں آ گیا ہوں اس
لئے وہ مطمئن ہو گا اور میں اسے پکڑ لوں گا“...... بارسانا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ البتہ اب مجھے اسرائیل بات کرنا ہو گی“...... گراڈ
نے کہا۔

”میری ایک بات مانو تو کروں“...... بارسانا نے کہا تو گراڈ
چونک پڑا۔

”کیا بات“...... گراڈ نے پوچھا۔

”تمہیں ایک موقع مل گیا ہے اپنی صلاحیتوں کو اعلیٰ حکام کے
سامنے پیش کرنے کا۔ تم خود کارروائی کرو۔ میں بھی کرتا ہوں۔ اس
طرح ہم مل کر یہاں ان لوگوں کے خلاف کام کریں گے تو آسانی
سے انہیں ختم کر دیں گے اور پھر جب تم ان کی لاشیں اعلیٰ حکام
کے سامنے پیش کرو گے تو تمہیں آرتھر کی جگہ آسانی سے مل جائے
گی اور مجھے لوسیا کی۔ ورنہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جیسے
ہی تم نے اطلاع دی تو انہوں نے فوراً ایکریمیا سے کوئی اور ٹیم
یہاں بھیج دینی ہے اور تمہاری حیثیت زیرو ہو جائے گی اس لئے تم
اطلاع دینے کی بجائے خود کام کرو“...... بارسانا نے کہا۔

”نہیں۔ آرتھر کی موت کی اطلاع تو بہرحال دینی ہی پڑے
گی۔ البتہ میں خود سپر چیف سے درخواست کروں گا کہ وہ مجھے موقع
دیں“...... گراڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ تم اپنی پوزیشن بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو"...... بارسانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے بیٹھو۔ میں سپر چیف سے بات کر لوں۔ پھر بیٹھ کر تم سے اس بارے میں بات ہو گی۔ مجھے تمہاری یہ تجویز پسند آئی ہے کہ ہم دونوں کو مل کر کام کرنا چاہئے۔ اس طرح ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گی"...... گراڈ نے کہا تو بارسانا سر ہلاتا ہوا دوبارہ بیٹھ گیا تو گراڈ نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مالاگوسی سے گراڈ بول رہا ہوں۔ سپر چیف سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمر جنسی"...... گراڈ نے کہا۔

"او کے۔ سپر چیف خود بات کرتے ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی سے بعد دوسری طرف سے کہا گیا تو گراڈ نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گراڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"گراڈ بول رہا ہوں مالاگوسی سے"...... گراڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپر چیف کی کال ہو گی۔

"سپر چیف بول رہا ہوں۔ تم نے کال کیوں کی ہے۔ آرتھر کہاں ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز نے سرد لہجے

میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"چیف آرتھر کو ان کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ گراڈ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو جواب میں گراڈ نے چیف آرتھر کے بیس سائٹ پر جانے کے لئے اپنی رہائش گاہ پر جانے اور پھر روڈنی کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ مالاگوسی میں کام کر رہے ہیں اور تم دفتروں میں بیٹھے صرف فون کرنے تک ہی محدود رہ گئے ہو"...... سپر چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپر چیف۔ یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں کے گروپ کی نہیں ہے بلکہ ایک ایکریمین ٹائیگر کی ہے"...... گراڈ نے کہا۔

"ایکریمین ٹائیگر کی۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو گراڈ نے بارسانا کی آمد اور اس کی بتائی ہوئی ساری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنا ایک آدمی بھیج دیا تاکہ وہ بیس تک پہنچنے کی تمام رکاوٹیں دور کر دے اور پھر یہ گروپ براہ راست بیس پر حملہ کر دے"...... سپر چیف نے کہا۔

"سپر چیف۔ بارسانا اور میں مل کر یہاں کام کرنا چاہتے ہیں۔

بارسانا نے اس آدمی کو دیکھا ہوا ہے اس لئے وہ آسانی سے اسے مارک کر لے گا۔ پھر اس کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد جیسے ہی یہ گروپ یہاں پہنچے گا تو ہم مل کر اس کا بھی خاتمہ کر سکتے ہیں"...... گراڈ نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ خود آرتھر کی جگہ بیس پر پہنچ جاؤ ورنہ یہ گروپ مالاگوسی میں داخل ہونے کی بجائے سمندری راستے سے براہ راست بھی بیس پر پہنچ سکتا ہے۔ وہاں کی سیکورٹی ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر سکتی۔ وہاں تمہارا ہونا ضروری ہے۔ اپنے نائب ہیرٹ کو تم یہاں کا انچارج بنا دو۔ بارسانا اور ہیرٹ مل کر کارروائی کریں اور اگر تم نے اس میں کامیابی حاصل کر لی تو تمہیں آرتھر کی جگہ دے دی جائے گی"...... سپر چیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سپر چیف۔ ایسا ہی ہو گا"...... گراڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسرائیل کے صدر صاحب کو اس کی اطلاع نہیں دے رہا ورنہ وہ سخت پریشان ہو جائیں گے بلکہ وہ وہاں سے بلیک برڈ کو ہٹا کر کوئی نئی تنظیم بھجوا دیں گے کیونکہ میزائل وہاں پہنچنے والا ہے اس لئے یہ ساری کارروائی تم نے کرنی ہے"...... سپر چیف نے کہا۔

"یس سپر چیف"...... گراڈ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو گراڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیرٹ کو میرے آفس بھجوا دو"...... گراڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا طے ہوا ہے"...... بارسانا نے پوچھا۔

"مجھے بیس پر رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور ہیرٹ تمہارے ساتھ کام کرے گا"...... گراڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اسرائیل کا مفاد افضل ہونا چاہئے"...... بارسانا نے کہا تو گراڈ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تانازیہ سے مالاگوسی ایک چھوٹے بحری جہاز جسے فیری کہا جاتا تھا، میں موجود تھا۔ تانازیہ سے مالاگوسی کا فاصلہ تقریباً آٹھ گھنٹوں کا تھا اور انہیں سفر کرتے ہوئے چھ گھنٹوں سے زائد گزر چکے تھے۔ فیری بے حد آرام دہ جہاز تھا۔ اس میں سیٹیں انتہائی آرام دہ اور کھلی تھیں اور پھر سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے انہیں ہر چیز خوبصورت لڑکیاں جنہیں فیری ہوسٹس کہا جاتا تھا، سپلائی کر جاتی تھیں۔ فیری میں زیادہ تعداد جاپانی اور ایکریمین سیاحوں کی تھی۔ تھوڑی سی تعداد دوسرے لوگوں کی تھی۔ عمران اور جولیا اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل ان کے عقب میں اور ان کے پیچھے تنویر موجود تھا۔ وہ سب اخبارات اور رسائل پڑھنے میں مصروف تھے کیونکہ سمندر کو مسلسل دیکھا نہ جا سکتا تھا اور فیری کے چاروں طرف جہاں تک نظر جاتی تھی سمندر ہی سمندر تھا۔

جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عمران سیٹ کی پشت پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا اور جب سے وہ تانازیہ سے روانہ ہوئے تھے عمران کی یہی حالت تھی۔ صرف اس وقت وہ آنکھیں کھولتا تھا جب فیری ہوسٹس اسے کوئی مشروب سپلائی کرتی تھی۔ مشروب پینے کے بعد وہ ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے پشت سے سر ٹکا دیتا تھا۔ جولیا چونکہ عمران کے ساتھ سفر کرتی رہتی تھی اس لئے اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران کی عادت ہے کہ وہ سفر اسی طرح آنکھیں بند کئے گزار دیتا ہے۔ پہلے پہلے تو وہ بار بار عمران سے مخاطب ہوتی رہتی تھی لیکن اس بار جولیا نے اب تک اسے ایک بار بھی مخاطب نہ کیا تھا۔ وہ ایک رسالہ پڑھنے میں اس طرح مصروف تھی جیسے عمران سے اس کا کوئی تعلق ہی نہ ہو اور پھر اچانک عمران نے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مٹھی بند کر کے ایک انگلی اٹھائی۔

''واش روم جا رہا ہوں''...... عمران نے چھوٹے بچوں کے سے انداز میں کہا اور تیزی سے فیری کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں واش رومز کی طویل قطار موجود تھی۔ جولیا نے برا سا منہ بنایا اور دوبارہ رسالہ پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔

''مس جولیا۔ کس کی کال ہو سکتی ہے''...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے کال آف نیچر کہا جاتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ آپ ساتھ بیٹھی ہیں اور آپ کو علم نہیں ہو سکا۔ عمران صاحب ٹرانسمیٹر کال سننے کے لئے گئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"ٹرانسمیٹر کال۔ لیکن میں نے تو سیٹی کی آواز نہیں سنی"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"سیٹی کی آواز انہوں نے آف کی ہوئی تھی اور اسے وائبریشن پر لگایا ہوا تھا۔ یہ کام چونکہ انہوں نے میرے سامنے کیا تھا اس لئے مجھے معلوم تھا اور پھر انہوں نے سوتے سوتے یکلخت اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو میں سمجھ گیا کہ ٹرانسمیٹر کال آئی ہے"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کال چیف کی طرف سے بھی ہو سکتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ چیف کی عادت نہیں ہے درمیان میں کال کرنے کی۔ یہ یقیناً ٹائیگر کی کال ہو گی کیونکہ عمران صاحب نے ٹائیگر کو اگالیگا سے مالاگوسی پہنچنے کا کہہ دیا تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"شاید ایسا ہی ہو۔ وہ اطلاع دے رہا ہو اپنے پہنچنے کی"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ٹائیگر نے یقیناً کوئی خاص بات بتانے کے

لئے کال کی ہو گی۔ عمران صاحب نے جس انداز میں اس کی ٹریننگ کی ہے اب وہ واقعی عمران صاحب کا شاگرد رشید بن چکا ہے۔ وہ عمران صاحب کی طرح سوچتا ہے اور عمران صاحب کی طرح ہی عمل کرتا ہے۔ عمران صاحب نے اگالیگا میں ٹائیگر کی کارکردگی کے بارے میں جو تفصیل بتائی تھی اور جس طرح ٹائیگر نے اگالیگا میں اس لوسیا کو ٹریس کر کے اس سے یہ بات کنفرم کی تھی کہ اگالیگا میں ڈاجنگ بیس بنایا گیا ہے اور اصل بیس مالاگوسی میں ہے اور اس نے اس بیس کی حفاظت کے لئے کام کرنے والے کسی گروپ کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں۔ اس گروپ کا انچارج آرتھر ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران لگتا ہے کہ سیکرٹ سروس کے خلاف سازش کر رہا ہے"...... اچانک عقبی طرف سے تنویر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

"سازش۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے تمام مشن ٹائیگر سے مکمل کرا لینا ہے اور چیف کو یہی رپورٹ دینی ہے کہ سیکرٹ سروس بے کار سروس ہے اور اکیلا ٹائیگر ہی سب کچھ ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ عمران صاحب ٹائیگر کو صرف

ابتدائی معلومات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اب دیکھو۔ اگر ٹائیگر اگالیگا میں کام نہ کرتا تو ہمیں اگالیگا جانا پڑتا جبکہ اصل ہیں پر نجانے کیا صورت حال ہو۔ کسی بھی لمحے اسرائیل وہاں سے سیکورڈ میزائل فائر کر کے پاکیشیا کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا سکتا ہے"۔ صفدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کا بات کا جواب دیتا عمران واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ایک بار پھر سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا ہی تھا کہ جولیا بول پڑی۔

"سونے کی بجائے ہمیں بتاؤ کہ ٹائیگر نے کہا کیا ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو عمران یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ٹائیگر کی کال تھی۔ کیا تم نے میری تھوڑی سی غیر حاضری میں علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نجوم وجوم کو چھوڑو۔ میری بات کا جواب دو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ اگر تم نے واقعی علم نجوم نہ صرف سیکھ لیا ہے بلکہ اس میں اس قدر مہارت بھی حاصل کر لی ہے کہ تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ درست طور پر معلوم ہو گیا ہے تو پھر تم سب سے پہلے مجھے بتاؤ کہ میری شادی کب ہو رہی ہے اور کس سے ہو رہی ہے۔ اپنوں میں ہو گی یا غیروں میں اور میری ہونے والی دلہن کا نام کیا ہو گا"...... عمران کی زبان چل پڑی۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا نے نجوم نہیں سیکھا۔ میں نے سیکھ لیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی عدم موجودگی میں ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"حیرت ہے کہ تم میری حرکات و سکنات کو اس حد تک غور سے دیکھتے رہتے ہو۔ پہلے کیپٹن شکیل سے مجھے شکایت تھی کہ وہ میرے ذہن میں موجود خیالات پڑھ لیتا ہے اس لئے ڈر کے مارے میں جولیا کا خیال بھی ذہن میں نہیں لاتا اور اب تم نے جسمانی حرکات و سکنات کو چیک کرنا شروع کر دیا ہے اس لئے اب تصویریں دیکھنے کا کام بھی ختم"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بے شک تصویریں دیکھیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس کی تصویریں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ اب یہ بھی بتانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی تصویر کے بارے میں بات کر رہے ہیں مس جولیا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری تصویر تمہارے پاس ہے۔ کہاں ہے۔ نکالو چلو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ میرے دل میں ہے۔ بس وہ کیا کہتے ہیں گردن جھکائی

اور دیکھ لی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اس طرح منہ بنایا جیسے وہ شدید بور ہو رہی ہو اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ ٹائیگر نے کیا اطلاع دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"چلو بتا دیتا ہوں۔ ٹائیگر نے مالاگوسی پہنچ کر اسرائیل کی خصوصی تنظیم بلیک برڈ کے مالاگوسی میں موجود چیف آرتھر کو اس کی رہائش پر گھیر لیا اور پھر اس نے آرتھر سے نہ صرف اس کے تمام سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں بلکہ ساتھ ہی اس نے بیس کے تمام حفاظتی انتظامات اور اس کے محل وقوع کے بارے میں بھی تمام تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ مالاگوسی میں بلیک برڈ کے لوگ بندرگاہ، ایئر پورٹ اور تمام اہم چوراہوں پر موجود ہیں۔ سب جگہ انہوں نے میک اپ چیک کرنے والے کیمرے لگائے ہوئے ہیں اور وہ اب مشکوک گروپ کی تاک میں ہیں اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ جسے مشکوک سمجھیں اسے فوری ہلاک کر دیں اور اب تک دو گروپس ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بھی تو میک اپ میں ہو گا۔ اسے کیوں نہیں چیک کیا گیا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بات بتا رہی ہے کہ تم واقعی سپریم ایجنٹ ہو۔ ٹائیگر سے

میں نے بھی سوال کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس نے چونکہ ڈبل میک اپ کر رکھا ہے اس لئے کیمرے اسے چیک نہیں کر سکے ہوں گے لیکن میں نے اسے بتایا ہے کہ جو میک اپ اس سمیت ہم سب نے کر رکھا ہے۔ اسے یہ کیمرے کسی صورت بھی چیک نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تمام کیمرے جس اصول پر کام کرتے ہیں وہ مجھے معلوم ہے اور ان کا توڑ بھی مجھے معلوم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اب ہم نے کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم نے اپنا مشن مکمل کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا آپ کے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے"...... صفدر نے کہا۔

"مالاگوسی دو واضح حصوں میں تقسیم ہے۔ جنوبی حصے میں شہر آباد ہے جبکہ اس کا شمالی حصہ انتہائی گھنے جنگلات سے پر ہے اور یہ بیس اس شمالی حصے میں بنایا گیا ہے لیکن ٹائیگر نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق یہ بیس عقبی ساحل کے قریبی علاقے میں زیر زمین بنایا گیا ہے اس لئے اب ہم نے جنوبی حصے کو کراس کر کے شمالی حصے میں نہیں جانا بلکہ ہم بندرگاہ سے ہی ایک لانچ حاصل کر کے چکر کاٹ کر مالاگوسی کے عقبی طرف ساحل پر اتر جائیں گے اور وہاں سے ہم اس بیس پر پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا وہاں کوئی حفاظتی انتظامات نہ ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ضرور ہوں گے لیکن ہم نے بہرحال ان کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ انہیں گروپس کی تلاش ہے اس لئے ہم نے فیری سے دو دو کر کے اترنا ہے۔ میں اور مس جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل اور تنویر اکیلا اترے گا۔ تم نے بندرگاہ سے مشرق کی طرف کنارے کنارے پیدل ہی آگے بڑھنا ہے۔ میں لانچ حاصل کر کے وہاں سے تم دونوں اور تنویر کو پک کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ٹائیگر ہمارے ساتھ نہیں جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹائیگر بندرگاہ پر موجود ہو گا تو اسے بھی ساتھ لے لیں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ وہ کیوں نہیں ہو گا وہاں"...... اس بار جولیا نے چونک کر کہا۔

"ٹائیگر کے دماغ میں ایسے موقعوں پر یہ جنون سوار ہو جاتا ہے کہ میں اطمینان سے آگے بڑھ جاؤں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ آرتھر کے اس سیکشن سے ٹکرا جائے گا جو ہماری تلاش میں کام کر رہا ہے تاکہ انہیں ہمارے خلاف کوئی اقدام کرنے سے روک دیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ اکیلا کیا کرے گا"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"وہی کچھ جو وہ کر سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے اپنی حد تک

جدوجہد"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ تو حماقت ہے۔ اسے روکنا چاہئے تھا تمہیں۔ اس طرح تو وہ مارا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"موت کا وقت مقرر ہوتا ہے مس جولیا اس لئے مسلمان موت کے ڈر سے جدوجہد نہیں چھوڑ سکتا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سیٹ کی پشت سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں تو جولیا سمجھ گئی کہ اب عمران مزید بات نہیں کرنا چاہتا اس لئے وہ بھی خاموش ہو گئی۔

ٹائیگر کو معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس فیری میں آ رہے ہیں اسے ابھی مالاگوسی پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے تو اس نے سوچا کہ وہ خود اس بیس اور اس علاقے کا چکر لگا آئے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہاں لازماً اسے ٹیکسی میں جانا پڑے گا اور لازمی بات ہے کہ وہاں پہنچنے والے ہر سیاح کی باقاعدہ کڑی نگرانی کی جا رہی ہو گی اور آرتھر نے بیس کا جو علاقہ بتایا تھا وہ سیاحوں والے علاقے سے کافی دور تھا اس لئے ٹائیگر فوری چیک ہو جائے گا اور اکیلا وہ کچھ نہ کر سکے گا اس لئے اس نے سوچا کہ یہ دو گھنٹے وہ بندرگاہ پر ہی گزارے دے پھر عمران صاحب جو پروگرام بنائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔

اس نے آرتھر کی رہائش سے نکل کر ٹیکسی کی اور بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ وہ ویسے ہی ادھر ادھر گھوم پھر کر جائزہ لیتا رہا۔ پھر وہ ایک

ہوٹل میں جا کر بیٹھ گیا۔ ابھی اسے وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اس نے بارسانا کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ بارسانا کو وہ اگالیگا میں چھوڑ آیا تھا لیکن وہ یہاں موجود تھا اور اس وقت پوزیشن یہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی فیری کسی بھی وقت بندرگاہ پر پہنچ سکتی تھی اس لئے ٹائیگر اٹھنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا۔

”یہ بارسانا یہاں پہنچ گیا۔ کیوں“...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بارسانا کے ساتھ ایک اور لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی بھی تھا۔ وہ دونوں ہال کا جائزہ لے کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے تھے۔ ٹائیگر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں فیری اسٹیشن تھا۔ وہاں اور بھی لوگ تھے جن میں بہت سے فیری کے ذریعے مالاگوسی سے واپس جانے اور کئی لوگ فیری میں آنے والے اپنے آدمیوں کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ٹائیگر کی تیز نظریں اردگرد کے علاقے کا جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک کسی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھنے والا بارسانا تھا۔ اس کے ساتھ وہی لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تھا۔

”تم نے کمال کر دیا مسٹر کہ اگالیگا میں لوسیا کو اور مالاگوسی میں آرتھر کو ہلاک کر دیا“...... بارسانا نے مسکراتے ہوئے انداز میں

کہا۔

''تم کون ہو اور یہ کیا باتیں کر رہے ہو''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے گو نیا میک اپ کر لیا ہے مسٹر ٹائیگر لیکن تمہارا لباس وہی ہے اور میں یہ لباس اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ یہ میرا ساتھی ہیرٹ ہے اس لئے خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دیں گے''...... بارسانا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرا ہاتھ جیب سے باہر نکالا تو اس کے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور ایسا ہی مظاہرہ دوسرے آدمی نے بھی کیا جسے ہیرٹ کہا گیا تھا۔

''تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو اور تم کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا نام انتھونی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''جو بھی ہو۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ میرا تو خیال تھا کہ تمہیں دور سے ہی گولی مار دی جائے لیکن ہیرٹ کا خیال ہے کہ پہلے تصدیق کر لی جائے اس لئے اگر تم وہ نہیں ہو جو ہم سمجھ رہے ہیں تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے''...... بارسانا نے کہا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے چلو۔ جہاں تم کہو میں چلنے کے لئے تیار ہوں تاکہ تمہاری پوری طرح تسلی کر دوں''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اسے لے جاتا ہوں بارسانا۔ تم یہیں ٹھہرو۔ یہ لازماً یہاں اپنے ساتھیوں کو لینے آیا ہوگا''...... ہیرٹ نے کہا۔

''ارے نہیں۔ یہ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اگر اس نے اپنے ساتھیوں کو لینا ہوتا تو یہ ہوٹل میں نہ بیٹھتا۔ یہ ہمیں دیکھ کر وہاں سے ادھر آیا ہے اور ویسے بھی جو گروپ آئے گا اسے خود ہی ہمارے آدمی سنبھال لیں گے''...... بارسانا نے کہا تو ہیرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آؤ چلو۔ وہ سامنے نیلے رنگ کی کار میں بیٹھنا ہے تمہیں اور سن لو کہ تمہاری معمولی سی حرکت پلک جھپکنے میں تمہیں بے جان کر دے گی''...... بارسانا نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے''...... ٹائیگر نے اس نیلی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ایسے ہی سمجھ لو''...... بارسانا نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ ہیرٹ ان سے دو قدم پیچھے چل رہا تھا تاکہ اگر ٹائیگر اچانک کوئی حرکت کرے تو اس سے آسانی سے نمٹا جا سکے لیکن ٹائیگر نے سوچ یا تھا کہ وہ اکیلا کسی جگہ پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دے گا۔ ایک بار تو سے خیال آیا تھا کہ وہ یہیں ان سے نمٹ لے تاکہ عمران صاحب ر ان کے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہو سکے لیکن پھر اس نے دو ذہانت کی بناء پر اپنا ارادہ بدل دیا کہ ایک تو یہ کہ پولیس اسے ماً گھیر کر پکڑ لیتی اور یہ اس کے لئے خاصا بڑا مسئلہ بن سکتا تھا۔

دوسرا یہ کہ عمران صاحب اور اس کے ساتھی بہرحال یہاں کسی ہوٹل یا پرائیویٹ رہائش گاہ میں رہیں گے اس لئے وہ بعد میں آسانی سے ان کو ٹریس کر لے گا جبکہ اگر وہ بارسانا اور اس ہیرٹ پر قابو پا لے تو ان کی مدد سے یہاں موجود ان کے پورے سیٹ اپ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکتا تھا۔ اس طرح عمران اور ان کے ساتھیوں کے سامنے موجود یہ رکاوٹ بھی دور ہو سکتی تھی اور پھر اطمینان سے بیں کے خلاف کارروائی کی جا سکتی تھی اس لئے وہ خاموشی سے ان کے ساتھ چل پڑا۔ کار کی عقبی سیٹ پر اسے بٹھاتے ہوئے اس کی جیب سے ٹرانسمیٹر اور مشین پسٹل نکال لئے گئے۔ ہیرٹ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی جبکہ بارسانا ٹائیگر کے ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کوٹھی کے گیٹ پر رکی اور ہیرٹ نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھ اور ایک مشین گن سے مسلح آدمی باہر آ گیا۔

''پھاٹک کھولو''...... ہیرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ کر پھاٹک اندر غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ہیرٹ کار ا لے گیا۔ ٹائیگر نے دیکھا کہ دو مسلح افراد اندر موجود تھے برآمدے میں کھڑے تھے۔

''چلو اترو''...... بارسانا نے کار سے نیچے اتر کر ٹائیگر سے ک ٹائیگر اطمینان بھرے انداز میں کار سے نیچے اتر آیا۔ تیسرا مسلح آ

جو پھاٹک بند کر رہا تھا وہ گیراج میں پہنچ گیا جبکہ برآمدے میں موجود دونوں مسلح آدمی بھی برآمدے میں اتر کر ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔ وہ سب حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے۔

''تم میں سے ایک آدمی ساتھ آئے۔ باقی یہیں رہیں گے۔ آؤ بارسانا۔ اسے نیچے تہہ خانے میں لے چلتے ہیں''...... ہیرٹ نے پہلے وہاں موجود مسلح افراد سے اور پھر اس نے بارسانا سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ اڈا ہیرٹ اور اس کے ساتھیوں کا ہے لیکن یہاں کی صورت حال دیکھ کر اب اس نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اب اسے یہاں پولیس کے آنے کا خوف نہ تھا۔ پھر وہ بارسانا، ہیرٹ اور اس کے ایک مشین گن سے مسلح آدمی کے گھیرے میں درمیانی راہداری سے گزر کر آخر میں موجود سیڑھیاں اترنے لگا۔ ہیرٹ سیڑھیاں اترتا ہوا آگے تھا۔ اس کے عقب میں ٹائیگر تھا جبکہ ٹائیگر کی سائیڈ پر بارسانا اور ان دونوں کے عقب میں مشین گن سے مسلح آدمی چل رہا تھا۔ ٹائیگر اطمینان سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ تہہ خانہ خاصا بڑا تھا۔ ایک بڑی میز اور کئی کرسیاں یہاں موجود تھیں۔

''اسے ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دو''...... ہیرٹ نے اپنے مسلح ساتھی سے کہا۔

''یس باس''...... اس مسلح آدمی نے کہا اور ایک طرف موجود لماری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم اس کرسی پر بیٹھ جاؤ اور سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے تو کوئی غلط حرکت نہ کرنا"...... ہیرٹ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گا"۔ ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ بارسانا اور ہیرٹ بڑے چوکنا انداز میں اس کے قریب کھڑے تھے۔ مسلح آدمی نے الماری کھولی۔ اس میں سے رسی کا بنڈل نکالا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس مڑا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے رسی کا بنڈل نکالا تھا اور پھر پاؤں سے اس نے الماری بند کی تھی۔ ظاہر ہے خطرے کے پیش نظر وہ مشین گن کاندھے سے نہ لٹکانا چاہتا تھا جبکہ ہیرٹ اور بارسانا دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ مسلح آدمی جب مڑا تو شاید ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے اپنی مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور رسی کا بنڈل پکڑے ٹائیگر کی طرف بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ قریب آیا اسی لمحے ٹائیگر نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اگر وہ مزید دیر کرتا تو پھر اسے باندھ دیا جاتا اور وہ بے بس ہو جاتا۔

چنانچہ جیسے ہی وہ مسلح آدمی اس کے قریب آیا ٹائیگر نے اچانک اٹھ کر اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے بارسانا چیختا ہوا سائیڈ پر جا گرا اور پھر کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج

اٹھا۔ ٹائیگر نے بارسانا کو سائیڈ پر اچھال کر اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل اچانک جھپٹ لیا تھا جبکہ مسلح آدمی ہیرٹ سے ٹکرا کر نیچے گرا تھا اور ٹائیگر نے مشین پسٹل ہاتھ میں آتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر پہلے ہیرٹ اور پھر مسلح آدمی پر فائر کھول دیا تھا اور پھر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوم کر اس نے نیچے گر کر انتہائی تیزی سے اٹھتے ہوئے بارسانا پر فائر کھول دیا۔

اسی لمحے اسے سیڑھیوں کی طرف سے کسی کے دوڑ کر آنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے یکلخت سیڑھیوں کی طرف چھلانگ لگائی اور اسی چھلانگ نے حقیقتاً اسے بچ نکلنے کا موقع دے دیا ورنہ ہیرٹ نے زخمی ہونے کے باوجود اس پر فائر کھول دیا تھا اور ٹائیگر اگر ایک لمحہ پہلے چھلانگ نہ لگاتا تو اس کا جسم فائرنگ سے چھلنی ہو چکا ہوتا اور ٹائیگر نے فائرنگ ہوتے ہی مڑ کر فائر کھول دیا اور ہیرٹ کا مشین پسٹل والا ہاتھ ایک جھٹکے سے نیچے جا گرا۔ اسی لمحے سیڑھیوں سے کسی کے انتہائی تیزی سے نیچے اترنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے سیڑھیوں سے اترنے والا آدمی ٹائیگر کی اچانک فائرنگ سے چیختا ہوا ایک دھماکے سے سیڑھیوں کے اختتام پر موجود پلیٹ فارم پر آ گرا۔

ٹائیگر نے ایک اور برسٹ اس کے سینے پر مارا اور پھر وہ بیک وقت کئی کئی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر کی سیڑھی پر پہنچ گیا۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ ایک آدمی ابھی باقی ہے لیکن جیسے ہی وہ سیڑھیاں

چڑھ کر اوپر پہنچا یکلخت فائرنگ کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے گرم اور دہکتی ہوئی لوہے کی کئی سلاخیں اس کی ٹانگ میں گھستی چلی گئی ہوں اور ٹائیگر اچھل کر پشت کے بل گرا اور لڑھکتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے پلیٹ فارم پر جا گرا۔ مشین پسٹل اس کے ساتھ سے نکل گیا تھا۔ پلیٹ فارم پر پہلے سیڑھیاں اترنے والے کا ساکت جسم موجود تھا۔ ٹائیگر لڑھکتا ہوا اس پر جا گرا تھا۔ اس وجہ سے وہ کسی بڑی چوٹ سے تو بچ گیا لیکن اسے معلوم تھا کہ اس پر فائرنگ کرنے والا ابھی سیڑھیوں پر نمودار ہوگا اور دوسرے برسٹ سے اس کا بچ جانا ممکن نہ ہوگا اس لئے نیچے گرتے ہی ٹائیگر کا جسم قلابازی کھا کر پلٹا اور اس کے ہاتھ میں اس آدمی کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گن آ گئی جو پہلے سیڑھیوں سے پلیٹ فارم پر گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر اچھل کر سائیڈ پر ہو گیا اور دوسرے لمحے اس نے فائر کھول دیا اور سیڑھیوں کے اوپر نمودار ہونے والے آدمی کی کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی اور وہ وہیں گر گیا۔ وہ شاید پہلے جائزہ لینے کے چکر میں تھا اس لئے مار کھا گیا۔

ٹائیگر کی ٹانگ سے مسلسل خون نکل رہا تھا اور ٹائیگر کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے خون کے ساتھ ساتھ اس کے جسم سے توانائی بھی نکلی جا رہی ہو۔ وہ تیزی سے پلٹا اور کسی مینڈک کی طرح اچھلتا ہوا واپس اس تہہ خانے میں داخل ہوا اور اسی طرح اچھلتا ہوا وہ الماری کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کی

آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی کیونکہ الماری میں ایک بڑا سا میڈیکل باکس موجود تھا اور الماری کا ایک خانہ پانی کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ کوٹھی میں موجود تمام افراد آف ہو چکے ہیں۔ البتہ ہیرٹ پر اس نے فائرنگ کولہوں پر کی تھی تاکہ وہ زندہ رہ سکے اور شاید اسی وجہ سے ہیرٹ کو اتنا موقع مل گیا تھا کہ اس نے ٹائیگر پر فائر کھول دیا تھا لیکن ٹائیگر نے دوبارہ فائرنگ کر کے اسے بھی آف کر دیا تھا۔ دوسری بار بھی فائرنگ ٹائیگر نے ہیرٹ کی ٹانگوں پر کی تھی اس لئے ہو سکتا تھا کہ ہیرٹ ابھی تک زندہ ہو لیکن بہرحال وہ اب خود بخود ہوش میں نہ آ سکتا تھا اس لئے ٹائیگر مطمئن تھا۔

اس نے میڈیکل باکس کھولا اور پھر اپنی پینٹ کو کولہے سے اس نے ایک تیز دھار نشتر کی مدد سے کاٹ کر اتار دیا۔ ٹانگ میں چار گولیاں لگی تھیں۔ ٹائیگر نے مخصوص انداز میں دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور انگلیوں کی مدد سے باری باری ان زخموں کو دبانا شروع کر دیا۔ درد کی انتہائی تیز لہریں اس کے جسم میں دوڑنے لگیں اور اس کے ذہن پر اندھیرے جیسے شب خون مارنے لگے لیکن وہ دانت بھینچے اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ تمام گولیاں نکالنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ گولیاں مشین پسٹل کی تھیں اور جلد میں لگ کر وہیں رک گئی تھیں اس لئے ہڈی نہ ٹوٹی تھی اور تھوڑی سی کوشش سے

وہ باہر بھی آ گئی تھیں۔ یہ اور بات تھی کہ ٹائیگر کو گولیاں نکالتے ہوئے جس قدر سخت تکلیف اور اذیت کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ اس کا دل ہی جانتا تھا لیکن ظاہر ہے اسے یہی سبق ملا تھا کہ زندگی کے آخری لمحے تک جدوجہد کرنا فرض ہے۔

گولیاں نکال کر اس نے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج کی اور پھر میڈیکل باکس سے مختلف انجکشن نکال کر اس نے خود ہی اپنے آپ کو انجکشن لگائے اور پھر میڈیکل باکس بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور اٹھ کر لنگڑاتا ہوا واپس مڑا۔ اب اس کی ایک ٹانگ پر پینٹ موجود تھی جبکہ دوسری ٹانگ پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ وہ ہیرٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہیرٹ کو چیک کیا تو ہیرٹ کے اندر سانس موجود تھا لیکن اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کا اس قدر خون بہہ چکا تھا کہ ٹائیگر اسے بچانے کی کوشش بھی کرتا تو نہ بچا سکتا تھا۔ اس نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پانی کی بوتل کھول کر بوتل کا منہ ہیرٹ کے منہ سے لگا دیا اور ہیرٹ نے اس طرح پانی پینا شروع کر دیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ چند لمحوں بعد پوری بوتل کا پانی اس کے جسم میں پہنچ چکا تھا اور پانی نے حیرت انگیز ردعمل ظاہر کیا تھا۔ اب ہیرٹ کے زرد پڑے ہوئے چہرے پر ہلکی

سی بشاشت کی لہر دوڑ گئی تھی مگر ٹائیگر کو معلوم تھا کہ ایسا صرف مختصر وقت کے لئے ہے۔

''ہیرٹ۔ تمہارے کتنے آدمی ہیں یہاں''...... ٹائیگر نے ہیرٹ کے چہرے پر جھک کر تیز لہجے میں پوچھا۔

''مم۔ مم۔ مجھے بچا لو۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے بچا لو''۔ ہیرٹ نے خودکلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو۔ تم بچ جاؤ گے لیکن پہلے سب کچھ تفصیل سے بتا دو''...... ٹائیگر نے کہا تو ہیرٹ نے خود ہی سب کچھ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا اور پھر ٹائیگر اس سے سوال پوچھتا رہا لیکن اب ہیرٹ کی آواز ڈوبنے لگ گئی تھی اور اس کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا اور چند لمحوں بعد ایک ہچکی لے کر وہ ختم ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور لنگڑاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دیوار کو پکڑ کر وہ آہستہ آہستہ اور انتہائی مشکل سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔

اوپر سیڑھیوں کے قریب ہی ایک مسلح آدمی پڑا تھا۔ اس کی کھوپڑی ٹوٹ چکی تھی۔ ٹائیگر نے آہستہ آہستہ اس پوری کوٹھی کا چکر لگایا اور پھر ایک کمرے کی الماری میں اسے مردانہ لباس نظر آئے تو اس نے اپنی پتلون کے ساتھ ساتھ کوٹ اور شرٹ بھی تبدیل کر لی کیونکہ بارسانا کا ساتھی ابھی یہاں موجود تھا۔ ہیرٹ

نے اسے بتایا تھا کہ چیف آرتھر کی ہلاکت کے بعد باس گراڈ بیس پر چلا گیا تھا اور اب یہاں وہ ٹیم کا انچارج تھا اور ٹیم کے بارے میں بھی اس نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ ٹائیگر نے لباس تبدیل کیا اور پھر جیب میں موجود ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور''...... ٹائیگر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

''باس۔ آپ کہاں موجود ہیں۔ اوور''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''تم گھاٹ پر نظر نہیں آئے۔ کہاں رہ گئے تھے۔ اوور''۔ عمران کا لہجہ سخت تھا مگر ٹائیگر نے جواب میں ہوٹل میں بارسانا اور ہیرٹ کے نظر آنے سے لے کر اب تک ہونے والی کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

''گڈ شو۔ ہم اس وقت مالاگوسی کے عقبی ساحل پر موجود ہیں۔ تم وہاں موجود ہیرٹ کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے تاکہ ہمارا عقب محفوظ ہو سکے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ مجھے آپ کی طرح آواز کی نقل کرنا نہیں آتی اور ہیرٹ کے آدمی اس بارسانا کے ساتھی سمیت فیلڈ میں موجود ہیں۔ میں انہیں کیسے روک سکتا ہوں۔ اوور''...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے

لہجے میں کہا۔

''پھر تم ایسا کرو کہ اس ہیڈکوارٹر میں موجود رہو۔ جو بھی وہاں آئے اسے ختم کر دو۔ فون کا رسیور اٹھا دو کیونکہ ہمیں کسی نے چیک نہیں کیا۔ ہم گھاٹ سے لانچ لے کر خود ہی عقبی طرف پہنچ چکے ہیں اور اب ہم آسانی سے بیس میں داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ تم نے آرتھر سے پوری تفصیل معلوم کر کے بتا دی تھی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اسے ہیرٹ نے بتایا تھا کہ اس کے آٹھ آدمی فیلڈ میں موجود ہیں جبکہ بارسانا کا ایک ساتھی بھی وہیں گھاٹ پر موجود ہے۔ گو عمران نے اسے یہی کہا تھا کہ وہ اس ہیڈکوارٹر میں ہی رہ کر ان کا خاتمہ کرے لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ سوائے کسی خصوصی کال کے ہیڈکوارٹر کا رخ نہیں کریں گے اور وہ کافی دیر تک بیٹھا مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ انہیں کیسے اکٹھا کر کے یہاں کال کرے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ہیرٹ بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے اپنے طرف سے ہیرٹ کی آواز اور لہجے کی پوری طرح نقل کرتے ہوئے کہا۔

''گراڈ بول رہا ہوں۔ کیا ہوا تمہیں۔ تمہاری آواز کیوں پھٹ

گئی ہے''...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''باس۔ اچانک فلو ہو گیا ہے مجھے اس لئے میں ہیڈ کوارٹر میں ہی ہوں''...... ٹائیگر نے بہانہ بناتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''باس۔ ابھی تک کوئی مشکوک گروپ یہاں نہیں پہنچا۔ ہم مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ بارسانا بھی اپنے ایک ساتھی کے ساتھ یہاں پہنچ چکا ہے۔ اس کا ٹارگٹ وہ ایکریمین ٹائیگر ہے جس نے پہلے لوسیا کو اور پھر چیف آرتھر کو ہلاک کیا ہے''...... ٹائیگر نے ہیرٹ سے ملنے والی معلومات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ ہاں۔ اس نے اس آدمی کو دیکھا ہوا ہے۔ اگر وہ ہاتھ آ جائے تو خاصا اہم ثابت ہو گا''...... گراڈ نے جواب دیا۔

''باس۔ بیس کی کیا پوزیشن ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''یہاں کیا ہونا ہے۔ یہ لوگ کسی صورت یہاں پہنچ ہی نہیں سکتے۔ ہر طرف آلات موجود ہیں اور اڑنے والی مکھی بھی ہماری نظروں میں ہے۔ ان لوگوں کا خاتمہ وہیں ہونا ہے۔ باس آرتھر ہلاک نہ ہوتے تو میں خود ہی یہ کام سرانجام دیتا''...... گراڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ ہم سب ریڈ الرٹ ہیں یہاں''۔

ٹائیگر نے کہا۔

''فلاکی سے کہو کہ وہ مجھ سے بات کرے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اب اسے تو نہ اس فلاکی کے بارے میں معلوم تھا اور نہ ہی اس کی فریکونسی اس لئے وہ سوائے خاموش رہنے کے اور کیا کر سکتا تھا۔ وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ہیرٹ بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''فلاکی بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''فلاکی۔ ابھی باس گراڈ کی کال آئی ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ تمہیں یہاں ہیڈ کوارٹر بلا کر ان سے بات کرائی جائے۔ تم فوراً آ جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن آپ جس آدمی کو لے گئے تھے اس کا کیا ہوا۔ آپ کی واپسی ہی نہیں ہوئی''...... فلاکی نے کہا۔

''اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تو فوراً یہاں آ جاؤ تا کہ باس گراڈ سے تمہاری بات ہو سکے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس باس۔ میں آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو

ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔ اس بار فلاکی نے اس کی آواز اور لہجے پر کوئی کمنٹ نہیں کیا تھا کیونکہ گراڈ نے صرف یہی اعتراض کیا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی ہے اس لئے ٹائیگر نے اس بار خصوصی طور پر اس کمی کو بھی دور کرنے کی کوشش کی تھی اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب رہا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر اٹھا اور آہستہ آہستہ لنگڑاتے ہوئے انداز میں چلتا ہوا برآمدے سے ہو کر پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھاٹک کی نچلی درز سے اسے کار کے پہیئے نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر نے جا کر پھاٹک کھولا اور پھاٹک کی اوٹ میں ہو گیا۔ اب فوری طور پر وہ برآمدے میں موجود لاش نہ ہٹا سکتا تھا۔

گو برآمدہ صحن سے خاصا اونچا تھا اور پھر کار میں بیٹھا ہوا آدمی برآمدے میں آسانی سے دیکھ سکتا تھا اس لئے ٹائیگر پوری طرح الرٹ تھا۔ کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور گیراج میں جا کر رکی اور ٹائیگر نے اس میں سوار لمبے قد کے آدمی کو بری طرح چونکتے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ آنے والے نے برآمدے میں موجود لاش کو دیکھ لیا ہے۔ وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے کار سے اترا اور کار کی اوٹ میں ہو کر آگے بڑھنے لگا جبکہ ٹائیگر پھاٹک بند کر کے تیزی سے سائیڈ کوٹھڑی کی دیوار سے لگ چکا تھا۔

گیراج میں موجود آدمی اسے وہاں سے چیک نہ کر سکتا تھا۔ البتہ دیوار کے کنارے سے نکلتی ہوئی ٹائیگر کی آنکھیں مسلسل گیراج

پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے اس آدمی کو جو یقیناً فلاکی تھا، کار کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے برآمدے کی سائیڈ میں جاتے ہوئے دیکھا تو اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی فلاکی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے فضا گونج اٹھی۔ فلاکی چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے سیڑھیوں پر گر کر پلٹا اور نیچے آ گرا تھا۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر کار کی دوسری طرف سے گھومتا ہوا برآمدے کے کونے کے سامنے نیچے پڑے ہوئے اس آدمی کے سر پر پہنچ گیا۔ گولیاں اس کی پشت پر لگی تھیں اور اس کا جسم ساکت پڑا تھا۔

ٹائیگر نے جھک کر اسے چیک کیا اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے دوبارہ جھک کر اس کی جیبوں کی تلاشی لی اور دوسرے لمحے وہ اس کی جیب میں موجود ڈائری کو دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ چھوٹی سی ڈائری تھی۔ ٹائیگر نے اسے کھولا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی کیونکہ اس میں اس نے اپنے ساتھیوں کے نام اور ان کی ٹرانسمیٹر فریکونسیاں درج کی ہوئی تھیں۔ سب سے اوپر آرتھر، اس کے نیچے گراڈ اور اس کے نیچے ہیرٹ اور اس کے بعد اس کا اپنا نام فلاکی درج تھا۔ اس کے نیچے چھ آدمیوں کے نام اور فریکونسیاں درج تھیں۔ ٹائیگر ڈائری اٹھائے واپس مڑا اور پھاٹک کے قریب جا کر

اس نے پھاٹک کا اندرونی کنڈا لگایا اور پھر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس فون والے کمرے میں پہنچ گیا۔ فلاکی کے نام کے نیچے مارجر کا نام درج تھا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر مارجر کے نام کے آگے لکھی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ہیرٹ کالنگ۔ اوور''...... ٹائیگر نے ہیرٹ کا نام لے کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''لیس۔ مارجر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مارجر۔ چیف گراڈ کی کال آئی ہے بیس سے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ تمام ساتھی فیلڈ چھوڑ کر یہاں ہیڈکوارٹر میں پہنچ جائیں کیونکہ وہ فوری طور پر سب کو نئی ہدایات دینا چاہتے ہیں۔ فلاکی کو میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے۔ وہ پہنچنے والا ہو گا۔ تم تمام ساتھیوں کو لے کر آ جاؤ۔ فوراً۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا کیمرے وغیرہ بھی لے آنے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نہیں۔ انہیں رہنے دو۔ تم سب آ جاؤ۔ اوور''...... ٹائیگر نے ہیرٹ کی آواز اور لہجے میں کہا۔ اب اس کی آواز اور لہجے میں مکمل اعتماد شامل تھا کیونکہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے ہیرٹ کی آواز کی کامیاب نقل کر لی ہے اس لئے اب اس کے لہجے میں مکمل اعتماد موجود تھا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور اس

الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اس نے اپنے لئے لباس نکالا تھا۔ اس کے ایک خانے میں اسلحہ موجود تھا اور ٹائیگر نے اس میں موجود بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور اس کا میگزین دیکھ لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ آنے والے چھ افراد ہوں گے اس لئے اکیلا وہ ان کا اکٹھے خاتمہ نہیں کر سکتا اس لئے اس نے انہیں پہلے بے ہوش کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

الماری سے اس نے گیس پسٹل اٹھایا۔ اس میں میگزین ڈالا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے اینٹی گیس کی شیشی اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھاٹک کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے پھاٹک کا کنڈا ہٹا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ چھ افراد ایک کار میں نہیں آ سکتے اس لئے یا تو وہ دو کاروں میں آئیں گے یا کسی اسٹیشن ویگن یا بڑی جیپ میں آئیں گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز سنائی دی اور گاڑی کی آواز سے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ اسٹیشن ویگن ہے۔

چند لمحوں بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر اس وقت تک کھڑا رہا۔ تاکہ اتنا وقت گزر جائے کہ جب تک برآمدے میں موجود آدمی باہر آ کر پھاٹک کھول سکے کیونکہ وہ انہیں چونکانا نہ چاہتا تھا اور پھر اس نے پھاٹک کھولا اور خود اس کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کی اسٹیشن ویگن تیزی سے اندر داخل

ہوئی تو ٹائیگر نے ایک جھٹکا دے کر پھاٹک بند کر دیا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا گیراج میں موجود فلاکی کی کار کے پیچھے اسٹیشن ویگن کے رکنے تک وہ اس تک پہنچ گیا۔

”تم۔ تم کون ہو“...... اسے ویگن سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی لیکن ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود گیس پسٹل کا رخ اندر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی اندر گیس پھیلتی چلی گئی اور ویگن کا دروازہ کھولنے کے لئے بڑھنے والا ہاتھ وہیں لٹک گیا۔ ٹائیگر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس نے واپس جا کر پھاٹک کا کنڈا لگا دیا۔ پھر وہ پھاٹک کے قریب ہی رکا رہا تاکہ ویگن کی کھڑکیوں سے باہر نکلنے والی گیس کے اثرات ختم ہو جائیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ آگے بڑھا۔ اس نے ویگن کے بڑے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور پھر اندر موجود بے ہوش افراد کو ایک ایک کر کے گھسیٹ کر باہر نکالنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈرائیور سمیت چھ کے چھ آدمی ویگن سے باہر زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس نے اس کی نال باری باری ایک ایک کے سینے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ اس طرح اس نے چھ کے چھ افراد کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا۔ جب اس نے چیکنگ کر لی کہ سب ہلاک ہو گئے ہیں تو وہ سیدھا ہوا اور آہستہ آہستہ اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اب چونکہ وہ عمران کے حکم کی تعمیل کر چکا تھا اور اب اگر کوئی رہ گیا تھا تو بارسانا کا ساتھی رہ گیا تھا لیکن اس کی اسے فکر نہ تھی۔ بلیک برڈ کے تمام آدمی ختم ہو چکے تھے اس لئے اس نے سوچا کہ اب وہ عمران کو کال کر کے اس سے پوچھ لے کہ اب اسے وہاں آنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ کمرے میں پہنچ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی لیکن جب باوجود کوشش کے دوسری طرف سے کال رسیو نہ کی گئی تو ٹائیگر کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس ویگن میں اس نے خود وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ ویگن لے جانے کا اس نے اس لئے سوچا تھا کہ جنگلات میں جانے والے زیادہ تر جیپوں اور ویگنوں میں ہی جاتے تھے۔ کاریں وہاں بہت کم استعمال ہوتی تھیں۔ چنانچہ اس نے الماری سے کچھ اور اسلحہ لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ویگن میں سوار ہو کر اس کوٹھی سے باہر آ گیا۔

گراڈ شمالی مالاگوسی کے جنگل میں بنے ہوئے زیر زمین بیس کے سیکورٹی چیف کے آفس میں موجود تھا۔ بیس پر اس وقت میزائل نصب کرنے اور فائر کرنے کے بارے میں کام ہو رہا تھا لیکن گراڈ کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا کیونکہ بیس کی سیکورٹی ان سے علیحدہ تھی۔

بیس کا انچارج ڈاکٹر رینالڈ تھا اور گراڈ کا صرف فون پر ڈاکٹر رینالڈ سے رابطہ ہو سکتا تھا۔ ویسے نہیں۔ البتہ گراڈ نے یہاں آ کر یہ چیک کر کے اطمینان کا سانس لیا تھا کہ چیف آرتھر نے یہاں کا سیکورٹی نظام اس قدر جامع انداز میں بنایا تھا کہ بیس سے تقریباً دو کلومیٹر دور تک چاروں طرف گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں ایسے آلات پوشیدہ تھے جن کی مدد سے وہ یہاں بیٹھے پوری چیکنگ کر سکتے تھے اور نہ صرف چیکنگ کر سکتے تھے بلکہ آنے والوں کا آسانی سے خاتمہ بھی کر سکتے تھے۔ لیکن یہ شعبہ علیحدہ تھا۔ اسے چیکنگ

روم کہا جاتا تھا اور اس چیکنگ روم میں مشینری نصب تھی۔

اس چیکنگ روم کا انچارج ہنری تھا۔ ہیرٹ سے گراڈ کی بات ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا اور ہیرٹ نے اسے بتایا تھا کہ اگالیگا سے گولڈن کراس کا بارسانا اور اس کا ایک ساتھی یہاں مالاگوسی پہنچ چکا ہے تاکہ اس ایکریمین ٹائیگر کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جا سکے جس نے گولڈن کراس کی لوسیا اوڑ بلیک برڈ کے چیف آرتھر کو بھی ہلاک کر دیا تھا تو اسے خاصا اطمینان محسوس ہوا تھا۔ ویسے اسے سو فیصد یقین تھا کہ ہیرٹ اور اس کے ساتھی مالاگوسی میں ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیں گے کیونکہ وہ نہ صرف پوری طرح الرٹ تھے بلکہ ہر جگہ خصوصی کیمرے بھی خفیہ طور پر نصب تھے۔

وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میزائل جلد سے جلد یہاں پہنچ جائے تاکہ اس کے فائر ہو جانے کے بعد وہ اطمینان سے یہاں سے واپس جا سکے۔ یہاں فارغ بیٹھ بیٹھ کر وہ بری طرح اکتا چکا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اس وقت تک یہاں سے نہ جا سکتا تھا جب تک میزائل فائر نہ ہو جائے۔ ابھی وہ بیٹھا ایسی ہی سوچوں میں گم تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور درمیانے قد کا ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

''باس۔ باس۔ عقبی طرف چار مردوں اور ایک عورت کا گروپ موجود ہے''...... آنے والے نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عقبی طرف۔ کیا مطلب''...... گراڈ نے

بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"جنگل کی عقبی طرف ساحل پر باس۔ آئیں باس۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں"...... آنے والے نے کہا اور واپس مڑ گیا تو گراڈ تیزی سے اٹھا اور اس آدمی کے پیچھے چلتا ہوا دوسرے بڑے ہال کمرے میں آ گیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ دس کے قریب مشینیں کام کر رہی تھیں اور یہ سب مشینیں آٹومیٹک تھیں۔ البتہ ایک بڑی مشین کے سامنے میز اوراس کے ساتھ چار کرسیاں پڑی تھیں۔ یہ تمام مشینوں کی کنٹرولنگ مشین تھا۔ مشین کی بڑی سی سکرین پر ایک منظر واضح نظر آ رہا تھا۔ یہ ساحل کا منظر تھا اور وہاں واقعی چار مرد اور ایک عورت موجود تھی۔ تین مردوں نے اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ ساحل کے ساتھ ایک لانچ بھی نظر آ رہی تھی جبکہ ایک مرد ٹرانسمیٹر پر باتیں کر رہا تھا۔

"یہ کون ہیں۔ یہ کس کو کال کر رہے ہیں۔ کیا آواز کیچ نہیں ہو سکتی"...... گراڈ نے حیرت بھرے انداز میں سکرین پر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ ابھی یہ چیکنگ زون سے باہر ہیں۔ انہیں دیکھا تو جا سکتا ہے لیکن ان کی آوازیں کیچ نہیں ہو سکتیں"...... آنے والے نے جواب دیا۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں ہنری۔ نظر تو یہ ایکریمین آ رہے ہیں"۔ گراڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ لیکن یہ ٹرانسمیٹر کال بتا رہی ہے کہ یہ عام سیاح نہیں ہیں اور پھر عام سیاحوں کو اس طرح لانچ میں عقبی طرف آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہو سکتی"...... ہنری نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لازماً پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے۔ انہیں ہلاک ہونا چاہئے"...... گراڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ عقبی طرف صرف چیکنگ آلات ہیں۔ اگر یہ فرنٹ سائیڈ پر آتے تو انہیں ہلاک کیا جا سکتا تھا لیکن آپ بے فکر رہیں۔ اگر یہ دشمن ایجنٹ ہیں تو لامحالہ انہیں فرنٹ پر آنا ہو گا۔ اس کے بغیر یہ کسی صورت بھی بیس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ لوگ یہاں زندہ سلامت کیسے پہنچ گئے۔ وہاں ہیرٹ اور اس کے ساتھی کیا کر رہے ہیں"...... گراڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعی کوئی ایڈونچر پسند سیاح ہوں کیونکہ جنوبی مالاگوسی میں ہر چوک پر سپیشل کیمرے موجود ہیں۔ اگر یہ پاکیشیائی ہیں تو لامحالہ انہوں نے میک اپ کر رکھا ہو گا اور اگر یہ میک اپ میں ہوتے تو لازماً چیک ہو کر یہ ختم ہو چکے ہوتے"۔ ہنری نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن بہرحال ان پر اب کڑی نظر رکھنا ہو گی"۔ گراڈ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ جیسے ہی ڈینجر زون میں داخل ہوں گے انہیں آسانی سے بے ہوش کیا جا سکے گا۔ پھر باہر جا کر یقینی طور پر ان کا خاتمہ ہو جائے گا''...... ہنری نے کہا تو گراڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب ٹرانسمیٹر کال ختم ہو چکی تھی اور وہ پانچوں افراد تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ بے حد چوکنا اور ہوشیار نظر آ رہے تھے لیکن ان کے انداز سے قطعاً یہ محسوس نہ ہو رہا تھا کہ انہیں کسی سکرین پر چیک کر لئے جانے کا علم ہے۔ وہ جنگل میں چلتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔

''اب یہ ڈینجر زون سے کتنے فاصلے پر ہیں''...... گراڈ نے پوچھا۔

''دو کلومیٹر دور ہیں باس''...... ہنری نے کہا تو گراڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہنری نے ان کے ڈینجر زون میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔

''انہیں بے ہوش کر دو''...... گراڈ نے کہا تو ہنری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی سکرین پر یکلخت دودھیا رنگ سا چھا گیا۔ پھر یہ رنگ خود بخود غائب ہوا تو جھاڑیوں میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے وہ چاروں مرد اور ایک عورت واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔

''یہ بے ہوش ہو گئے ہیں باس۔ اب کیا کرنا ہے''...... ہنری

نے پوچھا۔

''انہیں ہلاک کرنا ہے اور کیا کرنا ہے۔ میں کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا''...... گراڈ نے جواب دیا۔

''تو پھر آپ کو یا مجھے باہر جانا ہو گا ورنہ یہ ایک گھنٹے بعد خود بخود ہوش میں آ جائیں گے''...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے گیٹ سے باہر موجود مسلح افراد کو بھی واپس بھجوا دیا تھا تاکہ ان کی وجہ سے انہیں بیس کی نشاندہی نہ ہو سکے۔ ٹھیک ہے۔ تم سپیشل وے کھولو اور باہر جا کر انہیں گولیوں سے اڑا دو''۔ گراڈ نے کہا۔

''باس۔ یہ کام آپ کو کرنا ہو گا۔ میں تو صرف مشینری کا ایکسپرٹ ہوں۔ اس طرح بے ہوش آدمیوں کو ہلاک کرنا میرے بس سے باہر ہے''...... ہنری نے جواب دیا تو گراڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ سپیشل وے کھولو۔ میں باہر چلا جاتا ہوں۔ پہلے اپنے آفس سے گن لے لوں''...... گراڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا جیسے ہی آفس میں پہنچا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ گراڈ بول رہا ہوں''...... گراڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں گرینگ بول رہا ہوں۔ میرا تعلق گولڈن کراس سے ہے

اور میں بارسانا کے ساتھ مالاگوسی آیا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

''یہاں کا فون نمبر تمہیں کس نے دیا ہے''...... گراڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ہیرٹ نے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کیوں کال کی ہے''...... گراڈ نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے آدمیوں اور بارسانا کے ساتھ کیا ہوا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گراڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے''...... گراڈ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو آپ کو معلوم نہیں ہے۔ میرا خیال بھی یہی تھا۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ آپ کے تمام ساتھیوں اور میرے باس بارسانا کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... گرینگ نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... گراڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے گرینگ کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا ہو۔

''میں درست کہہ رہا ہوں اور اس وقت میں ہیرٹ کے ہیڈکوارٹر سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ یہاں قتل عام ہو چکا

ہے''...... گرینگ نے کہا تو گراڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے تیز سرد لہریں اس کے پورے جسم میں پھیلتی چلی جا رہی ہوں۔

''یہ کس طرح ممکن ہے''...... گراڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس بارسانا اور ہیرٹ دونوں گھاٹ کے قریب ایک ہوٹل میں گئے تھے اور وہاں سے واپس آنے کے بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اس ایکریمین ٹائیگر کو چیک کر لیا ہے جس نے میڈم لوسیا کو ہلاک کیا تھا اور پھر یہاں آ کر چیف آرتھر کو۔ اس نے اپنا چہرہ بدل لیا ہے لیکن اس کا لباس وہی ہے۔ چنانچہ وہ اسے چیک کرنے گھاٹ پر گئے۔ وہاں وہ آدمی موجود تھا۔ باس بارسانا نے مجھے وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود وہ ہیرٹ کے ساتھ اس آدمی کو بےہوش کر کے کار میں بٹھا کر ہیڈکوارٹر لے گئے تاکہ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کر کے اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ میں وہیں گھاٹ پر رہا لیکن جب ڈیڑھ دو گھنٹے گزر گئے اور باس بارسانا واپس نہ آئے تو میں نے ہیڈکوارٹر فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو مجھے شک پڑا۔ میں ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں گیا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر ایک کار موجود تھی اور پھر وہاں میں نے چیکنگ کی تو وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ وہاں چیف بارسانا، ہیرٹ اور اس کے ساتھ آٹھ آدمیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ میں

بے حد پریشان ہوا۔ میں نے باہر نکل کر ادھر ادھر سے پوچھ گچھ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سفید رنگ کی اسٹیشن ویگن میں کئی آدمی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ پھر وہاں فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے بعد وہی اسٹیشن ویگن واپس چلی گئی۔ فائرنگ چونکہ وہاں اکثر ہوتی رہتی تھی اس لئے کسی نے اس کا نوٹس نہ لیا۔ میں واپس ہیڈکوارٹر میں آیا اور اب وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں''...... گرینگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو''۔ گراڈ نے کہا۔

''میں باس بارسانا کی ہلاکت کا انتقام لینا چاہتا ہوں لیکن میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی''۔ گرینگ نے کہا۔

''تم اپنے چیف بارسانا کی لاش لے کر خاموشی سے واپس چلے جاؤ یا پھر دوسری صورت یہ کہ خود واپس چلے جاؤ۔ لاشیں ٹھکانے لگا دی جائیں گی اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہیرٹ اور اس کے آدمیوں کی ہلاکت کے بعد اب میں یہاں اکیلا ہوں اس لئے میں فوری طور پر تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ یہاں بھی پانچ افراد کا ایک گروپ پہنچا ہوا ہے جسے میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ اس ایکریمین ٹائیگر کے ساتھی ہوں جو اکیلا ہونے کے باوجود اس طرح تربیت یافتہ افراد کا قتل عام کرتا پھر رہا ہے''...... گراڈ نے کہا۔

''وہ آدمی اس سفید اسٹیشن ویگن میں بیس پر پہنچے گا۔ اس نے لازماً ہیرٹ سے معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ ایک کار موجود ہے۔ سیاہ رنگ کی موری کار ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کار میں بیس پر پہنچ جاؤں تاکہ اس اسٹیشن ویگن کو ٹریس کر کے اس آدمی سے انتقام لے سکوں اور ویسے مجھے یقین ہے جناب کہ یہ گروپ نہیں ہے بلکہ صرف ہمیں چکر دینے کے لئے گروپ کا نام لیا گیا ہے۔ یہ اکیلا آدمی ہی سب کچھ کرتا پھر رہا ہے۔ اکیلا ہی گروپ سے زیادہ کام کر رہا ہے اور ہم گروپ کے چکر میں خوار ہوتے پھر رہے ہیں''...... گرینگ نے جواب دیا۔

''اوہ واقعی۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس ایک آدمی نے لوسیا کو ہلاک کیا۔ پھر چیف آرتھر کو ہلاک کیا اور اب بقول تمہارے اس نے ہیڈکوارٹر پہنچ کر ہیرٹ، بارسانا اور ہیرٹ کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ویری بیڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم آ جاؤ۔ ہم موری کار پر فائر نہیں کریں گے''...... گراڈ نے کہا۔

''اوکے جناب۔ شکریہ''...... گرینگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو گراڈ نے رسیور رکھا اور مڑ کر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ہنری موجود تھا۔

''میں نے سپیشل وے کھول دیا ہے باس''...... ہنری نے کہا۔

''یہ لوگ ہمارے دشمن نہیں ہیں۔ ہمارا دشمن ایک آدمی ہے جو سفید اسٹیشن ویگن میں یہاں آ رہا ہے۔ ہم نے اسے ہلاک کرنا

ہے اور وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے تم سپیشل وے دوبارہ بند کر دو''...... گراڈ نے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ یہ لوگ جس انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں یہی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں''...... ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو گراڈ نے اسے گرنیگ کی کال اور اس سے ہونے والی تمام گفتگو سنا دی۔

''اوہ باس۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ ایک ہی گروپ ہو۔ ایک آدمی آپ کے آدمیوں کے خلاف کام کر رہا ہو تاکہ وہ الجھ جائیں اور یہ لوگ یہاں آ کر اطمینان سے کام کریں۔ اب یہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ آپ انہیں ہلاک کر دیں۔ اس طرح اگر کوئی شبہ بھی ہوا تو ختم ہو جائے گا''...... ہنری نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرا تو ذہن ہی الجھ گیا تھا۔ یہ تو قسمت سے بے ہوش پڑے ہیں۔ اب ان کو ہلاک کر دینا چاہئے پھر اس آدمی سے بھی نمٹ لیا جائے گا۔ میں گن لے کر آتا ہوں''۔ گراڈ نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے مڑا اور پھر کمرے کی الماری سے گن لے کر وہ کمرے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سپیشل وے تھا اور جدھر یہ پانچوں افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ یہ جگہ چونکہ سپیشل وے کے دہانے سے کافی فاصلے پر تھی اس لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ پانچوں ریز کی وجہ سے مسلسل بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بے ہوش افراد سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا۔ البتہ وہ جنگل میں موجود درندوں کے بارے میں چوکنا تھا اور پھر اس طرح چلتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گیا۔ وہاں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان میں وہ عورت موجود نہ تھی۔

''اوہ۔ اس عورت کو یقیناً قبائلی اٹھا کر لے گئے ہوں گے۔ ان چاروں کو تو ختم کر دوں پھر اسے بھی تلاش کر لوں گا''...... گراڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ ان چاروں کی طرف کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی آوازوں سے جنگل کی فضا گونج اٹھی۔

ٹائیگر سفید رنگ کی اسٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ویگن خاصی تیز رفتاری سے مالاگوسی کے اس حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو گھنے جنگلات پر مشتمل تھا۔ ان جنگلات میں بھی خاصی حد تک سیاحوں کو جانے کی اجازت تھی اور اس کے لئے وہاں پختہ سڑکیں بھی موجود تھیں اور ایسے کیبن بھی جہاں وہ رات کو رہائش رکھ سکتے تھے۔ البتہ کچھ حصہ ایسا تھا جہاں انتہائی خوفناک درندے رہتے تھے۔ ان جنگلات کو سیاحوں کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ خاردار تار کی اونچی باڑ اس پورے حصے کے گرد موجود تھی تاکہ دوسری طرف سے درندے ادھر نہ آ سکیں اور ادھر سے سیاح ادھر نہ جا سکیں۔ البتہ سیاحوں کے لئے اونچے اونچے درختوں پر ایسی مچانیں بنائی گئی تھیں جہاں بیٹھ کر وہ اطمینان سے دوربین کی مدد سے ان گھنے جنگلات اور درندوں کا نظارہ کر سکتے تھے۔

ٹائیگر نے چونکہ آرتھر سے پوری تفصیلات خود معلوم کی تھیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ خفیہ راستہ کہاں سے اس بند جنگل میں لے جاتا ہے اور اسرائیلی بیس کہاں بنایا گیا ہے اور کس طرح وہاں لوگ درندوں سے بچ کر پہنچ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آرتھر سے اس نے وہ سپیشل وے بھی معلوم کر لیا تھا جہاں سے بیس میں داخل ہوا جا سکتا تھا اس لئے وہ پورے اطمینان سے اسٹیشن ویگن چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہیرٹ اور اس کے ساتھیوں کا وہ خاتمہ کر چکا تھا اس لئے اب اسے اس طرف سے بھی مکمل اطمینان تھا۔ گو اس نے عمران کو آرتھر سے معلوم ہونے والی تمام تفصیلات بتا دی تھیں اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی عقبی ساحل سے لانچ کے ذریعے اس جنگل میں داخل ہو چکے ہیں لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ وہاں ہر طرف ایسی ریز پر مشتمل آلات موجود ہیں جو وہاں انسانوں اور درندوں کو بے ہوش کر سکتی تھیں اور ایسے آلات بھی نصب تھے جہاں سے قاتل ریز بھی اندر سے فائر کی جا سکتی تھیں اور ان ریز کا شکار فوری ہلاک ہو جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بے حد فکر تھی۔

ٹائیگر نے ہیرٹ کے ہیڈکوارٹر سے نکل کر مارکیٹ سے ایسی گولیاں خرید لی تھیں جنہیں کھانے کے بعد وقتی طور پر بے ہوش کر دینے والی کوئی ریز اس پر اثرانداز نہ ہو سکتی تھی لیکن بہرحال ہلاک

کر دینے والی ریز کا کوئی توڑ اس کے پاس نہیں تھا لیکن وہ اس
لئے مطمئن تھا کہ اس نے ایک ہوٹل کے واش روم میں جا کر اپنا
میک اپ تبدیل کر لیا تھا۔ وہ اب ہیرٹ کے میک اپ میں تھا۔
اس کے جسم پر لباس بھی اس ہیڈکوارٹر سے حاصل کردہ تھا اور
ہیرٹ کی آواز اور لہجے کی نقل بھی وہ اب اعتماد سے کر لیتا تھا۔ وہ
ہیڈکوارٹر میں موجود ٹرانسمیٹر بھی ساتھ لے آیا تھا۔ البتہ ایک بات
کا اسے بار بار احساس ہو رہا تھا کہ اس نے آتے وقت ہیرٹ کی
لاش کا چہرہ نہیں بگاڑا تھا اس لئے اگر ہیرٹ اور اس کے ساتھیوں
کی موت کی اطلاع گراڈ تک پہنچ گئی تو پھر معاملات واقعی الجھ
جائیں گے لیکن اسے یہ اطمینان تھا کہ اب ہیرٹ کا کوئی ساتھی
زندہ نہ بچا تھا اس لئے کسی کے وہاں جانے اور پھر گراڈ کو کال
کرنے کا کوئی خدشہ نہیں تھا۔ یہی سب کچھ سوچتا ہوا وہ ویگن چلاتا
ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ٹائیگر مالاگوسی کے اس حصے میں داخل ہو چکا تھا جو جنگلات پر
مشتمل تھا لیکن ابھی وہ سیاحوں والے علاقے میں تھا اور پھر تھوڑی
دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں خاردار تاروں سے راستہ بند تھا۔
ٹائیگر نے اسٹیشن ویگن کو خاردار تار سے کافی پیچھے روکا اور پھر نیچے
اتر کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سرخ رنگ کے
پتوں والے ایک گھنے درخت پر جم گئیں۔ وہ تیزی سے اس درخت
کی طرف بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کسی بندر کی طرح اس

درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑا سا اوپر جانے پر ایک بانس سا شاخ
کے ساتھ بندھا ہوا اسے نظر آ گیا۔ اس نے اس بانس کی سائیڈ
میں موجود ایک ابھرے ہوئے بٹن کو دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ
ہی خاردار تاروں سے کافی پہلے زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے
ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر تیزی
سے نیچے اترا اور ویگن میں بیٹھ کر اس نے اسے سٹارٹ کیا اور
تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں ایک سڑک نیچے
جا رہی تھی جو کسی طویل سرنگ کی طرح آگے بڑھی چلی جا رہی تھی
اور پھر وہ اوپر کو اٹھتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد جب ویگن اس بند
حصے سے باہر آئی تو وہ خاردار تاروں کو عبور کر کے اندرونی طرف کو
پہنچ چکا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا کہ اب اسے بند کر
دے کیونکہ اس کے بند کرنے کے لئے بھی اندر ایک درخت پر
بانس موجود تھا لیکن پھر اس نے یہ ارادہ تبدیل کر لیا کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ اب اس طرف کسی نے نہیں آنا تھا اور واپسی میں
چونکہ انہیں یہی راستہ اختیار کرتا تھا اس لئے وہ ویگن آگے بڑھائے
لئے گیا۔

اس نے راستہ ویسے ہی کھلا رہنے دیا تھا لیکن اب وہ بے حد
چوکنے انداز میں بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اب وہ ڈینجر زون میں داخل ہو
گیا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں آرتھر
کے بقول سپیشل وے موجود تھا۔ اس نے ویگن کو ایک جگہ روکا اور

پھر نیچے اترنے سے پہلے اس نے ویگن میں موجود ایک بیگ اٹھا کر اپنی پشت پر باندھا اور پھر ویگن سے نیچے اتر کر وہ جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ رکا اور اس نے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سپیشل وے کھلا ہوا تھا۔ ایک جگہ زمین اس انداز میں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی جیسے صندوق کا ڈھکن اٹھتا ہے۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ سپیشل وے کیوں کھلا ہوا ہے۔ کیا عمران صاحب اندر پہنچ گئے ہیں"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سپیشل وے میں داخل ہوا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ سرنگ نما راستے سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کا اندرونی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے دوسری طرف جھانکا تو دوسری طرف ایک راہداری تھی لیکن یہ راہداری خالی تھی۔ ٹائیگر نے راہداری کی چھت دیکھی کہ کہیں چھت پر ریز فائرنگ پوائنٹس تو نہیں ہیں لیکن چھت سپاٹ تھی۔ وہ آگے بڑھا اور دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک برآمدے میں پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں کسی انسان کی بڑبڑاہٹ کی آواز پڑی تو وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ یہ آواز ایک بند دروازے کی جھری سے آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کے ساتھ کان لگا کر کھڑا ہو

گیا۔

"اب مجھے ہی انہیں ہلاک کرنا ہو گا۔ چیف گراؤ تو ہٹ ہو گئے۔ میں انہیں ریز فائرنگ سے ہلاک کر دوں گا۔ اب اور کوئی سورت نہیں ہے"...... ایک مردانہ آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ بولنے والا خود کلامی کے سے انداز میں بول رہا تھا۔

"میں یہ سپیشل وے تو آف کر دوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ مزید تھوڑا سا کھلتا چلا گیا۔ اس نے جھری سے آنکھ لگا دی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں دس کے قریب بڑی بڑی مشینیں دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں اور یہ سب مشینیں خودبخود چل رہی تھیں جبکہ ایک بڑی سی مشین کے سامنے ایک چھوٹی سی میز اور اس کے پیچھے چار کرسیاں موجود تھیں اور ایک درمیانے قد کا آدمی اکیلا کرسی پر بیٹھا سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا۔

"یہ۔ یہ سفید ویگن۔ یہ کس کی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ اس میں کون آیا ہے"...... اچانک اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"ارے۔ یہ سیاہ مورسی پر کون آ رہا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... دونوں اطراف سے بیس کو گھیرا جا رہا ہے"...... اس آدمی نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چلنے لگے۔

"وہ مارا۔ وہ مورسی تو گئی۔ گڈ"...... اس آدمی نے کہا۔ وہ شاید کام کرنے کے ساتھ ساتھ کمنٹری کرنے کا بھی عادی تھا۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ کچھ لوگوں کی نفسیاتی عادت ہوتی ہے کہ وہ خاموشی سے کوئی کام نہیں کر سکتے بلکہ کام کرنے کے ساتھ ساتھ کمنٹری بھی کرتے رہتے ہیں۔

"ویری گڈ۔ یہ ویگن بھی گئی۔ ویری گڈ۔ اور اب یہ سپیشل وے بھی بند ہوگیا ہے۔ اب میں ان لوگوں کو ٹریس کروں اور انہیں ریز سے ہلاک کر دوں"...... اس آدمی نے خودکلامی کے سے انداز میں کہا تو ٹائیگر نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا اور دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی بے اختیار مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر اس کے سر پر پہنچ گیا اور ابھی اس آدمی کی آنکھیں ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ کر حیرت سے پھیلنے ہی لگی تھیں کہ ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار دیا اور وہ آدمی چیخ مار کر کرسی پر ہی گرا اور ٹائیگر نے دوسرا وار کر دیا اور اس بار اس آدمی کا جسم وہیں کرسی پر ہی ڈھیلا پڑ گیا۔ ٹائیگر نے اسے گھسیٹ کر کرسی سے نیچے فرش پر ڈالا اور پھر اس نے سامنے موجود مشین کی سکرین کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن سکرین پر صرف جنگل نظر آ رہا تھا۔ اس میں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ ٹائیگر جلدی سے مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمروں میں

گھومنے لگا لیکن یہ پورا ایریا خالی تھا۔ وہاں اس بے ہوش آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ایک کمرے کی الماری میں اسے رسیوں کے چند بنڈل پڑے نظر آ گئے تھے اس لئے وہ واپس مڑا اور اس کمرے میں پہنچ گیا۔

الماری سے اس نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور واپس مشین روم میں آ کر اس نے اس بے ہوش آدمی کو اٹھا کر ایک سائیڈ پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اسے اچھی طرح باندھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشینیں اسی انداز میں چل رہی تھیں۔ ٹائیگر نے انہیں نہ ہی آف کیا تھا اور نہ ہی انہیں تباہ کیا تھا۔ وہ پہلے اس آدمی سے سب کچھ معلوم کر لینا چاہتا تھا کیونکہ یہاں اس پورے ایریا میں اس آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں تھا اور اس آدمی نے خودکلامی کے سے انداز میں جو کچھ کہا تھا وہ اس بارے میں تفصیل معلوم کر لینا چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔تم کون ہو۔تم کیسے اندر آ گئے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو ورنہ ایک لمحے میں گولی دل میں اتار دوں گا"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔مم۔ میرا نام ہنری ہے۔ ہنری۔ میں یہاں مشین روم کا انچارج ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس سے مزید کچھ پوچھتا اسے دروازے کی طرف سے ہلکی سی آہٹ محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ دروازے سے داخل ہونے والے لمبے قد اور ورزشی جسم کے آدمی نے یکلخت اس پر گولی چلا دی تھی اور ٹائیگر چیخ کر کرسی سمیت پلٹ کر دوسری طرف جا گرا۔ پھر اس سے پہلے کہ آنے والا دوسرا فائر کرتا، کرسی یکلخت اڑتی ہوئی اس آدمی سے ٹکرائی اور وہ آدمی جو تیزی سے اور اطمینان سے آگے بڑھ رہا تھا کرسی کی ضرب کھا کر چیختا ہوا پشت کے بل نیچے جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ آدمی ٹانگوں پر گولیاں کھا کر واپس گرا اور اس طرح تڑپنے لگا جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔

ٹائیگر کے جسم پر کوئی گولی نہیں لگی تھی۔ اس نے چیخ مار کر خود ی کرسی کو سائیڈ پر گرا دیا تھا کیونکہ اس کے علاوہ اس کے پاس اور وئی چارہ نہ تھا۔ گولی اس کے سینے سے رگڑ کھاتی ہوئی نکل گئی تھی یکن ٹائیگر کے چیخ مارنے اور کرسی سمیت نیچے گرنے سے حملہ آور نے یہی سمجھ کر دوسرا فائر نہ کیا کہ ٹائیگر ہٹ ہو گیا ہے اور یہی ٹیگر چاہتا تھا۔ مشین پسٹل اس آدمی کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ گو جس وقت اس آدمی نے ٹائیگر پر فائر کیا تھا اس وقت ٹیگر کے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل موجود تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ ب تک وہ ہاتھ کو سیدھا کرے گا تب تک دوسرا فائر اس کے سینے ں گھس چکا ہو گا اس لئے اس نے فائر کرنے کی بجائے ڈاجنگ ربہ اختیار کیا تھا اور وہ اپنے اس حربے میں پوری طرح کامیاب ہا تھا۔

اس آدمی کے کولہے سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔ وہ اٹھنے ی کوشش کرتا لیکن پھر گر پڑتا تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر اس کی ردن پر پیر رکھ کر اسے گھما دیا اور اس آدمی کے اٹھتے ہوئے ونوں ہاتھ جن سے وہ ٹائیگر کی ٹانگ پکڑنا چاہتا تھا ڈھیلے ہو کر اپس گرے۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا اور آنکھیں ابل کر باہر نکل آئیں۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی یں۔ ٹائیگر نے پیر کو تھوڑا سا پیچھے موڑا تو اس آدمی کا مسخ ہوتا ہوا ہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بتاؤ ورنہ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ کرسی پر بندھا ہوا ہنری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔

"مم۔ مم۔ میرا نام گرنیگ ہے۔ گرنیگ۔ پیر ہٹا لو۔ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"میرے سوالوں کے جواب دیتے رہو گے تو اس عذاب سے بچے رہو گے اور میں تمہاری بینڈیج بھی کر دوں گا کیونکہ میرا تعلق صرف معلومات حاصل کرنے والے گروپ سے ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم۔ تم۔ پیر مت موڑو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ اس عذاب سے تو موت بہتر ہے"...... گرنیگ نے کہا اور پھر ٹائیگر کے سوالوں کے جواب میں اس نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق وہ بارسانا کا ساتھی تھا اور مالاگوسی کے ساحل پر کافی دیر انتظار کے باوجود جب بارسانا نہیں آیا تو وہ ہیرٹ کے ہیڈکوارٹر گیا۔ وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ جس پر اس نے گراڈ کو یہاں بیس میں فون کیا۔ گراڈ نے اسے خفیہ راستے کے بارے میں بتا کر یہاں بلا لیا۔ وہ اس ہیڈکوارٹر سے سیاہ موری کار لے کر جب یہاں پہنچا تو یہاں سفید اسٹیشن ویگن باہر موجود تھی اور زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ اسٹیشن ویگن خالی تھی۔ وہ

اس کھلے ہوئے حصے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس کی موری کار ایک دھماکے سے تباہ ہو گئی اور پھر یہی حشر اسٹیشن ویگن کا ہوا اور پھر وہ کھلا ہوا حصہ بھی بند ہو گیا لیکن وہ اندر پہنچ چکا تھا اور پھر وہ یہاں پہنچا تو یہاں تم اندر موجود تھے اور اس آدمی سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔

"ایک تم ہی باقی رہ گئے تھے۔ تم بھی بارسانا کے پاس پہنچو"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیر موڑا تو گرنیگ کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ ٹائیگر نے پیر ہٹایا اور پھر نیچے گری ہوئی کرسی اٹھا کر اس نے اسے سیدھا کیا اور ایک بار پھر اس پر بیٹھ گیا۔

"اب تمہاری باری ہے۔ تم نے اس گرنیگ کا حشر دیکھ لیا ہے"...... ٹائیگر نے انتہائی سخت اور سرد لہجے میں ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں تو مشین روم انچارج ہوں"۔ ہنری نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ گرنیگ کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا اس نے اسے واقعی انتہائی خوفزدہ کر دیا تھا۔

"گراڈ کہاں ہے اور تم کیا کہہ رہے تھے کہ اب تمہیں سب کو ریز سے ہلاک کرنا پڑے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو ہنری نے اسے پانچ افراد کو چیک کرنے اور پھر ان پر بے ہوش کر دینے والی ریز فائر کر کے خود باہر جا کر انہیں ہلاک کرنے سے انکار کرنے اور گراڈ

کے مشین پسٹل لے کر باہر جانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"پھر کیا ہوا۔ سکرین پر تو کوئی نظر نہیں آ رہا"...... ٹائیگر نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا کیونکہ جو کچھ ہنری نے بتایا تھا اس لحاظ سے تو عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرے میں تھے۔ بے ہوش پڑے افراد کو ہلاک کرنا گراڈ جیسے آدمی کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے اچانک انتہائی شدت سے واش روم کی حاجت ہوئی تو میں اٹھ کر واش روم میں چلا گیا۔ وہاں مجھے کافی دیر لگ گئی۔ پھر جب میں واپس آیا تو باس گراڈ اور وہ سب بے ہوش افراد سکرین سے غائب تھے۔ میں نے انہیں ٹریس کرنے کی کوشش کی تو سفید اسٹیشن ویگن اور موری کار نظر آئی اور میں ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ میں نے موری کار تباہ کر دی اور پھر سفید اسٹیشن ویگن تباہ کر دی۔ اس کے بعد میں نے سپیشل وے بند کر دیا کیونکہ باس گراڈ اور ان افراد کے سکرین سے غائب ہو جانے سے اور سفید اسٹیشن ویگن اور موری کار کو اچانک سپیشل وے کے قریب دیکھ کر میں خوفزدہ ہو گیا تھا اس لئے میں نے سپیشل وے کلوز کر دیا تھا تاکہ میں اطمینان سے صورت حال کو چیک کر سکوں اور پھر اس سے پہلے کہ میں چیکنگ کرتا تم نے اندر آ کر مجھے بے ہوش کر دیا"۔ ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتاؤ کہ تم گراڈ اور ان پانچوں افراد کو کیسے چیک کرتے

ہو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم کیسے سمجھ سکتے ہو۔ یہ تو انتہائی پیچیدہ مشینری ہے۔ تم مجھے کھول دو۔ میں ابھی چیک کر لیتا ہوں"...... ہنری نے جواب دیا۔

"میں نے بھی سائنس پڑھ رکھی ہے اس لئے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... ٹائیگر کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تو ہنری نے تیزی سے اسے مشین کے بارے میں بتانا شروع کر دیا اور پھر ٹائیگر نے اس سے مختلف سوالات کر کے تمام مشینری کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی تو وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے وہاں موجود دس مشینوں یں سے آٹھ پر فائر کھول دیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا کر رہے ہو تم"...... ہنری نے چیختے وئے کہا لیکن ٹائیگر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ان شینوں پر فائر اس وقت تک جاری رکھا جب تک وہ آٹھوں مشینیں باہ نہیں ہو گئیں۔

"ان مشینوں کی تباہی ضروری تھی کیونکہ ان کی مدد سے تم ہرے ساتھیوں پر ہلاک کر دینے والی اور بے ہوش کر دینے والی یز فائر کر سکتے تھے"...... ٹائیگر نے آٹھ مشینیں تباہ کر کے مشین لل جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس مین مشین کو د آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"تم نے اس کام میں میری مدد کرنی ہے۔ اگر تم نہیں کرو گے پھر تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور یہاں موجود سب کچھ تباہ کر دیا

جائے گا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”کیا۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے“۔ ہنری نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں گولی نہیں ماروں گا“...... ٹائیگر نے کہا تو ہنری نے اسے ساتھ ساتھ گائیڈ کرنا شروع کر دیا لیکن باوجود انتہائی کوشش کے ٹائیگر نہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر سکا اور نہ ہی وہ گراڈ کو سکرین پر چیک کر سکا۔

”اب مجھے خود باہر جانا ہوگا۔ سپیشل وے کھولنے کا طریقہ بتاؤ“۔ ٹائیگر نے کہا تو ہنری نے طریقہ بتا دیا تو ٹائیگر نے مشین کو آپریٹ کر کے سپیشل وے کھول دیا۔

”اب یہ بتاؤ کہ اصل بیس پر کام کہاں تک پہنچا ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”اگلے ہفتے میزائل یہاں پہنچنے والا ہے اور بیس تیاری کے آخری مراحل میں ہے“...... ہنری نے جواب دیا اور پھر ٹائیگر نے اس سے مزید سوالات پوچھ کر یہ معلوم کر لیا کہ لیبارٹری میں کتنے افراد ہیں۔

”یہاں سے لیبارٹری میں داخل ہونے کا راستہ کون سا ہے“۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

”ادھر سے کوئی راستہ نہیں ہے“...... ہنری نے جواب دیا۔

”تم اپنے وعدے سے ہٹ رہے ہو اور پھر میرے لئے بھی

وعدہ پورا کرنا ضروری نہیں ہو گا“...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔ لیبارٹری میں داخل ہونے کا راستہ باہر سے علیحدہ ہے اور اسے اندر سے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر رینالڈ ہی کھول سکتے ہیں اور انہیں اسرائیل کے صدر نے حکم دیا ہوا ہے کہ ب تک میزائل نہ پہنچ جائے وہ کسی صورت بھی یہ راستہ نہیں کھولیں گے چاہے اسرائیل کا صدر بھی خود انہیں کیوں نہ حکم دے“...... ہنری نے جواب دیا تو ٹائیگر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست ہہ رہا ہے۔

”یہاں سے ڈاکٹر رینالڈ سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”فون سے“...... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ن نمبر بھی از خود بتا دیا۔

”ڈاکٹر رینالڈ کو معلوم ہے کہ سیکورٹی ایریا کا انچارج گراڈ ہے“...... ٹائیگر نے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن وہ گراڈ کے کسی حکم کا پابند نہیں ہے“...... ہنری نے ب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم چھٹی کرو“...... ٹائیگر نے اٹھ کر اس کی ف بڑھتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم نے وعدہ کیا تھا“...... ہنری نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں گولی نہ مارنے کا وعدہ کیا تھا اور میں تمہیں گولی نہیں مار رہا''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں تیز دھار خنجر موجود تھا اور دوسرے لمحے خنجر بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا بندھے ہوئے ہنری کے دل میں اترتا چلا گیا۔ ہنری نے بے اختیار ایک چیخ ماری اور تڑپنے لگا۔ خنجر چونکہ سیدھا دستے تک اس کے دل میں اتر گیا تھا اس لئے وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ ٹائیگر نے خنجر واپس کھینچا اور اسے ہنری کے لباس سے صاف کر کے اس نے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ باہر جا کر خود عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنا چاہتا تھا۔ سپیشل وے وہ پہلے ہی کھول چکا تھا اس لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس طرف کو بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں چھوٹے سے کمرے میں سرنگ کا راستہ تھا۔ پھر جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا اچانک کوئی سایہ اس پر جھپٹا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم فضا میں اٹھتا چلا جا رہا ہو اور پھر اس کا سانس بند ہو گیا اور ساتھ ہی اس کا ذہن اور اس کے تمام احساسات بھی ساتھ ہی تاریک دلدل میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جنگل میں بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

''یہاں چیکنگ آلات تو لازماً ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ہمیں چیک کیا جا رہا ہو گا اور کسی بھی وقت یہاں کوئی میزائل، ریز یا گیس فائر کی جا سکتی ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''میزائل تو یہاں فائر نہیں ہو سکتا البتہ گیس یا ریز اٹیک ہو سکتا ہے اسی لئے ہم نے مخصوص گولیاں کھا رکھی ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا یہاں درندے بھی ہوتے ہیں''...... اچانک جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ تین تو بہرحال موجود ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''تین درندے۔ کہاں ہیں۔ کیا مطلب''...... جولیا نے چونک کر کہا۔ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''سنا تو یہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان بے حد ظالم اور سفاک لوگ ہیں اور ظالم اور سفاک کو درندہ ہی کہا جاتا ہے لیکن درندہ بہرحال مذکر ہے۔ اب درندی تو میں نے کبھی نہیں سنا اس لئے تم تو بہرحال درندہ نہیں ہو سکتی اور میں ویسے ہی سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہوں اور بقول تمہارے ظالم اور سفاک بھی نہیں ہوں کیونکہ تم خود ہی مجھ پر اعتراض کرتے رہتے ہو کہ میں دشمنوں کے حق میں رحم دل ہوں اس لئے اب باقی تین رہ گئے''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری۔ سنجیدہ تو نسوانی نام ہے۔ جیسے رخشندہ، تابندہ اس لئے میں کیسے سنجیدہ ہو سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔ ظاہر ہے وہ آسانی سے باز آنے والوں میں سے نہ تھا اور جولیا کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔

''عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہمیں کسی سکرین پر چیک کیا جا رہا ہو گا تو یہ لوگ ہمارے خلاف کیا حربہ استعمال کر سکتے ہیں''...... صفدر نے جولیا کے بولنے سے پہلے ہی بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور جولیا کا

غصہ مزید بڑھتا چلا جائے گا اس لئے اس نے مناسب سمجھا کہ موضوع بدل دے۔

''انہیں جنگل میں گھومنے پھرنے والوں سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ درندوں کی لڑائی دیکھنا پسند کرتے ہوں جیسے کچھ لوگ درندوں کی لڑائی اور کچھ لوگ ریچھ کتوں کی لڑائی میں دلچسپی لیتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا خیال غلط ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے دوٹوک لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کیپٹن شکیل اس انداز میں بات کرنے کا عادی نہ تھا اور وہ بھی عمران سے۔

''کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو کیپٹن شکیل''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ وہ لوگ بے حد چوکنا ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں مالاگوسی میں ٹائیگر کی تمام کارروائی کے بارے میں معلومات مل چکی ہوں اس لئے وہ صرف سکرین پر ہمارا تماشہ نہیں دیکھیں گے بلکہ ہمیں ہلاک کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے''۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات اس حد تک درست ہے کہ اگر ٹائیگر نے جو کچھ کیا ہے اس کی رپورٹ انہیں مل چکی ہے تب''...... عمران نے

ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایسا بھی تو ہوسکتا ہے عمران صاحب کہ جو گولیاں ہم نے کھائی ہیں وہ اس قدر مؤثر نہ ہوں جس قدر تیز گیس یا ریز ہم پر فائر کی جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہونے کو تو کیا نہیں ہوسکتا۔ بہرحال کام تو کرنا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا کیونکہ ہم حق پر ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب عمران کی بات سے متفق ہوں۔ وہ جنگل میں تیز تیز چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک چھوٹی سی جھیل سامنے نظر آنے لگی۔ جھیل کے ساتھ ہی ایک قدرتی چشمہ تھا اور اس چشمے کا پانی اس جھیل میں جمع ہو رہا تھا۔

"خاصا خوبصورت منظر ہے"...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے اچانک سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہوگیا ہو۔ اس کے تمام احساسات یکلخت کسی گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔ البتہ اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ یہ کیسے ہوگیا کیونکہ انہوں نے تو باقاعدہ ایسی گولیاں کھائی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے ان پر کسی بے ہوش کر دینے والی گیس یا ریز کا اثر نہ ہوسکتا تھا۔

ادھر جولیا جو عمران کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی اس سٹک سٹک لی آوازوں کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح گھومنے لگا جیسے لوئی تیز رفتار لٹو گھومتا ہے۔ جولیا نے فوراً اپنے آپ کو کنٹرول لرنے کی کوشش کی لیکن اس کی یہ کوشش ناکام ہوگئی اور اس کا ہن بھی تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ لیکن پھر جس طرح گھپ ندھیرے میں جگنو کی روشنی بار بار چمکتی ہے اس طرح اس کے ہن میں بھی روشنی بار بار چمکنے لگی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی ڑھتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی آنکھیں کھل گئیں اور ہر پوری طرح ہوش میں آتے ہی جولیا یکلخت اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے لاشعوری انداز میں ادھر ادھر دیکھا۔

عمران سمیت اس کے سب ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں ھاڑیوں میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ جولیا کو ہوش میں آتے ں یکلخت انتہائی شدید ترین پیاس محسوس ہونے لگی تو وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اٹھتے ہوئے وہ لڑکھڑائی ضرور لیکن پھر اس نے اپنے پ کو سنبھال لیا اور اسے یاد آ گیا کہ سامنے ہی چشمہ اور جھیل ہے تو وہ پانی پینے کے لئے اس طرف بڑھ گئی۔ اس نے یہی سوچا ھا کہ شاید اس شدید پیاس کی وجہ سے ہی اس ہوش آ گیا ہے اور ہر خود پانی پینے کے ساتھ ساتھ عمران اور دوسرے ساتھیوں کے منہ ں پانی ڈالے گی تو وہ ہوش میں آ جائیں گے۔

چنانچہ وہ جھاڑیوں میں چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر وہ

چشمے کے قریب پہنچ کر وہاں بیٹھ گئی اور اس نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر پیالہ بنا کر پانی پینا شروع کر دیا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے جیسے پانی اس کے اندر جا رہا ہے اس کے جسم میں موجود کمزوری دور ہوتی جا رہی ہے۔ جب اس کی پیاس بجھی تو وہ اٹھی تاکہ اپنے ساتھیوں کو گھسیٹ کر یہاں تک لے آئے اور پھر ان کے حلق میں پانی ڈالے کہ اچانک اس کے کانوں میں عقبی طرف سے ایسی آوازیں پڑیں جیسے کوئی درندہ جھاڑیوں میں چلتا ہوا اس طرف کو آ رہا ہو تو جولیا بے اختیار چوکنا ہو گئی۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ظاہر ہے اپنے ساتھیوں کی زندگی بچانے کے لئے اسے اکیلے ہی اس درندے سے لڑنا تھا۔ اس نے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اسے جیب میں مشین پسٹل کی موجودگی کا احساس ہوا تو جیسے اس کی ہمت دوچند ہو گئی۔ وہ تیزی سے مڑی اور جھاڑیوں کی اوٹ لے کر اس طرف کو بڑھنے لگی جس طرف سے ابھی تک جھاڑیوں میں کسی کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

پھر اچانک جولیا نے غوطہ کھایا اور ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں ہو گئی کیونکہ اسے دور سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اطمینان سے چلتا ہوا اس طرف کو بڑھتا دکھائی دیا تھا جس طرف اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے مشین پسٹل پر

اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ بے ہوش ساتھیوں کے قریب پہنچ کر وہ آدمی جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا رک گیا اور اس نے یکلخت مشین پسٹل والا ہاتھ سامنے کی طرف اس انداز میں کر لیا جیسے وہ کسی پر فائر کھولنا چاہتا ہو اور جولیا سمجھ گئی کہ اس کا نشانہ بے ہوش پڑے ہوئے اس کے ساتھی ہیں۔ ان دونوں کے درمیان اتنا فاصلہ موجود تھا کہ جولیا اس پر آسانی سے فائر کھول سکتی تھی۔

چنانچہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل کا رخ اس آدمی کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی آواز جنگل میں گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی جو بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا، چیختا ہوا اچھل کر نیچے جھاڑیوں میں گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جھاڑیوں میں گر کر غائب ہو گیا۔ جولیا فائر کرتے ہی تیزی سے اس کی طرف بھاگ پڑی۔ اسی لمحے وہ آدمی یکلخت اٹھا لیکن جولیا نے دوبارہ اس پر فائر کھول دیا اور وہ آدمی ایک جھٹکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ جولیا نے قریب جا کر دیکھا تو وہ ختم ہو چکا تھا۔

جولیا نے ادھر ادھر دیکھا کہ اگر اس کا کوئی اور ساتھی یہاں موجود ہو تو اسے کور کیا جا سکے لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا تو جولیا مڑی اور پھر دوڑتی ہوئی وہ اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے عمران کا بازو پکڑا اور اسے جھاڑیوں میں گھسیٹتی ہوئی جھیل کے قریب لے آئی اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کی مدد سے

پانی بھر کر عمران کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ عمران کا منہ بند تھا اس لئے پانی اندر نہ جا رہا تھا تو جولیا نے ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے دبائے اور دوسرے ہاتھ میں پانی بھر کر اس کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ اس طرح بہرحال تھوڑا سا پانی عمران کے حلق میں اتر گیا اور چند لمحوں بعد عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ اٹھی اور دوڑتی ہوئی واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچی۔ اس بار اس نے صفدر کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی جھیل کے قریب لے آئی اور پھر اس نے وہی کارروائی صفدر کے ساتھ کی جو پہلے وہ عمران کے ساتھ کر چکی تھی۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"عمران۔ عمران۔ آنکھیں کھولو۔ ہم خطرے میں ہیں"...... جولیا نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... عمران نے یکلخت ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تمہیں پہلے ہوش آ گیا تھا۔ کیسے"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے ہوش میں آنے، شدید پیاس محسوس ہونے سے لے کر اس آدمی کو مار گرانے تک کی تفصیل بتا دی تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ گڈ شو۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے جولیا ورنہ ہم ب اس بار واقعی یقینی موت کا شکار ہو جاتے"...... عمران نے تحسین یز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل اور تنویر کو لے آؤ تاکہ انہیں ہوش میں لایا جا ئے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے جھک کر پانی پینا شروع کر دیا۔ سے بھی شدید پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ پانی پینے کے بعد وہ سیدھا ا۔ اسی لمحے صفدر بھی کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا اور جولیا اسے تفصیل نے لگی۔ عمران تیزی سے مڑا اور واپس آ کر تنویر کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر ڈالا اور اسے لا کر اس نے صفدر کے پاس لٹا دیا۔ فدر اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ تم پانی پیو۔ تمہیں بھی لازماً شدید پیاس لگ رہی ہو ں۔ میں کیپٹن شکیل کو لے آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک ر پھر وہ تیزی سے مڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ھک کر کیپٹن شکیل کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر لاد کر جھیل کے پاس لے آیا اور پھر اسے جھیل کے کنارے پر لٹا دیا اور پھر وہ اس طرف لو بڑھ گیا جہاں اس آدمی کی لاش پڑی تھی جسے جولیا نے مار گرایا ا۔ وہ نسبتاً کھلی جگہ پر پڑا ہوا تھا جبکہ چشمہ اور جھیل کے گرد کافی ھنے درختوں کا جھنڈ سا تھا۔ عمران نے اس کا بازو پکڑا اور اسے ھسیٹتا ہوا جھیل کے قریب لے آیا۔

''اگر یہ زندہ ہاتھ لگ جاتا تو بہتر تھا''...... عمران نے جھک کر اس کی تلاشی لیتے ہوئے کہا۔

''پوزیشن ہی ایسی تھی کہ اگر میں اس پر فائر نہ کھولتی تو یہ تم سب کو ہلاک کر دیتا''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اس کی جیب سے پرس اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال چکا تھا۔ اس نے پرس کھولا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ گراڈ ہے۔ اس کے نام کا کارڈ پرس میں موجود ہے۔ یہ تو اس بیس کا سیکورٹی انچارج ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ وہاں اکیلا تھا ورنہ اسے خود یہاں آنے کی ضرورت نہ تھی''۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ تو انتہائی اطمینان سے آ رہا تھا۔ یقیناً انہوں نے ہمیں بے ہوش ہو کر گرتے دیکھ لیا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا واقعی کرم ہو گیا۔ ہم نے چونکہ مخصوص گولیاں کھائی ہوئی تھیں اس لئے انتہائی طاقتور ریز نے ہمیں بے ہوش تو کر دیا لیکن اس کے ساتھ ہی ہمارا خون گاڑھا ہو گیا اور شدید پیاس کی وجہ سے جولیا ہوش میں آ گئی اور باقی کارنامہ جولیا نے سرانجام دیا ہے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اس دوران کیپٹن شکیل اور تنویر بھی ہوش میں آ چکے تھے۔

''ہمیں اب بھی سکرین پر دیکھا جا رہا ہو گا اور یقیناً انہوں نے

اس گراڈ کو بھی ہٹ ہوتے دیکھ لیا ہو گا اس لئے یہ لازماً دوسرا وار کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں آگے بڑھنا ہو گا۔ چلو جلدی کرو''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے گراڈ کا پرس اور ٹرانسمیٹر اپنی جیب میں ڈالا اور پھر وہ سب بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔

''اب تک ہم پر کوئی نہ کوئی حربہ استعمال ہو جانا چاہئے تھا''۔ صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ہو بھی سہی تو اب ہمارے بے ہوش ہونے کا کوئی سکوپ نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیوں''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''ہم سب نے پیٹ بھر کر پانی پی لیا ہے اور گولیاں بھی ہم نے کھا رکھی ہیں اس لئے اب اٹیک کا اثر ویسے نہیں ہو گا جیسے پہلے ہوا تھا''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دور سے انہیں زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی میزائل فائر ہوا ہو۔ اس کے فوراً بعد ہی دوسرا دھماکہ ہوا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ میزائل فائرنگ ہو رہی ہے۔ کوئی گڑبڑ ہے۔ آگے بڑھو''...... عمران نے کہا اور اس بار انہوں نے چلنے کی بجائے بھاگنا شروع کر دیا۔ لیکن اونچی نیچی زمین جس پر جھاڑیاں ہی جھاڑیاں

موجود تھیں، کی وجہ سے انہیں بھاگتے ہوئے ٹھوکریں لگنا شروع ہو گئیں تو انہوں نے بھاگنا بندکر کے تیز تیز چلنا شروع کر دیا۔ دھماکوں کی آوازیں کافی دور سے آئی تھیں اور پھر انہیں کسی بھی طرف سے ریز گیس اٹیک یا فائرنگ کا بھی خطرہ تھا اس لئے وہ سب بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے لیکن جب کسی بھی طرف سے کوئی اٹیک نہ ہوا تو وہ قدرے مطمئن ہو گئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک اسٹیشن ویگن اور ایک موری کار کا جلا ہوا ڈھانچہ پڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ان کی حالت دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے کہ انہوں نے دھماکوں کی جو آوازیں سنی تھیں وہ اس اسٹیشن ویگن اور موری کار پر میزائل فائرنگ کی تھیں۔ موری کار اور اسٹیشن ویگن کے پرزے ہرطرف بکھرے ہوئے تھے۔

"یہ کس کی ویگن اور کار ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں میزائل بیس کا سپیشل وے ہے۔ ٹائیگر نے آرتھر سے معلوم کر کے مجھے ٹرانسمیٹر پر یہاں کے بارے میں تفصیل بتائی تھی"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ٹائیگر اس کار یا ویگن میں آیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"وہ ایک گاڑی پر ہی آیا ہو گا اور اب بیک وقت دو گاڑیاں تو وہ نہیں چلا سکتا۔ یہ کوئی اور چکر ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب اس سپیشل وے کو کیسے کھولا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔ وہ سب اونچی جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے مجھے ٹائیگر سے بات کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تا کہ ٹرانسمیٹر نکال سکے کہ اچانک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے اور انہیں سامنے ہی زمین کا ایک ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھتا دکھائی دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سپیشل وے کھل رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی باہر آ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن راستہ کھلنے کے باوجود کافی دیر تک کوئی باہر نہ آیا۔

"آؤ۔ اب ہمیں خود اندر جانا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ راستہ پھر بند ہو جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے اس کھلے ہوئے راستے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ اس راستے میں داخل ہو کر اندر کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے لیکن اب وہ محتاط انداز میں چل رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔

"کوئی آ رہا ہے"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو روکتے ہوئے کہا تو وہ سب تیزی سے اندرونی دروازے کی

سائیڈوں میں لگ کر کھڑے ہو گئے۔ دوسری طرف سے کسی کے چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ آنے والا اکیلا تھا اور وہ ادھر ہی آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ایک آدمی چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے سامنے فرش پر جا گرا۔

''اوہ۔ یہ تو ٹائیگر ہے''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دوڑ کر اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ٹائیگر کی گردن میں آیا ہوا بل دور ہو گیا اور اس کا تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ عمران کے ساتھی بھی حیرت سے فرش پر پڑے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ رہے تھے۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے ٹائیگر کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے کیونکہ موجودہ صورت حال اس کے حلق سے کسی طرح بھی نہ اتر رہی تھی۔ ٹائیگر کے اس طرح اندر سے برآمد ہونے نے اسے واقعی ذہنی طور پر الجھا دیا تھا۔ گو ٹائیگر میک اپ میں تھا لیکن ظاہر ہے عمران کی تیز نظروں سے وہ چھپ نہ سکتا تھا۔

''ہم اندر جا کر چیک کریں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اسے ہوش میں آنے دو۔ اس کے اس انداز میں اندر سے آنے کا مطلب ہے کہ اندر یہ کوئی خاص کارروائی کر کے ہی اپس آ رہا ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی س کی بات کا جواب دیتا ٹائیگر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں ور پھر اس کا جسم لاشعوری طور پر سمٹنے لگا تھا۔

''ٹائیگر اٹھو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے جسم نے ایک زور ار جھٹکا کھایا اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''باس آپ۔ اوہ۔ اوہ۔ تو آپ نے مجھے اس طرح اچھالا تھا''۔ ئیگر نے ایک ہاتھ سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے مخصوص انداز میں نہیں چل رہے تھے ورنہ میں ہمارے قدموں کی آواز سے ہی تمہیں پہچان لیتا''...... عمران نے زو پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ میری ایک ٹانگ زخمی ہے۔ اس میں چار گولیاں لگی یں۔ میں نے خود ہی ان کا آپریشن کیا اور خود ہی بینڈیج کی ی''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران سمیت سب کے چہروں پر ٹائیگر ے لئے تحسین کے آثار ابھر آئے۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اندر کی کیا پوزیشن ہے''...... عمران نے ہا تو ٹائیگر نے تفصیل سے یہاں پہنچنے سے لے کر واپس آنے ی کی کارروائی بتا دی۔

''اوہ۔ لیکن ہم تو جنگل میں ہی تھے۔ پھر سکرین پر ہمیں کیوں

چیک نہ کیا جا سکا“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں باس“...... ٹائیگر نے کہا۔

”آؤ میرے ساتھ“...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس مشین روم میں پہنچ گئے جہاں کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی ہنری کی لاش اور فرش پر بارسانا کے ساتھی گرنیگ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

”اوہ۔ ادھر سے بھی میزائل بیس کا راستہ تھا لیکن تم نے اس مشین کو ہی تباہ کر دیا“...... عمران نے ایک مشین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس ہنری نے بتایا ہی نہیں“...... ٹائیگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

”اس گراڈ کا آفس کہاں ہے۔ شاید وہاں کوئی فائل وغیرہ ہو۔ آؤ“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ پہلے باہر کا راستہ بند کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اچانک اندر آ جائے“...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر اس نے سپیشل وے بند کر دیا اور پھر وہ ٹائیگر کے ساتھ گراڈ کے آفس پہنچ گیا۔ اس نے آفس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ لیکن جب وہاں سے اسے کوئی فائل نہ ملی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اب ایک ہی صورت ہے کہ اس ڈاکٹر رینالڈ کو کور کیا جائے لیکن گراڈ کی آواز اگر میں سن لیتا تو پھر ایسا ہو سکتا تھا“...... عمران نے کہا۔

”باس۔ اس فون میں میموری موجود ہے“...... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ گڈ“...... عمران نے کہا اور فون کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی ٹیپ چل پڑی۔ یہ کال گرنیگ کی طرف سے تھی اور گراڈ اس کو اٹنڈ کر رہا تھا۔ عمران خاموش کھڑا سنتا رہا۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر نہ صرف ٹیپ آف کر دی بلکہ اس نے دوسرے ہاتھ سے پاس کھڑے ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دی۔

”گڈ شو ٹائیگر۔ تم نے اس بار واقعی کام کیا ہے۔ ویری گڈ“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو باس“...... ٹائیگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیس۔ گراڈ بول رہا ہوں“...... عمران نے گراڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

”چیف باس بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس چیف باس''...... عمران نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
''پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
''وہ ابھی مالاگوسی آئے ہی نہیں باس''...... عمران نے گراڈ کی آواز اور لہجے میں جواب دیا۔
''لیکن مجھے گولڈن کراس کے سپر چیف کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ اس نے اپنے دو آدمی بارسانا اور اس کا ساتھی وہاں بھیجے تھے لیکن اسے اطلاع ملی ہے کہ بارسانا کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی بلیک برڈ کے آدمی بھی مارے گئے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
''باس۔ یہ کارروائی پاکیشائی ایجنٹوں کی نہیں ہے۔ یہ ایک ایکریمین ہے جس کا نام ٹائیگر ہے۔ اس نے پہلے اگالیگا میں گولڈن کراس کی لوسیا کو ہلاک کیا اور پھر اسی نے یہاں مالاگوسی پہنچ کر گولڈن کراس کے بارسانا کو بھی ہلاک کر دیا اور میرے نائب ہیرٹ اور اس کے دو ساتھیوں کو بھی ہلاک کر دیا۔ وہ شدید زخمی حالت میں وہاں سے فرار ہوا ہے۔ البتہ پھر مجھے اطلاع ملی کہ بارسانا کے ساتھ آئے ہوئے اس کے ساتھی گرنیگ کے ساتھ اس کا ٹکراؤ ہوا اور وہ دونوں ہلاک ہو گئے لیکن پاکیشائی ایجنٹ مالاگوسی نہیں آئے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔
''لیکن انہیں آنا تو چاہئے تھا۔ وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں''۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔
''پورے مالاگوسی میں خفیہ کیمرے نصب ہیں اور آدمی بھی موجود ہیں۔ جیسے ہی وہ لوگ آئے زندہ نہیں بچیں گے''...... عمران نے کہا۔
''آئندہ ہفتے میزائل پہنچ رہا ہے۔ اس کے فائر ہونے کے بعد ہی سکون ہو گا''...... چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔
''کیا نمبر بتایا تھا ہنری نے ڈاکٹر رینالڈ کا''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا تو ٹائیگر نے نمبر بتا دیا۔
''باس۔ مجھے تو خدشہ تھا کہ کہیں اس چیف باس نے وائس چیکنگ کمپیوٹر نہ لائن سے منسلک کر رکھا ہو لیکن شکر ہے کہ ایسا نہیں ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔
''اس کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ ہم یہاں پہنچ کر بات کر رہے ہوں گے اس لئے ہو گا بھی سہی تو اس نے اسے آن نہیں کیا ہو گا''...... عمران نے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔
''ڈاکٹر رینالڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بوڑھی سی بلغم زدہ آواز سنائی دی۔
''گراڈ بول رہا ہوں جناب۔ سیکورٹی ایریا سے''...... عمران نے

گراڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''اوہ تم۔ کیوں کال کی ہے''...... دوسری طرف سے قدرے چونک کر کہا گیا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ آئندہ ہفتے میزائل یہاں پہنچ رہا ہے۔ ابھی چیف باس کی کال آئی تھی''...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر''...... ڈاکٹر رینالڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

''میں نے اس ہفتے کے اندر اس پورے ایریا کی تفصیلی چیکنگ کرنی ہے جناب کیونکہ میزائل یہاں پہنچنے سے پہلے یہاں کی تفصیلی رپورٹ دینی بے حد ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو۔ میری سمجھ میں تو تمہاری کوئی بات نہیں آ رہی''...... ڈاکٹر رینالڈ نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ لیبارٹری کے کسی آدمی کے ہاتھ پاس بھجوا دیں تاکہ ہم اس کے ساتھ مل کر ایریا چیک کر لیں۔ اس طرح اعلیٰ حکام کی تسلی ہو جائے گی اور انہوں نے اس کا حکم بھی دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرے پاس ایک آدمی بھی فالتو نہیں ہے۔ سمجھے۔ جو کچھ کرنا ہے خود کرتے رہو۔ مجھے اب کال نہ کرنا''...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اب خود ہی کچھ کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ اس تباہ شدہ مشین کے اندر میموری تو موجود ہو گی۔ کیوں نہ اسے چیک کیا جائے جس کے بارے میں آپ کہہ رہے تھے کہ اس سے راستہ اوپن کیا جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بہت لمبا پراسیس ہے اور پھر اس کے لئے مخصوص مشینری کی بھی ضرورت ہے''...... عمران نے کہا اور ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

''میرے خیال میں ہم آسانی سے یہ راستہ تلاش کر سکتے ں''...... اچانک خاموش کھڑی جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''میرا خیال ہے کہ اس سیکورٹی زون کا سپیشل وے جو کسی ندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا ہے اس حصے میں سرخ اور فید پتوں والی مخصوص جھاڑیاں موجود ہیں۔ ایسی جھاڑیاں جن کے پتے ایک طرف سے گہرے سرخ اور دوسری طرف سے سفید ہیں۔ قیناً ایسی ہی جھاڑیاں انہوں نے لیبارٹری کے سپیشل وے پر بھی ائی ہوئی ہوں گی۔ اگر ہم انہیں چیک کر لیں تو پھر وہاں بم مار کر ی اسے کھولا جا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی مجھے بھی اب خیال آ رہا ہے۔ ویری گڈ ولیا۔ رئیلی ویری گڈ۔ اب جبکہ سیکورٹی کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو اب اس کارروائی کو مکمل کیا جا سکتا ہے۔ آؤ''۔ عمران

نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے واپس سپیشل وے کے دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ باہر آ کر جب انہوں نے چیکنگ کی تو جولیا کا خیال درست ثابت ہوا۔

''اب سب ادھر ادھر پھیل جاؤ اور ایسی جھاڑیاں چیک کرو اور سنو۔ ضروری نہیں کہ وہاں بھی ایسی ہی جھاڑیاں ہوں لہٰذا عام جھاڑیوں سے ہٹ کر جو بھی جھاڑیاں ہوں انہیں چیک کرنا ہے''۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

گولڈن کراس کا سپر چیف فشر اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ رات گئے تک آفس میں بیٹھا کام کرتا رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ سپر چیف بول رہا ہوں''...... فشر نے کہا۔

''مارجر بول رہا ہوں۔ چیف باس آف بلیک برڈ''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو فشر بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے''...... فشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو اپنے آدمیوں کے بارے میں اطلاع ملی ہے یا نہیں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسی اطلاع"...... فشر نے چونک کر کہا۔

"آپ کے دو آدمی بارسانا اور اس کا ساتھی گرنیگ مالاگوسی گئے تھے۔ وہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فشر بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو کیسے اطلاع ملی ہے"...... فشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے میزائل بیس سے گراڈ نے بتایا ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بتایا گیا ہے۔ کیا تفصیل ہے۔ مجھے گرنیگ کے بارے میں تو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ گرنیگ نے بارسانا کی ہلاکت کے بارے میں اطلاع دے دی تھی"...... فشر نے کہا۔

"ایک ایکریمین آدمی جس کا نام ٹائیگر تھا اس نے گروپ کی بجائے یہ ساری کارروائی اکیلے ہی کی ہے۔ اس نے پہلے اگالیگا پہنچ کر آپ کی سیکشن چیف لوسیا کو ہلاک کیا۔ لوسیا سے اس نے ہمارے آدمی آرتھر کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد وہ مالاگوسی پہنچ گیا اور اس نے آرتھر کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا جس پر میں نے آرتھر کے نائب گراڈ کو میزائل بیس پر بھجوا دیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ کا آدمی بارسانا بھی اس ٹائیگر کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے اور میرے چار آدمی بھی ہلاک ہو گئے ہیں تو میں نے میزائل بیس پر گراڈ سے بات کی تو گراڈ نے بتایا کہ

یہ ساری کارروائی ایک آدمی ٹائیگر کی ہے اور ٹائیگر کا ٹکراؤ بارسانا کے ساتھی گرنیگ سے ہو گیا اور دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر ہلاک ہو گئے جبکہ پاکیشائی ایجنٹوں کا کوئی گروپ ابھی تک مالاگوسی نہیں پہنچا"...... مارجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ بات گراڈ نے بتائی ہے"...... فشر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... مارجر نے بھی چونک کر پوچھا۔

"اور گراڈ میزائل بیس پر ہے"...... فشر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ کہنا کیا چاہتے ہیں"...... مارجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر مارجر۔ کیا آپ نے گراڈ کی آواز کو وائس کمپیوٹر پر چیک کیا تھا"...... فشر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو سیکورٹی ایریا میں ہے"۔ مارجر نے کہا۔

"مسٹر مارجر۔ یہ معاملات انتہائی مشکوک ہیں کیونکہ گرنیگ نے مجھے بارسانا کے بارے میں اطلاع دینے کے ساتھ ساتھ یہ اطلاع بھی دی تھی کہ اس نے میزائل بیس میں گراڈ سے بات کی ہے اور گراڈ نے اسے میزائل بیس پر پہنچنے کی اجازت دے دی تھی کیونکہ گرنیگ ہی اس آدمی ٹائیگر کو پہچانتا ہے۔ اب اگر گراڈ کہہ رہا ہے کہ ٹائیگر اور گرنیگ ایک دوسرے سے ٹکرا کر ہلاک ہو گئے ہیں تو یہ کارروائی یقیناً میزائل بیس والے ایریا میں ہوئی ہو گی"...... فشر نے

کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ وہاں ہوئی ہو گی لیکن آپ نے گراڈ کی آواز کی چیکنگ کی بات کیوں کی ہے"...... مارجر نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا لیڈر عمران کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی نقل اس قدر کامیابی سے کر لیتا ہے کہ اسے کوئی پہچان نہیں سکتا اور یہ ٹائیگر یقیناً وہی عمران ہو گا کیونکہ عمران کے علاوہ اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اکیلا ہی دو تنظیموں کے آدمیوں کا اس طرح خاتمہ کر سکے اور پھر گراڈ نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ ٹکراؤ اس میزائل بیس ایریا میں ہی ہوا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ٹائیگر یا عمران وہاں پہنچ گیا ہو اور گراڈ کی آواز میں اس نے آپ سے بات کی ہو"...... فشر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے مسٹر فشر۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کے ہاں گراڈ کی کال ٹیپ تو کی گئی ہو گی"...... فشر نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں۔ آپ نے یہ بات کر کے میرے ذہن میں بھی خدشات پیدا کر دیئے ہیں"...... مارجر نے کہا۔

"مجھے ضرور بتانا ہے آپ نے"...... فشر نے کہا۔

"ہاں۔ میں بتاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فشر نے رسیور رکھ دیا۔

"گولڈن کراس واقعی ناکام رہی ہے۔ لوسیا گئی اور پھر بارسانا گیا"...... فشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فشر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس۔ سپر چیف بول رہا ہوں"...... فشر نے کہا۔

"مارجر بول رہا ہوں۔ آپ کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ یہ آواز گراڈ کی نہیں ہے۔ وائس کمپیوٹر نے اسے اوکے نہیں کیا۔ میں نے پھر گراڈ کو کال کی ہے لیکن وہاں سے کوئی جواب نہیں آ رہا۔ اب کیا کیا جائے"...... مارجر نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے میزائل بیس کے انچارج سے بات کر لیں پھر ہی کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے"...... فشر نے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں میں مارجر کی بات سن کر بے اختیار چمک ابھر آئی تھی کیونکہ شروع میں مارجر نے جس انداز اور لہجے میں بات کی تھی وہ ایسا تھا جیسے اس کی تنظیم کامیاب ہو گئی ہو اور گولڈن کراس ناکام رہی ہو لیکن اب اس کے لہجے میں جو بے بسی اور گراوٹ تھی اس نے اس کا دل مسرت سے بھر دیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فشر نے رسیور رکھ دیا۔

"گولڈن کراس کو تو صرف اگالیگا تک محدود رکھا گیا تھا۔

مالاگوسی میں تو ساری ذمہ داری بلیک برڈ کی تھی“...... فشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو فشر نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ سپر چیف بول رہا ہوں“...... فشر نے کہا۔

”مارجر بول رہا ہوں۔ وہاں سے بھی کوئی جواب نہیں مل رہا۔ فون کال بھی اٹنڈ نہیں ہو رہی اور ٹرانسمیٹر کال بھی اٹنڈ نہیں ہو رہی“...... مارجر نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”مالاگوسی میں آپ کی تنظیم کو ذمہ داری دی گئی تھی اس لئے اب آپ فوراً اسرائیل کے صدر صاحب کو کال کر کے کہہ دیں۔ وہ کچھ نہ کچھ کر لیں گے“...... فشر نے کہا۔

”ہاں۔ اب یہی کرنا ہوگا“...... دوسری طرف سے روہانسے سے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فشر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”حیرت ہے۔ صرف ایک آدمی نے سب کچھ کر دیا“...... فشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے شراب کی چھوٹی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن ہٹایا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کر بھی کیا سکتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مالاگوسی کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ جولیا کی بات نے واقعی کھل جا سم سم والا کام دکھایا تھا۔ انہوں نے سرخ اور سفید پتوں والی جھاڑیوں کو چیک کر لیا تھا اور پھر وہاں میگا بم فائر کر کے انہوں نے راستہ کھول لیا تھا۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے اندر موجود ڈاکٹر رینالڈ اور اس کے آٹھ ساتھیوں کو انتہائی بے دردی سے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ بیس فائرنگ مشینری بھی عمران نے فائرنگ کر کے تباہ کر دی تھی۔ البتہ اس نے بیس کو مکمل طور پر تباہ نہیں کیا تھا بلکہ وہاں انتہائی طاقتور وائرلیس بم نصب کر دیئے گئے تھے۔ اس کے بعد وہ وہاں سے نکلے اور پھر ٹائیگر کی رہنمائی میں پیدل چلتے ہوئے وہ سیاحوں والے حصے میں پہنچ گئے جہاں سے انہوں نے ٹیکسی کاریں ہائر کیں اور پھر جنوبی مالاگوسی پہنچ گئے۔ یہاں ٹیکسی کاریں انہوں

نے مین مارکیٹ کے پاس چھوڑ دیں۔ اس کے بعد عمران نے ایک کرائے کے لئے خالی کوٹھی کو منتخب کیا اور عقبی طرف سے اندر جا کر انہوں نے پھاٹک بھی کھول لیا اور پھر باہر موجود بورڈ بھی ہٹا دیا گیا۔ کوٹھی فرنشڈ تھی اور یہاں فون بھی موجود تھا۔

''عمران صاحب۔ اب اس میزائل بیس کو تباہ کر دیں ورنہ یہ لوگ اسے دوبارہ سیٹ کر لیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''پہلے مجھے اسرائیل کے صدر صاحب سے بات کر لینے دو''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے اسرائیل کا رابطہ نمبر دیں اور تل ابیب کا بھی''۔ عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے جواب دیا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پریذیڈنٹ ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پریذیڈنٹ صاحب سے بات کرائیں۔ میرا نام علی عمران ہے۔ اگر انہوں نے فوری مجھ سے بات نہ کی تو اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آپ کہاں سے بول رہے ہیں''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''تم بات کراؤ۔ وقت ضائع مت کرو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ کیا آپ یہودیوں کو سوائے مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہے''۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ مجھ سے اس لہجے میں بات کرو۔ میں تم سمیت تمہارے ملک کو تباہ کر دوں گا''...... صدر نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''پھر میری طرف سے لاسٹ وارننگ بھی سن لیں۔ اب تک

میں نے پریذیڈنٹ ہاؤس پر اس لئے اٹیک نہیں کیا تھا کہ میں آپ کے عہدے کی عزت کرتا تھا۔ چاہے آپ یہودیوں کے صدر ہی سہی پھر بھی آپ صدر ہیں لیکن اب آپ نے جس انداز میں پاکیشیا کے لئے زبان استعمال کی ہے آپ نے اپنے آپ کو صدر کے عہدے سے نیچے اتار لیا ہے۔ کسی ملک کا صدر اس انداز میں اور اس لہجے میں بات نہیں کرتا۔ اب آپ کو اور آپ کے پریذیڈنٹ ہاؤس کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا''...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی کہ عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں بھی بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

''آئی ایم سوری۔ تم دوسروں کو اشتعال دلا دیتے ہو۔ مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ تم نے اکیلے دونوں تنظیموں کو ناکام بنا دیا ہے''...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی ڈھیلے لہجے میں کہا گیا۔

''یہ کام میں نے نہیں کیا۔ میرے ساتھی ٹائیگر نے کیا ہے۔ وہ اکیلا ہی اگالیگا اور مالاگوسی میں آپ کی تنظیموں سے ٹکراتا رہا ہے اور اس کی کارکردگی پر مجھے فخر ہے''...... عمران نے جواب دیا تو ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کا چہرہ فرط مسرت سے چمکنے لگا۔

''تمہارے ساتھی نے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم مسلمانوں نے ایک اور عمران پیدا کر لیا ہے۔ ویری بیڈ''...... صدر نے بے اختیار لہجے میں کہا۔

''آپ ایک دو کی بات کر رہے ہیں صدر صاحب۔ مسلمان قوم کا ہر فرد یہودیوں کے لئے عمران ثابت ہو گا۔ بہرحال میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ کا میزائل بیس میں مکمل طور پر تباہ کر رہا ہوں اور یہ سن لیں کہ آپ کے سیکورڈ میزائل کا اینٹی تیار ہو چکا ہے اس لئے اب آپ دوبارہ اسے فائر کرنے کی زحمت نہ کریں ورنہ اسرائیل کے ساتھ وہ کچھ ہو سکتا ہے جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

''نانسنس۔ ملک کا صدر بن گیا ہے اور بات کرنے کی تمیز ہی نہیں ہے اسے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''آپ نے اسے معافی مانگنے پر مجبور کر دیا ہے عمران صاحب''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ معافی نہ مانگتا تو میں ویسے ہی کرتا جیسے میں نے کہا ہے''۔ بہرحال یہ مشن چونکہ جولیا کی ذہانت کی وجہ سے مکمل ہو رہا ہے اس لئے اس کا فائنل پچ بھی جولیا کے ہاتھوں ہی ہوگا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وائرلیس ڈی چارجر نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔ اس نے ڈی چارجر کا ایک بٹن پریس کر دیا تو ڈی چارجر پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور پھر جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈی چارجر کا ایک اور بٹن پریس کر دیا اور سرخ رنگ کا بلب

جلا اور پھر ایک جھماکے سے بجھ گیا۔

''ویل ڈن جولیا اور ویل ڈن ٹائیگر''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ گولڈن کراس کا خاتمہ ضروری ہے۔ ورنہ یہ پھر بھی کوئی چکر چلا سکتی ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کے گولڈن کراس مٹ چکے ہیں۔ اب وہ پاکیشیا کا رخ نہیں کریں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اصل کام تو تنویر نے کیا ہے اور تم نے تنویر کا نام ہی نہیں لیا''...... اچانک جولیا نے کہا۔

''اس نے کیا کیا ہے سوائے ساتھ ساتھ بھاگنے کے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس بار تم نے بھی کچھ نہیں کیا۔ سوائے ساتھ ساتھ بھاگنے کے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ارے۔ ارے۔ چیف کو نہ بتا دینا ورنہ چیک تو چیک آئندہ کا سکوپ بھی ختم ہو جائے گا''...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو اس بار سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔